

مَشَارِقُ لِقَاؤِ الْإِبَانَةِ

CHECKED 1963

بِفَضْلِ تَعَالَى بَعْدَ تَصْحِيحِ غَلَطٍ وَنُظْمَانِي تَرْجَمِ

CHECKED

عبد السلام  
محمد

جَلَالُ التَّحْقِيقِ فِي شَرْحِ وَتَقَاتِ

Checked  
1987

CHECKED 1993

مَطْبَعُ نِظَامِي وَاقِعُ كَانِبِ رُوسِ جَيْشِ بِيْرِي

٢٨٩ هـ



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

این کتاب در شهر تارود هم در مکتب حاج میرزا محمد باقر صاحب بن مولوی حاج میرزا حسن الزاری صاحب کتابخانه



مطبع در شیراز و کاپی و تصحیف







نہایت وقوت احادیث پر عمل ہوگا اور بخوبی دلائل مذہب شفیق سے مطلع ہو جائے گا چھٹا فائدہ یہ ہو کہ یہ کتاب بخت  
 جزا و نواہی کے لیے جو عقلمند مذہب شفیق کے ساتھ ان فائدہ یہ ہو کہ یہ کتاب بخت جزا و نواہی کے لیے جو عقلمند  
 مذہب شفیق پر آٹھواں فائدہ یہ ہو کہ یہ کتاب تابع جوس شخص کو جو عالم ہو سکے کیونکہ فی الغرہ وقت نزاع کے ہر حدیث  
 متعلق اس مسئلے کی محال سکنا چاہو جو شخص اردو عبارت پڑھ سکنا چاہو اسکو بھی نسخ ہوگا نواں فائدہ یہ ہو کہ کثر  
 مقامات میں جو مسئلے ہیں ان کی تفصیل کردی ہو تاکہ ناظر کو ملال نہ ہو و سواں فائدہ یہ ہو کہ ہر جو جو رعایت  
 ان سب باتوں کے رعایت اختصار بھی کی ہو تاکہ کتاب نہایت دراز نہ ہو جائے اور اتنا اختصار بھی نہیں کیا کہ سمجھ  
 میں نہ آوے گیارھواں فائدہ یہ ہو کہ جو مسئلے مشہور ہیں اور ان میں غیر مقلدین بہت نزاع کرتے ہیں ان میں لفظ  
 حدیث بھی ذکر کیا ہے اور تفصیل کی ہو تاکہ بخوبی جت ہو جائے اور نہ بارہواں فائدہ یہ ہو کہ بخوبی حدیثیں اس  
 کتاب میں مذکور ہیں سب کی تخریج کردی ہو اور بے نشان حدیث نہیں لکھی تاکہ کوئی غلط نہ کر سکے تیرھواں فائدہ یہ ہو  
 کہ جو حدیث موضوع ہو اسکو نہیں ذکر کیا اور اگر کوئی ذکر کیا ہو تو لکھ دیا ہو کہ یہ حدیث موضوع ہو اور اتفاقاً جو حدیثیں کا  
 اس بات پر کہ حدیث موضوع کا لکھنا جائز نہیں اگرچہ کہ لکھ دے کہ یہ حدیث موضوع ہو ذکر کیا اسکو امام فہمی نے  
 شرح صحیح مسلم میں اور فرمایا حضرت علی المدینی نے صحت کتب کے تحت اقلیدہ بنو امیہ کے کتب کا ذکر کیا  
 آخر جملہ السنۃ یعنی جو شخص جو مشہور ہو سکے میرے اور قصہ اتوا ہے کہ بنا ہوا ہے لکھنا اپنا جہت سے لکھا ہو کہ  
 صحاح ستہ والوں نے اور یہ حدیث نہایت صحیح ہو اور بعضوں نے اسکو متواتر کہا ہے اور فرمایا حضرت علی المدینی نے کہ  
 جو شخص حدیث بیان کرے جسے اور وہ جانتا ہو کہ یہ حدیث کذب ہو تو چاہیے کہ مقرر کرے کہ یہ حدیث میں روایت  
 کیا اسکو مسلم وغیرہ نے اور اسی طرح بعض واعظ جو حدیثیں بے نشان بیان کرتے ہیں اور قصہ طرح کے جھوٹ  
 بناتے ہیں اور جو حدیثیں بدین اس واسطے کہ فرمایا حضرت علی المدینی نے کہ جو شخص قرآن میں حدیثیں  
 کہتا تو چاہیے کہ مقرر کرے کہ یہ حدیث میں روایت کیا ہے اور ایک روایت میں کہ جو شخص قرآن میں کہتا ہے کہ یہ حدیث میں  
 مقرر کرے کہ یہ حدیث میں روایت کیا ہے اور ایک روایت میں کہ جو شخص قرآن میں کہتا ہے کہ یہ حدیث میں  
 اور وہ مقول احادیث اور تفاسیر متبرہ سے نہ ہوں تو بیان کرنا اور کچھ بھی خوب نہیں ہوا حدیث صحیح میں ہو کہ جو شخص نے  
 قرآن شریف میں عقل سے کہا اور اس سے ٹھیک کہا تو بھی اوستہ خطا کی روایت کیا اسکو متواتر فرمایا اور دوسرے

### بیان تعریف حدیث اور اقسام حدیث کا

حدیث اسکو کہتے ہیں کہ جو غیر جابر علی المدینی نے اپنے زبان مبارک سے ارشاد فرمایا ہو کہ امام غزالی نے حضرت کے سامنے ہوا  
 اور آپ نے اس سے منع فرمایا تو جبرائیل سے فرمایا اسکو حدیث قول کہتے ہیں اور جو کہا ہو اسکو حدیث عمل کہتے ہیں اور جابر کے سامنے  
 ہوا اسکو حدیث تعریف کہتے ہیں اور حدیث وہ ہے جو متواتر اور احادیث اسکو کہتے ہیں کہ جو حدیث میں اس کے لئے کوئی  
 روایت نہ ہو کہ اسکا حال کیا ہو کیوں کہ اصل کے نزدیک محال ہو کہ وہ اسکا واسطہ ہو کہ جو حدیث میں اس کے لئے متواتر احادیث  
 کہ اسکا اصل متواتر اور حدیث عربی مشہور ہو کہ جو حدیث میں اس کے لئے متواتر احادیث وہ روایت کیا ہو کہ جو حدیث میں اس کے لئے متواتر احادیث

عزیز  
 ہوو  
 آحاد  
 آحاد  
 متواتر  
 فائدہ  
 فائدہ  
 کے  
 دو  
 چوبیس  
 سات  
 کی  
 کے  
 کی  
 وغیرہ  
 ستر  
 یاف  
 لوگو  
 حدیث  
 فقہ  
 کو  
 وہ  
 فائدہ  
 امت  
 یہ  
 کے



نام نہ لیا جو کہ کسی محدث است اور ایک محدث مطہر ہے جو عین او کو پہنچا است کہ کیا ہو خدا یمن میں اور ایک قسم میں ہے جو کہ روایت  
راوی سے کچھ ایسا کلام بھی حدیث میں مثال کے دیا ہو کہ اور ایک قسم میں ہے جو کہ روایت راوی سے روایت کے لئے ہے  
فائدہ وار شافعی اور اسکے تین جو حدیث فی الدنیا روایت معتزلوں کو نہ ہو کہ اور معلول اوس حدیث کو کہ تین میں کہ علی بن  
کی مکتبہ شافعیہ جو حدیث حدیث میں ہے کہ فی الدنیا روایت معتزلوں کو نہ ہو کہ اور معلول اوس حدیث کو کہ تین میں کہ علی بن  
راوی کے موافق روایت کی اور اسی کو کھتا ہے جو کہ تین اور حدیث صحیحہ کا مروج حدیث صحیحہ کا مروج حدیث صحیحہ کا مروج حدیث صحیحہ کا مروج  
یا ضل آپ کا ہو کہ اور وہ قوت وہ حدیث ہی صحیحہ کا مروج حدیث صحیحہ کا مروج حدیث صحیحہ کا مروج حدیث صحیحہ کا مروج حدیث صحیحہ کا مروج  
کہنے کو اور نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قول یا ضل کہ فرماتے کہ فائدہ اور ان مقبول کے سوا اور وہ تین حدیث کی  
میں لیکن میں نے عاریہ اختصار کے ترک کیا کہ فائدہ حدیث کی مشہور کہ تین میں تھیں اور ان کو صحاح ستہ میں بھی صحیح بخاری اور  
صحیح مسلم اور جامع ترمذی اور مشکوٰۃ اور دارالمنہاجین میں اور جامع مصنفین کے نزدیک این با صحاح میں داخل تین اور  
مخطوط امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی صحاح میں اٹل چار اور صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں جنی حدیث تین صحیح میں یا حسن میں صحیف  
حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی حاتی اور باقی چاروں کتابوں میں یہ قسم کی حدیث صحیح اور سنن ابن ماجہ اور سنن ابی داؤد اور سنن ابی یوسف  
اور سنن ابی داؤد اور سنن ابی یوسف اور سنن ابی داؤد اور سنن ابی یوسف اور سنن ابی داؤد اور سنن ابی یوسف اور سنن ابی داؤد اور سنن ابی یوسف  
صحیح حدیث میں جو حدیث صحیحہ کا مروج حدیث صحیحہ کا مروج حدیث صحیحہ کا مروج حدیث صحیحہ کا مروج حدیث صحیحہ کا مروج حدیث صحیحہ کا مروج  
وارثی کی اور حال انہی کا بغیر تفصیل بستان المحدثین میں مذکور ہے اور ہم اس پر بھی حسرت والوں کا حال خاصہ کہ حدیث

احوال بخاری کا

[illegible]



[illegible]

بیان مسئلہ کے احوال کا

[illegible]

احوال ابو وادوگا

اس کا مسلمانانہ بننا شیعہ بنی ہاشم بن عبدمنزل بن عمر بن لؤی بن حشاش بن ابراد بن جحش بن عرب بن ہمدان کا اور  
 ہمدان کا ایک ہاک بن ہمدان اور ہرات کے چچ بن ہمدان بن فضل بن قندھار کے اور وہ جہاں ننگان بنے لہذا یہ کہ جو ہمدان ایک قبیلہ عرب  
 کے کے خطرات تو لہذا ان کا سند وہ اور وہ جو یہ ہیں بنو ابوالکلاہ اور اسلام بن اندہ و ہار و شام اور ہجاز اور عراق اور خراسان  
 و غیرہ میں سے ایک اور علم یہ کہ جو بنی ہاشم بن عبدمنزل بن عمر بن لؤی بن حشاش بن ابراد بن جحش بن عرب بن ہمدان کا اور  
 ہمدان کا ایک ہاک بن ہمدان اور ہرات کے چچ بن ہمدان بن فضل بن قندھار کے اور وہ جہاں ننگان بنے لہذا یہ کہ جو ہمدان ایک قبیلہ عرب

مفتی محمد عابدی  
الہ آباد  
مفتی محمد عابدی

پیشانی  
نکاح  
طریقہ  
دور  
نو مسلم  
ذکر  
بشنی  
رجا  
اور  
میت  
نام  
بنی  
عزیز  
پیشانی  
اور  
لیل  
رنگ  
تو اور  
اور  
ایک  
پیشانی  
حکم

ایک واسن کشادہ رکھتے تھے اور ایک تنگ لوگوں سے سنا کر حال کو ان سے دریافت کیا فرمایا کہ واسن کشادہ واسطے کیا ہوتا  
 حدیث کے ہر اور دوسرے واسن کے کشادہ رکھنے کی کچھ عبارتیں میں اسراف بن ہارون کے ایک بزرگان وقت  
 میں سے تھے فرماتے کہ ابو داؤد و نیاسین اسطہ حدیث کے مرید ہونے اور تشریف میں اسطہ جن کے اس کتاب کی تصنیف سے فارغ  
 ہوئے ان کے پاس گئے اور حضورؐ کو کہتے کہ یہ کتاب ابو داؤد و نیاسین کے ہاتھ لکھی ہوئی ہے اور اس میں حدیثیں  
 کتاب میں ہیں اور ان کے ساتھ جو چیزیں ان کے ساتھ لکھی ہیں ان کے ساتھ لکھی ہیں اس واسطے کہ یہ کتاب ان کے ہاتھ میں رہے  
 اور وفات ابو داؤد کی سولہویں تاریخ میں ان کے سال اور وہ کچھ بھری میں تھی اور یہ بیسٹون خون ہونے اور جو آپ کی تشریف آوری

### احوال ترمذی کا

کہنا تھا کہ ابو علی بن ہارون نام و نسب محمد بن عیسیٰ بن بکر بن موسیٰ بن ابی اسحاق سلمیٰ اور ترمذ نام ایک شہر کا ہے اور ترمذی شکار و ہن بخاری  
 کے اور سلم اور ابو داؤد سے بھی روایت کرتے ہیں رسول بن عیسیٰ بن بکر بن موسیٰ بن ابی اسحاق سلمیٰ اور ترمذ نام ایک شہر کا ہے اور ترمذی شکار و ہن بخاری  
 ہوئی فائدہ ہارون پر نسبت اور کتابوں کے زیادہ تر اس پر اول ترتیب اس کی خوب ہو دوسرے نکار کر یہ تیسرے ہر مقام پر مذکور  
 انہر اور وجہ استدلال ہر ایک کی فکر کی ہیں چوتھے ہر حدیث کے قصص اور صحت سے بحث کی ہے پانچویں ضعف اور قوتوں کو  
 سے بھی عرض ہوا اور انکو مفید بخاری کا کہتے ہیں اور وقوع اور زہاد و خیر و دنیا کا جو کچھ واقف الہی سے رسول بن ابی اسحاق سلمیٰ اور ترمذ نام ایک شہر کا ہے اور ترمذی شکار و ہن بخاری  
 اندسے ہوئے اور ایک حکایت عجیب کی ہے کہ ایک کی راہیں ایک شیخ سے ملاقات کی اور پہلے اس شخص سے دو ہجرت کے  
 لکھے تھے اور وقت قرار کی تھیں مگر ترمذی نے اس وقت اس وقت سے قرابت طلب کی شیخ نے قبول کیا اور کہا کہ وہ نکالو  
 کیا کہ ترمذی نے جو انکو تلاش کیا تو وہ نہ ملے اور گم ہوئے تھے دو چیز مفید کاغذ سادہ کے ٹکڑے کے حدیث لکھنے سے لگے شیخ کی  
 نکال دیا اور کاغذ پر چار ہی غصے ہوئے کہ لکھا تو مجھے نہیں کہتے ترمذی نے کہا کہ نہیں بیٹے ان جڑوں کو گم کیا ایک لکھا واث  
 سب مجھے ان جڑوں کی یاد میں شیخ نے تجھ سے کہا کہ پھر ترمذی نے اس سے آخر تک پھر دیا اور کہیں نہ بھولے اور سب میں ثابت  
 شیخ نے کہا کہ اس کا حق یہ نہیں کہ اس سے ترمذی نے جو لکھا وہ ترمذی نے کہا تھا ان رائے شیخ نے چالیس حدیثیں عربی زبان کے لوگوں کا  
 سنا ہیں ترمذی نے اس کو پھر مفید کاغذ بھی چھوئے اور سنا دیا اور ایسے ایسے امتحان انکو حافظ کے اکثر بولے کہ وہ نہیں کہتے  
 میں اس طرح سے کی تصنیف سے فارغ ہوا پہلے اس کتاب کو علیا کا کہ اسے پیش کیا پس پسند کیا اور اسے علیا کے محلے میں بھیج دیا  
 جو وہ بعد اس کے پیش کیا اور وفات ابو داؤد کی تاریخ میں وہ شیخ کی کتاب کو سنا پسند کیا اور اسے علیا کے محلے میں بھیج دیا

### احوال شافعی کا

نام کا ابو عبد الرحمن احمد بن شعب بن علی بن بکر بن نافع بن شافعی اور ترمذی شکار و ہن بخاری  
 میں پیدا ہوئے نامی و سواد پروردہ جو بھری میں ان کے پیشے شیخوں کو اور عالموں کو حدیث کے پانچ شافعی تھے اور پیشہ  
 ایک روز روزہ رکھتے اور ایک روز نماز کرتے تھا ان کو اور روزہ رکھتے تھے جابریان جہین ہر رات کو ایک کپاس کاغذ  
 اور ان میں بھی ہر رات ایک کتاب لکھتے کی لکھی اور نام اس کا سن کر ہی رکھا جابریان کی تصنیف سے فارغ ہونے  
 ایک بار اپنے اوقاف سے چھوٹا کہنی حدیثیں لکھ کر ان میں سے کچھ حدیثیں لکھ کر ان میں سے کچھ حدیثیں لکھ کر ان میں سے کچھ حدیثیں لکھ کر























تو تیر رسول وصال علیہ وسلم پر قیاس کرنا اس طائفہ کا حکایت ہو اور بت سے مدح عن جو یہ مقلد بیان کرتے ہیں اور کجاویہ  
 بھی ان جوابات سے نکال دیا اور جب یہ مقلدون کا یہ حال ہوا تو علم نہیں کہ جو مقلدون ہیں وہ کیسے ہو گئے مقلدون کو لازم ہو کہ ان  
 باتوں کی طرف خیال کریں اور جس طریقے پر کہ اکابر علماء امت اور بزرگواروں اولیاء راہ محمدیہ نے چلتے ہوئے وہی  
 پوچھ لیں اور ایک مکر اس فرستے کا یہ ہو کہ نام اپنا بدعتا یا بدعتی اور شافعی کے محمدی رکھا ہو اس وجہ سے کہ ہم  
 لوگ طریقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اختیار کرتے ہیں اور اسی کی پیروی کرتے ہیں یہ خلاف عقلمندی کے کہ  
 اون لوگوں نے خلاف طریقہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابوحنیفہ اور شافعی کا طریقہ اختیار کر لیا اور جناب  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول و فعل کو ترک کیا ہو اور یہ کہیں سمجھتے کہ طریقہ ابوحنیفہ یا شافعی کا بے حد طریقہ  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہو کچھ اس کے مخالف نہیں اور تسمیہ ان کا ان نسبتوں کے ساتھ ہو جو تقلید مذہب میں  
 کے ہو ورنہ تمام اہل حق محمدی میں حاجت انکی تخصیص کی کیا ہو اور دوسرے یہ کہ اس زمانہ میں جو معروف  
 کتابیں شہر اور وراج پاکین میں پیش پیشگوہ شریف وغیرہ کا دین میں اپنے مذہب کے موافق احادیث کمال کے  
 عوام مقلدین سے بیان کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ حدیثیں صحیح ان کتابوں میں تھیں اور تمھارے مسائل  
 صریح مخالف ان احادیث کے ہیں تو قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چھوڑ کے قول ابوحنیفہ کا اختیار کرتے  
 ہو اور نہیں جانتے کہ بہت سی کتابیں ایسی حدیث کی ہیں کہ انھوں نے خواب میں بھی نہ دیکھی ہوگی اور ہزاروں  
 حدیثیں صحیح بخاری اور مسلم کی شرط پر ان کتابوں میں موجود ہیں

شیرازی

شیرازی

## افصل جہد اصطلاحات کتاب کے بیان میں

جانا چاہیے کہ صاحبین کا لفظ اس کتاب میں جہاد آیا ہو مراد اون سے امام محمد اور امام ابو یوسف  
 اور طریقین سے امام حماد اور امام احمد اور حنفیہ سے امام ابو یوسف اور امام ابوحنیفہ اور اس کتاب میں جو اصطلاحات  
 سے جو قاضی سے لکھا ہو ان کو کتاب اصل شرح و تفسیر ہو اور جو قاضی سے لکھا ہو وہ احادیث و روایات و جواہر و کلام مذہب و اصول کتاب پر ہیں  
 فوائد کے مراد ہیں اور جن مطلق امام محمد اور امام ابوحنیفہ میں اور ابیہار سے امام ابوحنیفہ اور شافعی اور مالک اور امام محمد  
 رحمہم مراد ہیں اور لفظ حنفیہ سے وہ احادیث میں بخاری اور مسلم و قصود ہیں اور جماعت سے چاروں علماء  
 تابعین میں امام ابو یوسف اور شافعی اور ترمذی رحمہم مذہب و اصول ہیں اور قصود اصل تصنیف اور تصانیف کتاب  
 سے قائمہ مطلق اللہ کیسے کار و اور نہ کسی کا اظہار و نظائر و اقوال یہ بندہ حاسی پر معاصی فقہ فقہیہ نگاہ سے  
 محتاج رحمت ایزد متان محمد و حمید الزمان ولد مولوی سیح الزمان لکھنوی فاروقی حنفی مولف اس  
 صاحبوں کی خدمت میں جو اس کتاب کے مطالعے سے سرور و حظوظ ہوں عرض رسا ہو کہ جس جگہ  
 امام الشافعی کے کوئی قسم کی تعارض دیکھیں تو یہ وہ شخص ہے جو ایمان اور محبت کا دواویہ سے فالتین  
 عزیز و اقارب اور اس کے واسطے دعا ہے کہ اس کتاب کے کچھ حصے کا طریقہ لکھیں کہ جس جگہ  
 اس بار کہ حضرت سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ

شیرازی

A5

B5

A4

B4

حدیث صحیحین وارد ہو کر کس شخص پر ذکر کیا جاوے نام میرا اور نور و دین شیعہ مجھ پر انجیل پر اور تحقیق میں  
بڑے انفسوس کی بات ہو کر جو دنیا میں کسی کا دوست ہوتا ہو اس کے ذکر کے وقت مدح اور شائیں اور کئی شغول عباد  
اور جب محبوب خدا شافع روز جزا غیر حق بجانب بنی محصلی الدعلیہ وسلم کا اسم بارگشتہ بناوے اور جو لوگ محرم  
اقواب صلوة وسلم سے نہیں اور جس کسی کا آپ کے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین میں سے ذکر آوے اور نہ پر کلمہ  
رضی اللہ عنہ کا کلمہ اور حائین اور تابعین کو اور علماء کو بکلیہ رحمہ اللہ علیہ ائمہ کبارین اور قبل شریعہ اس کتاب کے  
یا ادب شیعہ کے حضرت علی الدعلیہ وسلم پر درود و شریف تین بار اور سورہ اخلاص تین بار اور الحمد ایک بار پڑھیں  
اور اقواب اس کا تمام صحابہ اور علماء اور سب پر گان دین کو پونہ چاروں بعد اس کے کتاب کو مطالعہ کریں اور پھر  
بعد فراغ کے کبھی ایسا ہی کریں اور یہ تصور کرتے ہیں کہ جتنا علم جو سیکھتے ہیں یا لکھتے ہیں وہ سب خالص خدا کے  
واسطے اور اس کی رضا مندی کے لیے اور عمل کے لیے کرتے ہیں اور غرض دنیا اور تحصیل مال کبھی علم سے  
نکلے کہ بعد رعایت ان مشہد رابطہ کے ورنہ تعالیٰ اس کے علم میں برکت دیکر اور توفیق عمل کی عطا فرماوے گا

اللَّهُمَّ وَفِّقْ لَنَا يَا خَيْرُ وَاجْعَلْ حَوَانِي أَمْوَالَنَا الْخَيْرَ اللَّهُمَّ تَسِّرْ عَلَيْنَا  
 مِهْمَاتِ الْعِلْمِ وَأَعْظِنَا عِلْمًا نَأْكُلُهُ وَنَعْمًا نَكْمُلُهَا وَقُلْ لَنَا شِعَارَ  
 بَطْنِ مُسْلِمٍ عَمَلًا نَعْمُرُ بِهِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَسَمِعْ  
 الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْأَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَالَ الْخَيْرَ  
 يَا بَارِعَ الْعَالَمِينَ تَسْتَفِيدُ مِنْهُ الْكُتُبُ وَ  
 يَتَوَهَّجُ بِهَا الطُّهَرَاءُ اللَّهُمَّ  
 غَنِّ بِلَاغِي يَا كَرِيمُ  
 يَا وَهَّابُ  
 اللَّهُمَّ

صفحة

20

21

—

---

\_\_\_\_\_

24

24

۸۳

114

4155

15

12

15

12

1

24



5

3

↑



4

10

2

1





کتاب الطهارة  
صحت کو نہیں تو نہ  
درست ہو جاوے گا  
فرض ہو اور امام ابو  
مسح فرض ہو اور وہ  
لے لیا جوتری اعضا  
کو اعضائے مفصولہ یا  
مسح کا لازم آویگا  
بند درست تک  
او سکین بار نہ خصوصاً  
اور مسلم نے فرمایا ہے  
و یضوضون کسز نیک  
ھو کا ورنہ او اسکے  
دوسرے دامن میں ایک رائی  
میں تو کسی چھوٹے بڑے  
کے اس میں ٹپٹاؤں  
کر کے بند او اسکے داہنے  
منع کیا ہو جب کہ یہ  
نہ نہ تو منہ پر نہ کر کہ  
اور اگر نجاست ہو تو  
**نیان** جیسے چھال  
کہ جسے بنیلان وضوء  
اور اظنی سے فرمایا ہے  
و ایستکیان و فوفول  
اور او سکے بھی ضعیف  
روایت کیا اسکو کہ  
کا مال نہیں اور ہر  
کو کہ جس سے مثلی الہ

The image shows a document page that is severely degraded. A large, irregular black area on the right side suggests a significant portion of the document is missing or has been redacted. The remaining text is mostly illegible due to the high contrast and noise of the scan. Some faint, fragmented text is visible on the left side, but it cannot be transcribed accurately.

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الجزء الأول كتاب الطهارة

فصل وضو کے بیان میں فرمایا اللہ تعالیٰ نے اسوایان والوجہ کہڑے ہوتے طرف نماز کے پس دھو لو اپنے منورہ کو اور باتھون کو کہ کنوین نکل اور سرخ کر دینے سر کا اور دھو پائون کہ ٹخنوں تک دھو منوین چا چہینز ہر تیکہ وضو نامو نہ کا پیشانی سے ٹھوڑی کے نیچے تک اور یکا کان کی کوسے دوسرے کان کی ایک کاس و شمل لایہ کے نزدیک اگر درمیان کان اور خسا سے کے ٹکر کے اور پانی نہ بہا دے کا فی جہا کہ لہا چو ایو یوسف کے کو فو کرنے والا اگر تر کرے سرب عضلے وضو کو اور پانی جاری نہ کرے جائز ہو اگر علما کے بعضی اسکے یون بیان کیے ہیں کہ ہر عضو سے دھوین ضرر ہے جاری ہو یون اگر چہ در پائین دوسرے وضو صاف دھون کا مینویت سے وضو اولون پیرون کا مینویت اور امامت کے نزدیک کنیاں اور ٹخنے وضو فاضل نہیں اور شخار روایت میں شام کی امام محمد سے وہ بڑی جو بیچ قدم میں ہو نزدیک گرہ سے جونی کے لیکن صحیح یہ ہو کہ وہ جیسے پید کی پڑی ختم ہوئی جو ختم سے سون کا جھٹائی سر کا ف کیونکہ ہر است کی مسئلہ اور طہر

اور لغوی نے فقہ ہونے کے شعبے تحقیق کہ وضو کیا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تو سک کیا اور پیشانی اپنی کے اور اوپر جمائے اور خزان کے اور پیشانی کے سے جو خضائی کے برابر ہوتی ہو اور روایت کی ابو داود اور حاکم نے اس سے کہا کہ ایسے حضرت علی اللہ علیہ وسلم کو کہ وضو کرتے تھے اور ان کے سر ہمارے تھاپ لے کے ہاتھ بانیہ سے حاکم کو سرخ کیا کہ وضو کر کے جو خضائی کے سر کے میں اور روایت کی ایسی ہی ہے جس کے وضو سے اور شخار

ابو داود اور حاکم نے اس سے کہا کہ ایسے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تو سک کیا اور پیشانی اپنی کے اور اوپر جمائے اور خزان کے اور پیشانی کے سے جو خضائی کے برابر ہوتی ہو اور روایت کی ابو داود اور حاکم نے اس سے کہا کہ ایسے حضرت علی اللہ علیہ وسلم کو کہ وضو کرتے تھے اور ان کے سر ہمارے تھاپ لے کے ہاتھ بانیہ سے حاکم کو سرخ کیا کہ وضو کر کے جو خضائی کے سر کے میں اور روایت کی ایسی ہی ہے جس کے وضو سے اور شخار

ابو داود اور حاکم نے اس سے کہا کہ ایسے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تو سک کیا اور پیشانی اپنی کے اور اوپر جمائے اور خزان کے اور پیشانی کے سے جو خضائی کے برابر ہوتی ہو اور روایت کی ابو داود اور حاکم نے اس سے کہا کہ ایسے حضرت علی اللہ علیہ وسلم کو کہ وضو کرتے تھے اور ان کے سر ہمارے تھاپ لے کے ہاتھ بانیہ سے حاکم کو سرخ کیا کہ وضو کر کے جو خضائی کے سر کے میں اور روایت کی ایسی ہی ہے جس کے وضو سے اور شخار

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱









اگر وضو نہ کرے  
تو نماز باطل ہے  
یعنی اگر وضو نہ کرے  
تو نماز باطل ہے

اسناد میں اس کی اہم و ثانیات پیشا پوری کا مسترک ہے اس کا بر القوم نے شرح ابو داؤد میں ذکر کیا ہے جگہ جگہ  
یعنی حدیث ضعیف ہے اور روایت کی این حدیث ہے یا سیر الزیات سے انھوں نے روایت کی ہے خراسانی سے انھوں نے  
جریح سے جو صحابی ہیں اور یا سیرین نہ کہ روایت کی ہے حدیث ضعیف ہے اس کی کہ کیا اس کو سنانی سے اور یا سیرین سے حدیث  
اسی یا سیرین مروی ہے سند نام احسن اور وہ بھی ضعیف ہے اور بھی روایت کی طریقی نے ابو الدرداء اور اس کے ملہ اور  
ابن ابی اوفی سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کر کے تھکے خلال کرتے دھوئی اپنی کا اور یہ سب حدیث ضعیف ہیں  
اور روایت کی بنارے ابو یوسف سے کہ انھیں نے وضو کیا اور خلال کیا اور بھی جو روایت کی ابن ابی شیبہ سے ضعیف ہیں  
انہیں سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کسی نے وضو کیا اور خلال کر دیا دھوئی اپنی کا اور سنان میں  
اس کی ہتھوڑی وضو کرے اور روایت پر ہمارے کہ انھوں نے دیکھا میں نے حضرت کو خلال کرتے تھے اپنی دھوئی کا روایت کیا اس کو  
ترزی اور اس کا اور ابن ابی شیبہ سے روایت کی طریقی نے عبد الرزاق سے اور انھوں نے ابن ابی شیبہ سے انھوں نے عبد اللہ بن مسعود سے انھوں  
نے سنان بن بلال سے کہ انھوں نے وضو کیا اور خلال کیا اپنی دھوئی کا سنان کیا کہ کیا پڑھ لکھا میں نے حضرت کو کہ  
خلال کرتے تھے اپنی دھوئی کا اور ابن ابی شیبہ سے کہ انھوں نے دیکھا میں نے حضرت کو کہ خلال کرتے تھے اپنی دھوئی کا  
کی ہو گیا ابن ابی شیبہ سے کہ وہ فقہ تھا اور کسی کو وضو نہ کیا اور کیا دیکھا میں نے حضرت کو کہ خلال کرتے تھے اپنی دھوئی کا  
ایسا ہی کہ ابن ابی شیبہ سے کہ وہ فقہ تھا اور کسی کو وضو نہ کیا اور کیا دیکھا میں نے حضرت کو کہ خلال کرتے تھے اپنی دھوئی کا  
کوئی حدیث اور روایت کیا اس کو ابن ابی شیبہ سے انھوں نے سنان سے اس حدیث کا اور حدیث صحیح ہو گیا کہ ابن ابی شیبہ سے ابن  
وحید سے کہ انھوں نے سنان سے کہ وہ فقہ تھا اور کسی کو وضو نہ کیا اور کیا دیکھا میں نے حضرت کو کہ خلال کرتے تھے اپنی دھوئی کا  
عمر بن ابی حمزہ سے کہ انھوں نے سنان سے کہ وہ فقہ تھا اور کسی کو وضو نہ کیا اور کیا دیکھا میں نے حضرت کو کہ خلال کرتے تھے اپنی دھوئی کا  
والد علم اور روایت کی ابو یوسف سے انھوں نے سنان سے انھوں نے سنان سے انھوں نے سنان سے انھوں نے سنان سے انھوں نے سنان سے  
انھوں نے طبر بن عبد اللہ سے انھوں نے سنان سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کر کے خلال کرتے اپنی دھوئی کا اور یہ حدیث  
سند نام احسن مروی ہے جو حدیث کا اور پندرہ اص سنان تو بن خلال و دون انھوں کی او گلیوں کا کہ انھیں نے خلال و دون  
پیر کی او گلیوں کا گاراف اس طرح کہ بائیں ہاتھ کی چھنگلیا سے دہلے یا توں کی چھنگلیا سے شروع کرے اور بائیں  
پیر کی چھنگلیا پر ختم کرے کیونکہ روایت کی ترزی اور ابو داؤد و ابن ماجہ اور سنانی نے تقیطان صحیحہ سے کہ فرمایا حضرت  
نے جب وضو کرے تو کمال کر لیا وضو و خلال کر او گلیوں کا اور بالذکر کہ ان کے اندر پانی پونچھا ہے میں نے کہ وہ وہ  
نہو کہ ترزی نے یہ حدیث حسن صحیح اور ہائے میں جو حدیث گئی ہے کہ فرمایا حضرت نے خلال کر دیا او گلیوں کا خلال  
انکے سے کہ انھوں نے دیر بیان کیا کہ وہ اس حدیث کو داریطی نے روایت کیا جو لیکن یہ حدیث ضعیف ہے اور ابن ابی شیبہ سے روایت  
ہو ابن عباس سے روایت کی ابن ابی شیبہ سے روایت کی اور ابن ابی شیبہ سے روایت کی اور ابن ابی شیبہ سے روایت کی اور ابن ابی شیبہ سے روایت کی  
اس روایت ترزی نے جس میں حضرت کو تو بن دھونا ف کیونکہ روایت کی سنانی اور ابن خزیعہ نے کہ کیا اس کو  
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے طریق وضو کا چھپا پڑھ لکھا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے طریق وضو کا چھپا پڑھ لکھا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے طریق وضو کا چھپا پڑھ لکھا

۱۸۱



















پھر دوسرے اہل اپنے کا اور کھیلے اس کی ٹاٹ جانا ہو وضو اور نہ تو سب سے فرمایا نہیں تو سب سے ضعیف ہو گیا کہ روایت کیا اس حدیث کو اور اقلی سے اور اسناد میں اس کی کرکین پیشا عبد اللہ کا ترک کر دی گئی جو حدیث وضو کی اور روایت کیا امام ابو حنیفہ نے سند اپنی میں ابن عباس سے کہ فرمایا حضرت نے نہیں پہنچا ہونے سے وضو اور روایت کیا اس کو ابن عباس نے شیعہ قول میں ابن عباس کا جواب اتنی حدیث میں ابن عباس سے ضعیف اور صحیح نہیں تو یہ بات اس کے نزدیک جو مصنف یہی ظاہر ہو گئی کہ حضرت وضو نہیں کرتے تھے ہوتے وغیرہ سے اور یہی مذہب جو امام ابو حنیفہ اور امام محمد اور امام ابو یوسف رحمہم اللہ کا یہو اگر کچھ ناعت و عورت کا بشعوت بھی ناقض وضو ہو تا البتہ حضرت کی ازواج سے ضرور نقول تو نا ما وجود اس بات کے کہ اوکو بہت حصہ ہی مسلمانان کے نہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طحاظ ان کے ساتھ بہت کثرت سے کہ روایت کی جائے نہ عادت سے کہ نہیں ہوتا تھا کوئی دن کہین حضرت اس وقت نہ جاتے پاس آتے تھے اور دوسرے لیتے تھے ہمارا اور چھوٹے تھے ہمارا اس حکم اگر کوئی اعتراض کرے کہ جب عورت کے چھوٹے سے وضو نہیں جانا تو پھر اللہ تعالیٰ کے قول میں پس سے کیا اور ہو فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس کو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے بھی تم کو اگر ناپاکی جب کہ چھوڑ دو تم کو تو کجا اب و سکا یہی کہ اس سے مراد اس جگہ جماع کہ امام عبد اللہ بن ابی اسلمہ والہ علم ص اور چھوڑنا نہ کہ کبھی وضو نہیں تو لاتا ف کیونکہ روایت کی انسانی اور ترمذی اور ابوداؤد سے تعلق بن عباس سے کہ حضرت پہنچے گئے اس شخص سے جو چھوٹے ڈکڑا پانچ وضو کرے سو فرمایا حضرت نے کیا ہو وہ کہ اگر اس سے اس سے اور اس سے کیا اس کو ابن عباس نے بھی صحیح میں اور ابن ابی شیبہ نے صنف میں اور طحاوی نے اور ترمذی نے کہا کہ حدیث صحیح ہے جو حدیث میں اس میں اور طحاوی نے کہا ہے کہ یہ حدیث اسناد اس کی مستفیضہ ہے غلط روایت کی طحاوی نے ابن عباس سے صحیح کی کہ یہاں کہنے کے آگے امام شافعی کے نزدیک وضو ان دونوں سے ٹوٹ جاتا ہوتا دلیل اس کی یہ ہے کہ روایت جو ہر طرف صفا ان سے فرمایا حضرت نے جو کچھ کہنے کے لئے کہ وضو کرے روایت کیا اس کو ابوداؤد اور ترمذی اور ابن عباس نے ابی ترمذی نے اور بھی کیا اس کو احمد اور داؤد قطنی اور یحییٰ اور بخاری نے اور بخاری حدیث کو علی بن المدینی کہ جو اسناد میں بخاری کے کہ انھوں نے تعلق کی حدیث ابھی یہی ہے اس سے نزدیک ہے کہ حدیث سے نقل کیا اس کو طحاوی نے اور کہ امام شافعی نے علی فلاس نے کہ حدیث تعلق کی یہاں سے نزدیک ثابت ترمذی حدیث سے روایت کیا اس کو طحاوی نے اس کے ایک باب صلاحت کی یہ کہ تو کیا جو شافعی مذہب میں کہتے ہیں کہ مطابقت حدیث میں جب تک کہ جو ہے واجب ہو تو اس جگہ وضو نہیں جائزین مگر کہیں کی صحیح ہوں مطابقت اس طور پر ہوئی کہ حدیث سے وضو کو معنی ہاتھ دھونا یا تو یہ کہ طحاوی ہاتھ کا دھوا یا خوب ہوا اور کوئی کہ مطابقت جتا جب کہ دونوں حدیث میں کی قوی ہوں اور اس کا حدیث تعلق کی ضعیف ہو جاوے گی کہ حدیث تعلق سے لاری حدیث میں سب فقہین جو تعلق علی بن المدینی اور عمر فلاس اور طبرانی اور ابن ابی شیبہ اور امام طحاوی اور ترمذی یہ لوگ صحیح کہ فیہ استعمال وضع کا کمال صرف وہم ہوگا اور اگر کوئی کہ کہ امام شافعی کے یہاں حدیث سے کہ اسوا اور بہت ہی حدیث میں جو ابوبکر کا ہے کہ اسوا ان دونوں حدیث کے دونوں طرف حدیث میں لیکن ضعیف میں اور حدیث میں امام شافعی کے مذہب کی یہ حدیث ہوتی ہو اگر اس سے کہ فرمایا حضرت جو شخص کہ چھوٹے سے اپنی کو تو جانتے کہ وضو کرے اور اسناد میں اس کی حدیث عبد اللہ بن ابی اسلمہ والہ علم اور ابی اسلمہ سفیان بن عیینہ کا اور روایت ہے کہ امام شافعی کے کہنا ہے کہ حدیث سے کہ فرماتے تھے کہ جو کچھ صحیح ہے اپنی کو تو جانتے کہ

ابن عباس کا جواب

ابن عباس کا جواب

























در پاک پانی او کا اوصاف اور مردہ او کا کما ترندی کے لئے کہ پوچھا میں نے محمد بن اسماعیل سے اس حدیث کو تو کہا انھوں نے  
 کہ حدیث صحیح ہے اور بانی تفصیل اسکی خوشیچ میں انعام سے فتح اللہ جاشیہ ہدایت لکھی **بوص** اور برف کے پانی سے اگر چاہو انھو  
 اور اگر چاہو تو جائز نہیں **ف** کیونکہ جس صورت میں برف مانند پانی کے ہے تو معلوم او کا پانی کا سا ہے و جو جائز ہو گا اور  
 جس صورت میں برف پھٹی ہوئی ہے تو وہ پانی ہی ہے نہ برف کیونکہ پانی کی حقیقت میں سنا بھی وہ برف **بوص** جائز ہے وضو اس پانی سے  
 جو رکھے رکھے بدو اور گدھا ہو اس کے کبھی نصف کو پاک چیزے نفل خاک یا اشتنان یا صابون یا خضرا کے بدل کیا ہر **بوص**  
 اس واسطے کہ ان سب پانی کا اطلاق آتا ہے اور عایت کی سنائی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل کیا اور وضو کے  
 ایک ہرے کے لکڑیوں میں لڑکے کا تھا اور غسل میں نہ **بوص** اور امام ابی یوسف نے فرمایا کہ اگر پاک چیز ایسی ہو کہ پاک کرنا  
 اس سے مستعمل ہو تو وضو اس سے جائز ہے کیونکہ غار ہے و سیاہی اور پانی کے مثلاً گناہا کیشہ اور اسکی رقت اور سیلان  
 یعنی پستے کو کھوٹے تو وضو اس سے جائز نہیں اور اگر وہ چیز ایسی ہو یعنی اس سے پاک کرنا مقصود نہ ہو تو اس صورت میں اس سے وضو نہ  
 روا ہے بل ایک حدیث میں غار ہے یعنی اگر غلہ پانی پر گرسے تو وضو جائز ہے اور ایک روایت میں غلہ بشرط نہیں یعنی چاہے  
 غلہ پوچھا نہ ہو وضو اس سے جائز نہیں اور امام شافعی کے نزدیک اگر وہ چیز پانی میں مل گئی ہو جس میں کسی قسم سے نفل یا اس سے  
 جائز نہیں اگرچہ غلہ ہو **ف** اور احتیاطاً میں پوچھا امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے **بوص** اگر پانی جاری میں کسی چیز  
 غلہ ہو چکا ہو اور شراک کا یعنی گندے بومرغ ہڈیے وضو اس سے جائز ہے **ف** اس واسطے کہ نجاست اور میں ٹھہر گئی بلکہ یہ جائز لگی  
 ایسی ہی ہے جو بے اثر اور اعلیٰ بال صواب **بوص** پوشیدہ نہ کہ جاری کو کتے پر علی کا پسینہ اختلاف ہے بعض فرماتے ہیں کہ اگر پانی جاری  
 اس سے کتے میں لگے گا نہیں اس لئے کہ وہ کھانا ہے **ف** اسی کو صاحب شریعہ و فایضہ اختیار کیا ہے اور بعض نے کہا کہ جاری  
 وہ ہو کہ جس کو گویا میں سمجھیں اور اسی کو دوختار کہ میں براختیار کیا ہے اور جس سے نزدیک ہے کہ جاری اس سے کتے میں لگے طبل چربا  
 اور میں بابا جاتا ہو اگرچہ کسی حیوان سے ہو واللہ اعلم **بوص** تو اگر گڑھی اوپر روک لی جاوے اور پانی سناں سا نکلتا ہو وضو اس سے جائز ہے  
 کیونکہ وہ پانی جاری ہے اور پانی ضعیف ہے آہستہ بہتا ہے اس طرح ہر وضو کرے کہ پھر پانی مستعمل کو نہ اوٹھائے یا دو چوبیس چوبیس  
 دیکر کرے کہ پانی مستعمل ہو جاوے اور مستعمل پانی کا یاں لگے آ جاوے **ف** کیونکہ پانی مستعمل نجس ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک  
 او اور اس کا ذکر کے ہر کی **بوص** اگر عرض ہو درود کہ ہو اور ایک طرف اس میں پانی آتا ہے اور دوسری طرف سے نکلتا جاتا ہے  
 ہر طرف میں عرض سے وضو جائز ہے اور کسی پرفتنی ہے **ف** درختان میں پانی پھٹتی یعنی اسی پرفتنی ہے **بوص**  
 اور وضو کر کے نہ لگے پلہ اور جاوے یا کہ تو جائز ہے اور اس سے زیادہ میں جائز نہیں اور اگر پانی بدو اور کھو جائے  
 کہ او کی نجاست ہے ہر وضو اس سے نہیں اور اگر معلوم نہ ہو تو وضو جائز ہے کیونکہ کبھی بوسیدہ زیادہ رکھنے کے ہوتی ہے  
**ف** اللہ اعلم اور اگر وہ کھتا روانہ نہیں ہے اور اس سے عرض کو نہ کیا اور پانی کتے کے اوپر جاری ہے اگر وہ پانی جو  
 کتے سے ملے یا ہر گز جو اس پانی سے جو کتے سے لگے اگر چاہے شیشہ میں ہو جائز ہے ورنہ نہیں جائز ہے اور بعض نے کہا کہ  
 کہ میں اسی پانی سے شیشہ میں لگا دیا ہے اور امام ابی یوسف نے فرمایا کہ اگر کوئی وضو پانی کا نہیں ہے لاجلہ اس سے وضو کرے میں کہیں  
 خوف میں ہے اگر پانی میں سیاہی ہو تو وضو کرنا پانی میں سیاہی ہو تو وضو کرنا پانی میں سیاہی ہو تو وضو کرنا پانی میں سیاہی ہو تو وضو کرنا



















کہ میں نے حج جو ساتھ اس کے جب تک کہ مذہب کے اور کفارہ یا بویانگ اور پیر و پادشایہ عین ہر کوئی جائز ہے کہ یہ حدیث صحیحہ ہو نہ استناد  
چاہے ہماری حجت علیہ السلام یا نہ لائیں علاوہ اس کے احتمال ہے کہ مقصد و بخاری حجت علیہ السلام کا ذکر کرنا حدیث کا قانع کا استناد ہو  
اور حدیث مع الاستناد صحیفہ ہر اور یہ کہ شافری حجت علیہ السلام کے ہون تو وہ تعین ہوا اور لفظ ارجح  
ان سب تحقیقات کا یہ ہے کہ مذہب شیعہ ہون کا اس باب میں بہت احوط ہے اور اسی عمل حتی المقدور کرنا چاہیے تو اس مقام کو اس سے  
دیکھ اور یہ کہ اگر ان کا شمار بر حقیقت حال کی اولیٰ علیہ السلام کے کہ وہ درود ہوا اور کھل جاتی تو بڑے بڑے جہل سے تو حکم  
اور حکم کے پانی جاری کا ہر تو اگر استناد پانی ہو کہ چلو لیسے میں زمین کھل جاتی تو زمین بھی اگر نجاست پر گئی تو وضو جائز نہ ہوگا  
مگر اور یہ کہ اگر جہان نجاست ظاہر نہ ہو تو اگر نجاست وہ درود پانی میں کھلا فی دیتی ہو نہ وضو کرے مقام نجاست میں  
بلکہ دوسری جانب سے اور اگر کھلا فی زمین ہی وضو کرے سب جائز ہوں گے اور جہان پانی مستعمل کرنا ہو وہ ان بھی وضو جائز ہیں  
مگر اگر کوئی وضو درود ہوا اس کے پیر بھی اس حجت علیہ السلام نے اعتراض کیا ہے اور جہاں اس کا شرح و قافیہ میں ہے کہ وہی  
لیکن اس میں بات ہے کہ وہ درود کی تقدیر متاخر ہے واسطے عوام کے کہ وہی ہوا و مرتبہ ہے کہ وضو کرنے والے کی اسے جوہر  
اور پھر عمل کرے تو اگر اس کا گمان ہے کہ نجاست دوسری طرف نہیں ہے تو اچھی ہے اور اس سے وضو جائز ہے ورنہ زمین اور پیر صحیح ہے  
جیسے اس کے وضو ہے کہ وہی ہوا و پیر کا پیر روایت ہوا اور حجت علیہ السلام سے اور اسی کی طرف جو کیا امام محمد حجت علیہ السلام نے  
اور تحقیق کیا ہے کہ وہی مذہب ہے اور اسی پر عمل کیا جاوے اور وہ درود کا نماز کرنا کچھ عمل شری کی طرف جو نہیں کرتا  
اور جو چاہے اللہ شریعت نے دیا ہے وہ کیا گیا ہے جو ہون و مینا کا جو آورہ درود اس کو کچھ نہیں کہ یہ جانب سے وس کو  
اور یہ ملا کر نہ مینا ہے جیسے کہ اس شخص میں ہوا و گھر کے پیر اس کا ہوا اور وہ سات شعی کا ہونا ہے اور بعض لوگوں  
نے نجاست و برکت کا اعتبار کیا ہے اور بعضوں نے

اس سے اور وضو کی  
جو ہر ایک کتاب  
میں ہے مینا ہے

۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱

نقشہ  
حوض  
۵۵ در ۵۵

پانزدہ و پانزدہ کا لیس صحیح اولیٰ  
فصل یابی مستعمل کے بیان میں  
اور اس میں علماء کے اختلافات میں پہلا اختلاف زمین ہے  
کہ پانی کو مستعمل کون چیز کو دیتی جو شخص کے نزدیک پانی  
مستعمل ہو جائے حدیث کے دفع کرنے اور روایت عبادت سے  
تو اگر وضو کیا ہے وضو نے اس کے پانی مستعمل ہو جائے گا اور اگر وضو نہ کیا ہو وضو نہ ہوگا اور امام  
محمد صاحب کے نزدیک تقاضات عبادت سے اور امام شافعی حجت علیہ السلام کے نزدیک فقط وضو سے کہ دفع حدیث تو ہوا ہے وضو سے  
اور وضو میں نہ ہو کہ نہ فرض ہو تو اب وضو بھی بغیر وضو کے نہ ہوگا و کثر اختلاف ہے کہ کس وقت میں مستعمل ہو جائے گا  
تو یہ زمین میں کہ کہ مستعمل ہو جائے گا وضو سے مستعمل ہو جائے گا وضو سے مستعمل ہو جائے گا وضو سے مستعمل ہو جائے گا  
تو اختلاف زمین میں کہ کہ وضو کیا ہے امام شافعی حجت علیہ السلام کے نزدیک وضو میں اگر وضو کیا ہے وضو سے مستعمل ہو جائے گا  
بھو جائے گا وضو کی اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک وضو میں اگر وضو کیا ہے وضو سے مستعمل ہو جائے گا

تو اگر وضو کیا ہے وضو نے اس کے پانی مستعمل ہو جائے گا اور اگر وضو نہ کیا ہو وضو نہ ہوگا اور امام  
محمد صاحب کے نزدیک تقاضات عبادت سے اور امام شافعی حجت علیہ السلام کے نزدیک فقط وضو سے کہ دفع حدیث تو ہوا ہے وضو سے  
اور وضو میں نہ ہو کہ نہ فرض ہو تو اب وضو بھی بغیر وضو کے نہ ہوگا و کثر اختلاف ہے کہ کس وقت میں مستعمل ہو جائے گا  
تو یہ زمین میں کہ کہ مستعمل ہو جائے گا وضو سے مستعمل ہو جائے گا وضو سے مستعمل ہو جائے گا وضو سے مستعمل ہو جائے گا  
تو اختلاف زمین میں کہ کہ وضو کیا ہے امام شافعی حجت علیہ السلام کے نزدیک وضو میں اگر وضو کیا ہے وضو سے مستعمل ہو جائے گا  
بھو جائے گا وضو کی اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک وضو میں اگر وضو کیا ہے وضو سے مستعمل ہو جائے گا

**ف** اسی کو دختار میں اختیار کیا ہے اور اسی کو اختیار کیا ہے شایع عراق نے جو مطہرین کے یہی تھے جو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے بھی توفیق واسطے جانے نہ ہوگا کہ تکہ یہاں تک کہ ان کے ہر دو پاک ہوا اور صاحب باریک بینی کے جس نے چلنے والے ہیں اصل میں کہ حضرت علی المدائنی سلم نے فرمایا نہ پیشا کرے کہ تم میں کاوس پانی میں جو جاری نہیں اور نہ غسل کرے اور میں نہایت سے اور اس حد تک کہ باریک دگر اور اس سے سخت کہ نہ باضعیف ہو کہ نہ کھیرج مان نکلیں کہ غسل نہایت سے پانی میں نہایت میں کر اور تخری کر اور پانی سے غسل کے غیر میں چھوڑ دلائل میں ناہم صلا اور امام مالک نے ناہم دفعی جہاں سے نہایت میں غسل نہایت میں پاک کرنا بھی ہے اور نہ کہتے ہیں کہ اگر پاک ہوا اور پاک کرے بھی تو جائز ہوگا غیر نہ وضو اس سے چھوڑ دیا اور اس کا کوئی قابل نہیں

### فصل دباغت کے بیان میں

ہر جانور کی کھال دباغت پاک ہو جاتی ہے مگر سور اور آدمی کی ف دباغت کے معنی لگے بیان ہو ہو گیا تو کتے کی بھی کھال پاک ہو جائیگی کیونکہ وہ بھی ناسور اور ان دونوں میں نسل ہے اور صاحب ہدایت اس کی دلیل یہ بیان کی ہے کہ فرمایا حضرت علی المدائنی سلم جو کھال کے دباغت کجاوس ہو پاک ہو جائیگی اور اس میں کتا غسل ہوا اور سور اسطے پاک نہیں ہوگا کہ وہ جس میں غلاف کتے کے کو نہ لکھو اس سے شک کیا جاتا ہے اور گھسیان کی زانی حاتی ہے اور اس حد تک کہ روایت کیا تہ تہی رحمۃ اللہ علیہ نے اور صحیح کیا کہ ابو عبد اللہ رحمہ اللہ رضی اللہ عنہ اور روایت کیا سلم غریب نے اس حد تک کہ اس لفظ سے (اذ اخرج الا حاک فکذا کھن) اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک کتے کی کھال دباغت پاک نہیں ہوتی اور اس حد تک کہ یہ شیعہ اعتراض کرتے ہیں جعفر بن برکدہ کتے کی کھال کو کتے پر دباغت پاک ہو جاتی ہے اور جہاں دباغت نہ شاعہ تہ کہ یہ حد و معر بنی کو ہر علامہ اسکے کہ لکھتے ہیں الفقیہ یمنی اور کتے نہ بک کی کتاب ابو ایک حدیث الیام کہ اگر کھال سے آٹھ تہا ز اور اوٹھ نسل سے باقی چھین جمع ہو اس پانی سے جائز ہے تو اب کھانا چاہیے کہ سور کی کھال زیادہ نہیں ہو تاکہ کی اور آدمی کی کھال پاک نہیں ہوتی بسبب حرمت واسکی کے ایسا ہی ہے کہ میں کا شایع انبار العیاضی کہتے کہ صحیح میں ہے کہ جب دباغت کیا کہ کھال آدمی کی پاک ہو جائیگی لیکن نفع لکھا اس سے جائز نہیں بلکہ یہی کہ کھال کتے اور حرمت کو نہ پاک نہیں کیا وصل بہا کہ انتفاع میں ہو تو انتفاع اس سے جائز نہ ہوگا اور وہ جانور کی کھال بھی جائز نہ ہوگا بلکہ ہر جانور کی کھال کو دباغت کی ابو داؤد ساتھ میں صحیح کہ ان جہاں رضی اللہ عنہ انھوں نے بیونہ رضی اللہ عنہا ایمانہ رضی اللہ عنہا لکھا واسطے کہ لوٹنی اور ادا جہاں ایک بکری حد سے سووہ مٹی لوگ سے اور حضرت علی المدائنی سلم سو فرمایا کہ دباغت کر لیا تھے کھال آدمی کو سو کھال انھوں نے کہ اس میں اصل المدائنی سلم وہ دہ فرمایا حضرت علی المدائنی سلم نے کہ نہیں حرام کیا بلکہ کھانا اور کھانے سے شک کیا کہ حرام ہے نہ دباغت کرنا اور بھی روایت کی ابو داؤد نے ساتھ میں صحیح کے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حضرت علی المدائنی سلم نے حکم کیا کہ قاریہ لیا چاکو ساتھ کھانوں سے کہ جب دباغت کیا جو ان حد و روایت کی اس میں ابو داؤد نے سلم بن ابیہ سے ہے کہ حضرت علی المدائنی سلم نے فرمایا کہ دباغت کرنا کھال کھانوں کو بھی روایت کی عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی اب جہاں روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا کہ اس میں کہ فرمایا حضرت علی المدائنی سلم نے قاریہ لیا کھانوں سے کہ جب دباغت کیا جو ان حد و روایت کی اس میں سلم بن ابیہ سے ہے کہ حضرت علی المدائنی سلم نے فرمایا کہ دباغت کرنا کھال کھانوں کو بھی روایت کی عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک کھال کھانوں کی دباغت جائز ہے

چہ چہ ہر سہا  
م اکستہا  
لکھ اور غسل  
پاک کرنا  
سے تو کھ  
موجا نہ ہوگا  
نجاست میں  
وضو نہیں  
ہر نہ کو بھی  
اسے چہ  
یہی صحیح  
مدائنی  
رضی اللہ عنہ  
سے دس نہ  
س کو کون



زمین  
 سب سے  
 دوسرے  
 درجہ  
 باطنی  
 بن حکیم  
 ساتھ  
 سنی  
 معاً  
 کوشش  
 ال کے  
 نے ہیں  
 قسط  
 ہی تھی  
 نہیں  
 بھانا  
 برج  
 فامی  
 جمال  
 جہان  
 کاوی  
 نہیں  
 ہونا  
 اور  
 بان  
 ست  
 تار

گوشت اوس جانور کا جو کھا یا نہیں جاتا تو ہم کہتے ہیں کہ پاک ہو جاوے گا اس پر فتویٰ نہیں ملے فتویٰ اس پر کہ کھال اوس کی پاک  
 ہو جاتی ہے اور گوشت نہیں بلکہ ہوتا جیسا کہ درمیان میں یہ مسئلہ آئے گا مگر ہاں فی الواقعہً **وَأَنَّ قَالِي الْقَيْسِ قَتُولِي**  
 علی الخطیہ کہہ دیتی ہے یہی فتویٰ دیا جاتا ہے ساتھ اوس کے اور اگر یہ کہ فیض میں کہ فتویٰ اوپر کی اوس کے ہے تو اور  
 فتح القدیر میں ہے کہ جس طرح جوار اسی کو کھتا کیا جیسا کہ ہے نہ اند صاحب نہایت اور صاحب نہایت کہ **ص** باوجود  
 مرے کہ بلکہ میں بال اور بے اور کھڑا ورنہ گناہ و مچھے اور آدمی کے بال اور بے بھی پاک ہو **ف** کیونکہ روایت کی اقطنی  
 نے عبد اللہ بن عبد العزیز بن عباس رحمۃ اللہ علیہم سے کہ جو امیر کیا حضرت علی المدینی سلم نے مرے سے کہ گوشت اوس کا  
 لیکن کھال اور صوف سو نہیں ہے جس طرح ساتھ اوس کے اور ضعیف کیا اوس کو ساتھ صف جیسا کہ ابن سلم کے اور یہ منہج کیونکہ  
 ذکر کیا کہ ابن جبران نے ثقات میں یہ روایت دہیہ حسن نہیں ہے پھر نکالا اوس کو دا قطنی نے ابی بکر بن علی سے انھوں نے عبد  
 بن عبد العزیز بن عباس رضی اللہ عنہم سے کہا اور ضعیف نے سنائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ وہ اپنے سے قتل کیا **أَجِدُ**  
**فِيهَا أَوْجِي الْأَكْبَرُ مَا عَلَى طَلَحٍ قِطْعَةٍ الْأَكْبَلُ نَجِي قَوْلِ الْعَيْدَةِ حَلَاكٍ الْأَكْبَرُ أَكْبَلُ مِنْهَا كَمَا كُنَّا**  
**الْحَلْدُ وَالْقُرُونُ وَالشَّعْرُ وَالصُّوْفُ وَالسِّنُّ وَالْعِظْمُ فَكُلُّهُ حَلَالٌ وَلَا يَكُونُ لَازِلٌ يَنْفِي لِي كِهَال**  
 اوس کے بال اور صوف اور دانت اور بڑی سوکل اوس کا حلال ہے اس واسطے کہ وہ ترک نہیں کیے جاتے اور کہا دا قطنی نے  
 کہ لہو کی پتھر کو تو بھی روایت کی دا قطنی نے اوس کے رضی اللہ عنہما سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ نہیں حج ہو ساتھ  
 سکے کہ حج اور نہیں حج ہو ساتھ صوف کے اور بال اور سینہ کے کہ جب نہ ہو لیا جائے ساتھ باقی کے اور ضعیف کیا اس کو  
 ساتھ ابی یوسف نے ابی السفر کے اور روایت کی الباقی نے عیون فقہاء انھوں نے اوس کے فتویٰ حضرت رضی اللہ عنہما سے کہ حضرت علی  
 علیہ السلام لکھی کرتے تھے ساتھ حاج کے روایت کیا اس کو یوسفی نے اور حق یہ کہ حاج سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لکھی کرتے تھے اور  
 روایت یہ تو ابی یوسفی الباقی نے حضرت ابیہل المدینی سلم نے واسطے فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ایک باوصف اور دو گناں حاج کے  
 اور اوس کی اسناد میں جیسا کہ مسلمانوں اور نو ابی جہول ہیں اور تو کہ کیا بخاری حضرت امہ مدینہ نے لکھا کہ انہی سے حج بڑی مرے  
 کے مانند تھے وغیرہ کہ کیا اپنے بہت لوگوں کو مکہ ساتھ لکھی کرتے تھے اوس اور ابی التی تھے اور ابی وجعہ بن  
 دینے تھے اوس کی اور بہا بن سہب کی کہ وہ جہاں بن باجے تھے ابیہل کہہا تھا کہ نے کہ نہیں حج ہو ساتھ رضی اللہ عنہم سے  
 اور کہا ابیہل میں ابیہل اپنے نہیں حج ہو ساتھ حجات حاج کے اور روایت الباقی کی پیشینہ میں جو لوگوں سے ضعیف ہے اور ابیہل اپنے نہیں  
 نہ تو کہ ہے نہیں ابیہل ابیہل نے تو ابیہل اپنے نہیں حج ہو ساتھ حجات حاج کے اور روایت الباقی کی پیشینہ میں جو لوگوں سے ضعیف ہے اور ابیہل اپنے نہیں  
 کو اس واسطے کہ وہ مہرہ ہیں اور جہاں بن سہب کی کہ وہ ابیہل کے عزیز ہیں اور ابیہل نے کہ نہیں حج ہو ساتھ رضی اللہ عنہم سے کہ نہیں حج ہو ساتھ  
 اور نہیں حج ہو ساتھ رضی اللہ عنہم سے کہ وہ ابیہل کے عزیز ہیں اور ابیہل نے کہ نہیں حج ہو ساتھ رضی اللہ عنہم سے کہ نہیں حج ہو ساتھ  
 کہ نہیں حج ہو ساتھ رضی اللہ عنہم سے کہ وہ ابیہل کے عزیز ہیں اور ابیہل نے کہ نہیں حج ہو ساتھ رضی اللہ عنہم سے کہ نہیں حج ہو ساتھ  
 تو نے دانت کہ نہیں حج ہو ساتھ رضی اللہ عنہم سے کہ وہ ابیہل کے عزیز ہیں اور ابیہل نے کہ نہیں حج ہو ساتھ رضی اللہ عنہم سے کہ نہیں حج ہو ساتھ  
 تو نے دانت کہ نہیں حج ہو ساتھ رضی اللہ عنہم سے کہ وہ ابیہل کے عزیز ہیں اور ابیہل نے کہ نہیں حج ہو ساتھ رضی اللہ عنہم سے کہ نہیں حج ہو ساتھ

فتویٰ میں کہ کھال پاک ہے

عباد اللہ

ان کے

حرمہ مسلمان

مسلمان















یاقوت  
جی کوئی  
جیل  
ن طبع  
جو اور  
بقال  
بدی  
یاد وکی  
یعنی  
چمڑہ  
اوی  
اور  
اچانک  
یہ پانی  
ایب  
عانی  
میں  
اور  
فرمایا  
نبی اللہ  
اللہ  
اور  
یہ  
نے  
نبی اللہ  
رسم

اور حضرت میں ایک مرتبہ جو واسطہ نہ دے اور دوسرا واسطہ دونوں ہاتھوں کے کہیں تک روایت کیا کہ اس کا حکم ہے اور  
 لکھا کہ صبح الاستاذہ و زمین اس کے اس کو بخاری جو سلم نے اور کہا اور قسطی نے دیکھا کہ کھڑے تھا کہ یعنی رجال اس کے  
 سب تقدیر میں اور چھوڑا کیا تھا عمار نے حضرت غرضی اور عیسیٰ سے اسی باب میں اور روایت عمرو بن العاص سے ایسی ہی  
 جس سے معلوم ہوتا ہے کہ جب کہ تیمم جائز ہو جس کا کہ لگے آدھا ص **ص** جب کہ پانی پر قنارہ نہ ہو یعنی پتے پانی پر نہ کہ مارت کو  
 کافی ہو تو اگر کسی نے موافق وضو کے پانی پایا وضو واجب ہو گا اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک جب کہ وضو واجب ہے لیے  
 تیمم کرے لیکن اگر جب کہ وضو واجب ہو تو وضو واجب ہو گا تیمم واسطہ جہاں تک ہے یا بالاتفاق اور جب کہ بے وضو کو واسطہ  
 استپانی ہو کہ بعض عضاؤں کو سکتا ہو اور بعض نہیں چھو سکتا تو زمین بھی خلاف ہے جس کے نزدیک تیمم کرے اور امام شافعی کے  
 نزدیک بعض کو وضو کرے اور پانی کو تیمم کرے اور قدرت پناہ میں ہے لوگ پانی پر واسطہ دوہوئے پانی کے ایک میل **ف**  
 برابر میں کہ مسافر ہوں یہ لوگ یا شہر کے باہر ہوں **ص** اور بیق سراسر فرخ کا ہو یا ہوا اور بعضوں کے نزدیک تین ہزار  
 پانسو گز کا ہوتا ہے یا اگر دیکھ **ف** کیونکہ روایت حیران عمر رضی اللہ عنہ سے کہ وہ چلے نہیں آتی ہے سب جڑ کے تو قدرت  
 آیا ہے کا فرق ہے تو تیمم کیا اور سچ کیا سو نہ دینے اور دونوں ہاتھوں کو اور نماز جی بھر کی چھوڑا لیے جو ٹپٹپے کو اور  
 آفتاب بلند نہ سمجھو تو انما ناز کو روایت کیا اس کو شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اور جوف نام ایک مقام کا ہے اور وہ دیکھ لیے پیر و پیر  
 سے **ص** یہ کہ ظاہر روایت کا ہے اور حسن کی روایت میں دو میل جانب تھوہ میں ہوں تو تیمم جائز ہو یا ایک میل جانب  
 غیر تھوہ میں ہوں کہ کہنے پانی میں میل ہو جائوں تو اس صورت میں اگر جانب تھوہ ایک میل ہو گا تیمم جائز نہ ہو گا اور پہلی  
 صورت کے موافق جائز ہو گا **ف** اور مختار قول اول ہی **ص** وہ ہمارا جس کو قدرت پانی کے ہستال کی کہ نہ پانچ تیر  
 دیکھ خوف زیادتی عرض کا ہے اور تیمم جائز ہے اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک جب تیمم جائز ہو چکا کہ خوف  
 تلف وضو کا ہو **ف** کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے **وَإِنْ كُنْتُمْ مَرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ كُنْتُمْ عَلَىٰ صَفْوٍ أَوْ كُنْتُمْ عَلَىٰ صَفْوٍ أَوْ كُنْتُمْ عَلَىٰ صَفْوٍ** یعنی اگر ہو تم ہمارا نہیں کہ سو  
 تیمم کر دینی یا اگر ہوا نام امام شافعی کا مذہب ظاہر ہے سے دوہو **ص** اور اگر استعمال پانی کا سر ہوئی فرسٹ کا ہے یعنی یا اگر کو گایا  
 یا کوئی عضو تلف کر دیا تیمم جائز ہو **ف** اور جب ہی کہ باہر شہر کے ہو اور اگر اندر شہر کے ہو تو بھی یہی حکم ہو امام صاحب کے  
 نیز دیکھ اور صاحبین کے نزدیک تیمم کرے **ص** اور تیمم جائز ہو شہر کے خوف سے اگلے باؤں کو فریق کے اور بھی  
 جائز ہو جس کے خوف سے یعنی اگر پانی سے وضو کر لیا تو مبادیگیا پانی کیسے فقط پینے کے واسطے سباح کیا ہے اور وضو  
 یا غسل کی اور اس عبادت میں ہی تو اگر مسافر نے پانی پایا اور وہ جانتا ہے کہ پانی فقط پینے کے واسطے ہے کہ اس کا پانی ہوا کہ  
 جائز ہو جب کہ پانی بہت ہو تو اس سے معلوم ہو کہ پینے اور وضو دونوں کے واسطے ہے اور اگر پانی پایا اور وہ جانتا ہے کہ  
 پانی وضو کے واسطے ہے یعنی پانی کو کھانا ہو اور امام غزالی کے نزدیک اگر واسطہ پینے کے ہو تو وضو جائز ہے اور اگر واسطہ  
 وضو کے ہو تو پانی نہیں اور اسی طرح اگر غسل یا شہر ہو وضو تو بھی تیمم جائز ہو **ف** اس واسطے ان فقہی  
 تیمم جائز ہے کہ قدرت پانی کے کہ شیش نہیں ہوئی **ص** اگر نماز میں کسی نے وضو نہ کیا تو ہر دست پر نہ کر کے کہ وضو کرے  
 اور بالاتفاق ہوا اگر نماز میں وضو نہ کیا تو وضو کرے اگر نماز میں وضو نہ کیا تو وضو کرے اگر نماز میں وضو نہ کیا تو وضو کرے

جانب تھوہ میں ہوں  
 جس کو قدرت پانی کے  
 ہستال کی کہ نہ پانچ تیر  
 دیکھ خوف زیادتی  
 عرض کا ہے اور تیمم  
 جائز ہے اور امام  
 شافعی رحمۃ اللہ  
 علیہ کے نزدیک  
 جب تیمم جائز ہو  
 چکا کہ خوف  
 تلف وضو کا ہو











































[illegible]



















































رحمۃ اللہ علیہ سے اور مسلم نے **ص** نماز فرض میں فرض کیا کہ نماز میں شرط ہے اور زمانہ سے کہنا اور اول میں بیعت کرنا  
افضل ہے اور زوال اور سنت تراویح میں طلاق نیت کافی ہے اور وقت میں نماز کی اور امام کے اقتدا کی کرنا چاہیے

**باب نماز کی صفت کے بیان میں**

فرض کرنے کے اندر سات میں پہلے اند کہ نماز کے شروع میں **ف** کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا **وَسِرْ تَكْوِيْنًا** وکبریا  
اور رب الہی کی تو کبریا اور حدیث میں کہا ہے **مَنْ جَعَلَ الصَّلَاةَ لِلَّهِ وَالطَّهْرَةَ لِنَفْسِهِ تَكْوِيْنًا تَكْوِيْنًا وَتَكْوِيْنًا تَكْوِيْنًا**  
یعنی کھلی نماز کی طہارت ہے اور تحریر اور کلمہ کی تکریم یعنی جو چیزیں حرام ہو گئی تھیں وہ اب سب حرام ہو گئے اور سی  
سب سے اوپر کو تحریر کہتے ہیں اور تحلیل و تکلیف کی تکریم یعنی جو چیزیں حرام ہو گئی تھیں وہ اب سب حرام ہو گئے اور سی  
روایت کیا کہ اسکو تحریری سے اور باقی داود نے کہا اسکو کوئی خصوص اور اسکو تکریم کہتے ہیں اور باقی داود نے کہا اسکو  
سنت ہے اور مسکن تحریر ہوا یعنی قیام کرنا **ف** کیوں کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے **وَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ** یعنی کلمہ ہو چکا  
اور کہ اسکو واجب یا مشروع و تخصی سے **ص** تیسرے قرأت یعنی پڑھنا قرآن کا **ف** کیوں کہ **وَاللَّهُ تَعَالَى** نے  
قافروا **وَمَا تَكْتُمُونَ** القرآن یعنی پڑھو تم جو آسان ہے وقرآن سے **ص** چوتھے رکوع یا تینوں میں بعد نماز کے  
اور وقتان سے بھی امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اگر کسی نے نماز میں بعد نماز کے نزدیک درست نہیں اور اس پر  
فتویٰ ہے **ف** کیوں کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے **اَلْاَكْفُوْا وَاتَّقُوا** فارکوع کر دو اور بعد کہ **وَص** چھٹے اخیر رکوع یعنی پڑھنا  
آخر نماز میں **ف** کیوں کہ روایت میں ابو داؤد کی ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے جب سکھایا تھا اور کہا انحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم نے تشہد کہ جب کہاتو نے یہ اور ادا کیا تو نے یہ سوچا اور کہا کچھ نماز کو اپنی اگر چاہے تو کھڑے ہو کر پڑھو اور اگر چاہے بیٹھ کر پڑھو  
اور روایت داؤد بنی میں ہے **اَذْاَعَدْتَ لِهَذَا اَقْعَدْتَ لِهَذَا** اَقْعَدْتَ لِهَذَا اور بعد کہ نماز کے بعد جملہ حدیث میں داخل  
نہیں بلکہ کلام ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا ہے **اَوْرَکَ مَا نَوَى رَحْمَةً عَلَيْهِ لَمْ يَكُنْ لَكَ اَتَقَفَّ اَحْطَا عَلٰی اَتَجَا مَدْرَجَةً**  
یعنی اتفاق کیا حفاظ نے اس بات پر کہ یہ جملہ صحیح ہیں حدیث میں داخل نہیں اور کہ شیخ ابن العمام نے اس کے جواب میں  
**وَالْحَقُّ اَنْ اَنْ عَايَا اَلْاَدْرَاجَ هُنَا اَنْ تَصْلُوْا مَرْقُوْفَةً وَلَا تَمْرُقُوْا فِیْ مَشَاكِلَ مَرْقُوْفَةٍ** یعنی حق یہ ہے کہ  
غایت ادراج ہے پر کہ یہ حدیث و قوف ہو گئی اور موقوف اس کے مثل حکم میں ہے **وَاللَّهُ اَعْلَمُ بِمُخْتَلَفِ تَوَدُّكَ اَمَّا نَسَبُ**  
لیکن صحیح ہے کہ خدا پر تشہد کہ یعنی عبد و رسول کہ لسانی کو اختیار کیا گیا کافی میں اور فتح القدر میں **ص** ساتویں پنجے  
کام سے نماز سے پہلے اُتار دیا جائے نماز کے گیارہ میں پہلے فاتحہ پڑھنا دوسرے سورت ملانا تیسرے ہدایت شریب کی اعلان  
کا ساتویں جو نماز میں کر لے تم کو کبریا تحریر و قعدہ اخیر و بیعت شریب کی فرض چوتھے قعدہ اعلیٰ میں جو بعد رکعت  
کے کا ہے کہ نماز میں بیٹھتے ہیں چنانچہ تیسرے دونوں قعدوں میں اور دوسرے میں کھڑا ہو کر قعدہ اول و ثانی کا قعدہ  
اور سہ پہلے میں کھڑا ہو کر تشہد پڑھنا پہلے قعدہ میں سنت ہے اور دوسرے قعدہ میں جب یہ کہ صاحب قیام کا مذہب  
ہو کر دونوں قعدوں میں تشہد پڑھنا واجب ہے چھٹے لفظ سلام کہنا اور امام شافعی کے نزدیک نماز میں **ف** اور بعد  
دونوں شریب کی اور بعد کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی دلیل قول ہے **وَاللَّهُ تَعَالَى** اور علیہ سلام کا **وَاللَّهُ تَعَالَى**

مدحیہ سے کہ فرمایا  
اَلْحَدِيْثُ تَحْتَمِلُ  
عورت بالو نہیں چاہے  
ماعت کی اور صحیح ہے کہ  
یعنی جیسے چھٹائی  
اسے جو سے حد میں  
پڑے سے نماز پڑھو  
چھٹائی سے کہ کمال ہے  
نہ جو عبد اللہ بن عباس  
وکرار و قعدہ رضی اللہ  
سے نیکے نماز پڑھنا  
یعنی حدیث کی **ص**  
درست ہے اور کمال  
پڑھنا نماز کو صحیح  
سوا سے کہ یہ ہے  
اسکو اچھا جائے  
امام کا حال علی بن  
ماہر کا ہونا علی بن  
**ف** ساتویں  
جو تو جو شخص نے  
بہایت نازل ہوئی  
ہو چکی اور بہت  
فرض ہے ہم میں سے  
اپنی صلی اللہ علیہ وسلم  
منہ سے کہ کمال ہے  
اور کہ نماز میں  
بکلیا اسکو بخاری

یعنی تقدیر کی تسلیم پر اور جاری ہونے میں شائبہ خود بخود ایسی ہی جو اور گزری صلی ساقونین تین چار کثرت پڑھنا  
 آٹھویں دونوں عیدوں کی تکبیر کا کثرت میں قنات کا تکرار کیا پہلی دو رکعتوں میں تین ٹھہر ٹھہر کے سب کان ادا کر اور  
 اسکو تین بار کان کہتے ہیں اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک یہ فرض ہے اور اسی طرح ٹھہرنا  
 کر کے اور ٹھہر کر اور دونوں سجودوں کے بیچ میں گیارہویں پکار کے پڑھنا یعنی ہر کرنا جس میں پکار کے پڑھنا عبادت پر ہوتا ہے  
 سے پڑھنا جس میں تیس پڑھنا یا پانچ سو اوائی واجبات اور فرائض کے سب سے پہلے غائب ہونے کا سبب اور تیس پڑھنا کے  
 دونوں واجبات ٹھہرے سے دونوں کا نون کی کو تک اور انگوٹھے سے کان کی لوجھ سے اور پھر تکبیر کے بعد یعنی اندک **ف** اور تیس پڑھنا  
 یعنی ہاتھوں کا اٹھانا کو نہ موانعت کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ اور اس پر اسے معلوم ہوتا ہے کو تکبیر اور بعد میں کہ کسی  
 وھو الصلوة والحمد لله رب العالمین اور اسی کی بجائے جو روایت کی انسانی نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 اٹھاتے تھے ہاتھ کا نون تک پھر تکبیر کہتے تھے اور غلطی کا اس حدیث میں ان کے تباہی اور تفریق کے بنا پر قواعد کو ادا کرنا  
 رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ہاتھوں کا نون تک اٹھانے کی جاری رحمۃ اللہ علیہ نے ابو جہاد سعدی رضی اللہ عنہ  
 کہ میں نے اپنا تھوڑا نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا میں نے دیکھا کہ وہ کہتے تھے ہاتھ کا نون تک اٹھانے کے بعد  
 رکوع کرتے تھے کہتے تھے دونوں ہاتھ اپنے گھٹنوں پر پڑھنا کہ وہ کہتے تھے اور جب اٹھاتے تھے ہاتھ کا نون تک اٹھانے کے  
 یہاں تک ہر ٹہری بائی جگہ پر آجاتی تھی جب تک کہ اسے کہتے تھے ہاتھوں کو نہ پھیرا کر اور کھینچ کے اور پھر کی انگلیوں کا  
 رخ قبلے کی طرف اٹھا کر جب اٹھتے دو رکعتوں کے بعد یعنی ہاتھوں پر پڑھنا کہ اس سید پر کو اور جب اٹھتے دو رکعتوں کے بعد  
 پھر کو اور پھر کیا اور سر کو اٹھاتے اور ضعف کیا اور سکوٹا ہوا کرتا اندک یعنی اس طرح کہ بعد حدیث مروی ہوتی ہے دو رکعتوں  
 اور اوپر نماز جو بعد میں صلی اللہ علیہ وسلم کا ہوا اور نام اس کا ذکر میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کی واسطہ کو ذکر میں  
 اور یہی بات کہ اول ہوا یہی راجح ہے کہ وہ کہتے ہیں محمد کا نہیں تھا کہ کھتا ہوا عقیدہ زمین ثابت کیا ہوا کوئی صلح محمد کا گواہ عبد اللہ  
 وہ ضعیف ہے اور ایک روایت میں ہے کہ محمد بن عمر حاضر ہوا ابو جہاد اور ابو قتادہ باہر آئے اگر وفات کی ابو قتادہ قبل اسکے قتل کے کہتے تھے  
 ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اور غار رضی اللہ عنہ کے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اور تیس ہونے اور زمین میں جس میں حدیث کا کلام تھا کا ہوا  
 عبد اللہ بن جعفر بن شاکر انصاری کا ضعیف کیا اور سکوٹا ہوا القطان اور فوجی اور فوجی کی وکیلی میں نہیں ہوئی اور محمد کا صلح  
 ساتھ فی حدیث روایت کیا ہے کہ اس کا وہ کہتا تھا عبد اللہ بن نے اور اگر باطن صحت کو بھی یہ حدیث پہنچی تو معارض ہوا وہی حدیث کی  
 صحیحین میں بالکل نہیں ہے اور اس کے ساتھ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہتے اٹھاتے اپنے دونوں ہاتھوں کو ان تک کہ برابر  
 کرتے اور دونوں کا نون کے اندک سے ہی روایت ہوا اس سے صحیح مسلم نے تحقیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اٹھاتے تھے دونوں ہاتھوں کا  
 کا نون تک اٹھانے کی ان رضی اللہ عنہما کے مثل تھا وہی کہ اس کا نون تک اٹھانے میں اس کا نون تک اٹھانے میں اس کا نون تک اٹھانے میں  
 نماز کا حال ہے کہ اس کا نون تک اٹھانے میں اس کا نون تک اٹھانے میں اس کا نون تک اٹھانے میں اس کا نون تک اٹھانے میں  
 یہی ہوا کہ اس کا نون تک اٹھانے میں اس کا نون تک اٹھانے میں اس کا نون تک اٹھانے میں اس کا نون تک اٹھانے میں  
 اس کا اور واقع ہوئے کو ذکر میں اس کی توجہ سے اس سے قبل فقیر کے سنا تو سننا اور کما حقہ اور روایت کی ان رضی اللہ عنہما

بہرہ

بہرہ







ائمہ محدثین نے اور صحابہ ثابت ہو افعال صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے اسناد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قرات اسکی تو معلوم ہوا  
 کہ یہی اکثر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھا اور یہی اختیار ائمہ کبار نے اس سے اویسی میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ایک اور حدیث میں فرمائی ہے  
 اور ابیہن امیر معاویہ کو اسکا اور شیخ ابن الحارث نے اسکا علیہ السلام اور اسکا وعلو ائمہ کبار من الکل کا ذکر ملتا ہے کہ علیہ السلام کے واقع  
 ذلک لا یقل و یثبت علیہ عینا کما حدیث من لا یشک فیہ الا کثیرۃ یعنی صحیح کل روایاتوں سے اسکا اجماع اتفاق ہوا  
 اس پر جاری مسلم نے اور ابوجہاد کے نہیں کہ اسے ساتھ حدیث خاص شیخ ابی اناس اللہ کے ذکر اور وہ اس کے بڑے بڑے  
 کچھ صحیح منہج ابن جریر نے خطا اور وہ جو روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی محمول ہو پر نوافل کے ایسا ہی نہ کہ اسکا صاحب آیت  
 اور حدیث ہر اسکی اور جو حدیث ہے جو حج ابی حوٰنہ اور ابن مسعود میں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہوئے تھے تھے نوافل کو کہتے تھے  
 اللہ ان کے کو تو تھمت و صحیحی ان کے خلاف صحیح ابی اناس اللہ کے کہ وہ قرات ہر نوافل میں صواب و نوافل کے  
 توفیق میں انھوں نے باللہ صریح الشیخان رحمہما اللہ کے کہ وہ فرمایا اللہ جل جلالہ و عظمیٰ نے و اذ انزلت  
 القرآن فانت قیّد باللیلہ یعنی جب پڑھے تو قرآن کو تو پناہ لیا جوار اللہ کے مرویہ ہر شیطانی سے پناہ مانگے کہ وہ نہ پڑھے  
 قرات قرآن میں کل اور تہتدی تو نہ پڑھے اور یہ ہوتا ہے کہ تو تو ذاب قرات کا ہی نہ تالین کا سب تو جو قرات  
 کہ وہ تہتدی تو نہ پڑھے اور جو شخص قرات نہ کرے تو تہتدی تو نہ پڑھے اور تکیہات عبد بن کعب تو تو نہ پڑھے اور نہ اس کے  
 بشم اللہ الرحمن الرحیم کے اور فاتحہ اور سورہ کے میں نہ پڑھے اور ثنا اور تو ذاب تو نہ پڑھے اور امام شافعی کے  
 نہ تو تہتدی تو نہ پڑھے اور بہت سی حدیثیں صحیح دار و بیہن میں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین قرات  
 کو انھیں اللہ رب العالمین سے شروع کرتے تھے و تو اس سے معلوم ہوا کہ ثنا اور تو ذاب تو نہ پڑھے اور تہتدی تو نہ پڑھے اور  
 اور صاحب ہدایہ لکھا ہے بعد قرات ابن مسعود کے چار میں انکسرت کے انکو امام دار و بیہن نے ذاب و تہتدی میں کہ روایت کیا اسکو  
 ابن ابی شیبہ نے ابن جریر رحمہ اللہ علیہ سے اور روایت کی ابی و اس سے انھوں نے عبد اللہ کہ وہ تہتدی تہتدی بشم اللہ الرحمن الرحیم کے  
 اور صحیح ابن جریر میں ولید بن ابی مرسل میں نے صحیح ابن مسعود سے کہ ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کے سونے میں انھوں نے  
 یت اللہ ان الحمد للہ جو صحیح ہے غرضی فاتحہ ہر ایک کے پڑھنے کا الصلا لیلین صحیحی اس میں ہر سلام صحیح کے کہ اسکا  
 اور قرات کی جسکے قبضے میں ہری جان تحقیق کہ یہی فاتحہ ہر سہ ماہہ نماز سوال اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ اس میں  
 نے نہیں کیا جو اسکی صحت میں ابن جریر نے نزدیک اور حدیث سے مسلم کہ وہ میں کہ کیا جائز ہو سنا انھیں امام ابوجہاد سے  
 پڑھے اور ابیہرہ رضی اللہ عنہ کے کہ وہ ایک تک بالغہ تک سے اخلا میں تک ثنائی دینا ہی خصوصاً پاس لے لے تقدس  
 اور صحیح عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تھے لیسہم اللہ کا حکم اسے صحیح بنو بکر  
 کے اور صحیح ابی اسکو دار قطنی نے اور کہ تہتدی نے نہیں ہر سنا داوکی قوی اور ضعیف کیا اسکو اکثر حدیث میں نے  
 اور کہ بعض حفاظ نے نہیں ہو کو فی حدیث صحیح عبد بن مسعود کی اسکا حدیث ابی اس سے صاحب مسند ابی عبد اللہ  
 امام احمد نے امام شافعی نے اور کافر نہیں کیا ابوجہاد شمال ائمہ کے کا حدیث ضعیف کہ امام العلامہ شمس المحدثین شیخ علی بن  
 ابن جریر نے اور روایت کی ہے دار قطنی نے کہ نہ نہیں صحیح ہو کو فی حدیث صحیح عبد بن مسعود کی حدیث اور مروی جو دار قطنی سے





















نہایت سے جب شے ہوئے تھے اور جب کھڑے ہوئے تھے سجدے میں تو اٹھاتے تھے اس طرح ہر اور صحیح کیا اور سکو تو فرج تو یہ حدیث  
منسوخ ہو سبیل اتفاق سے نسخ فرغ میں بوقت سجود اور یا جانے کی آواز جاننا یا نہیں کثیر میں جہاں اور کلام میں ہوتے اس طرح  
طرف سے ملنا صحیح اور ثابت کیا اور کتب شیخ ابن الاحم سے جو جس اور روایت کی اور ضعیف ہے علامت اسخون ابن ابراہیم سے کہ اگر ذکر کی گئی  
نزدیک لڑنے والے بن حجر کہ کھانا اخون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ اور اٹھاتے تھے ہاتھ لینے وقت رکوع اور سجود کے سو کہما  
ابراہیم سے کہ اعرابی بن ہمدان نماز بھی ساتھ ہی صلی اللہ علیہ وسلم کے قبل اس صلوٰۃ کے اور کیا زیادہ جانتے والا یہ عبد اللہ سے  
اور اصحاب عبد اللہ کہ کیا در کھا اوتھنے اور یہ یاد رکھا اخون نے اور ایک روایت میں یہ کہ حدیث بیان کی تھی شیارہ کو گونے عبد اللہ سے  
کہ اور اٹھاتے اخون نے ہاتھ فقط وقت بعد سکو کہ اور زبان کیا اور سکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور عبد اللہ عالمی اس ساتھ شیخ اسلام کے  
در حدیث نے والا یہ احوال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سوتسک کر ناسا تھ تو الی اس سے کہ اولیٰ بوقت تفرش کے واللہ اعلم اور  
حدیث میں اس باب میں امام شافعی کی جانب بھی بہت ہیں اور یہ بھی جانا چاہیے کہ نقش شادادیت حجت نہیں ہے بلکہ ثبوت اور اہانت کا  
حال اگر کفر میں بہت سی حدیثیں موضوع ہیں اور ضعیف ہیں جیسے کہ بعض لوگ حدیث حاکم کو لاتے ہیں میں حال اگر کہ وہ اتفاق ہو نہ  
ہو اور میں کہ بسبب اس کے اکثر حدیثیں نے حاکم پر روایت ہوئے اس باب میں ہر تقدیر اور ایک ہی جگہ کیا نہیں ہو سکتا چنانچہ میں نے  
ایک صاحب شرف السعدۃ لکھا کہ کچھ آثار اس باب میں مروی ہیں حال اگر کہ سو بھی کسی حدیث میں بیان نہیں کیے بلکہ بخاری سے جو خاص  
کتاب نسخ میں ہیں بنانی بن ہرمین تو اس کے بعد بھی آثار مذکور نہیں جیسا کہ دیکھنے سے ظاہر ہوگا اور بعض جگہ اس باب میں ہر تقدیر  
اعتبار صاحب شرف السعدۃ لکھا کہ یہ اگر کوئی اور کو لاکھ بار بھی سمجھا تو یقین ہو کہ اپنے ہر عمر خانی سے باز نہ آویں اور وقت نماز سے  
وہ نہ میں نہ باقیہ میل کہ اس کتاب میں تفسیر میں گنجائش نہیں ملے گی اور اگر اشارہ کافی ہو جس اور جب دوسری رکعت کو تمام کرے  
بالمیں یہ کہ چھوٹا کہ اس پر بیٹھے اور روایت سے کو کٹر کرے اور اوٹھ جائے اور یہ کہ قبل کی طرف کرے صحیح مسلم میں حضرت عائشہ  
سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شروع کرتے تھے نماز کو ساتھ کیر کے آخر حدیث تک یہاں تک کہ کہا پچھاتے تھے یا ابن ابی اور  
اگر کرتے تھے اپنے پر کو اور انسانی میں مروی ہے کہ اس سے اخون نے اپنے پاس لکھا کہ سنت میں نماز کی بات کہ کٹر کرے اپنے قدم کو  
اور کرے اوٹھ جائے اور اوٹھنے بالیں پیر برص اور دونوں ہاتھوں کو دونوں اونچے اوپر کئے اور اوٹھ جائے اور اوٹھ جائے اور اوٹھ جائے  
شعبہ کی طرف اشارہ کرے اور امام شافعی کے نزدیک تفسیر انصر کو مانڈے اور اونچے کی اونچے اور اونچے سے ملے کرے اور اشارہ کرے سجدے  
کھلا کہ اونچے سے وقت شمار میں ہے چنانچہ ہر علمائے حق مجلی ایسا ہی قبول فرماتے ایسا ہی مروی ہے حدیث واصل میں کہما  
شیخ ابن الاحم سے فریب ہوا ورنہ میں یہ حدیث اس سے کہما البتہ دیکھنا سینے طرف نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے موجب بیٹھے  
واسطے نشہ کہ چھوٹا بالیں پیر اور کھانا بالیں ہاتھ کو اوپر بالیں ان کے اور کھانا دھننے یہ کہ اور صحیح مسلم میں ہے رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم بیٹھے تھے نماز میں کھٹے تھے داہنی کان کو اوپر داہنی برص اور بند کر لیتے تھے اور بائیں کان کو اوپر اشارہ کرتے تھے سجدے  
اور ان کی گونہ یک ہوا ہر امام کہ اور کہتے تھے بالیں کان کو اوپر بالیں کان کھانا شیخ ابن الاحم کو کہ شاکل ان وضع الکتف  
صحیح فقہ لا یمکن کہ یہ حدیث صحیح ہے کہ میں نے نہیں شہد کہ کہ کھانا کان کا باوجود بند کر کے اوٹھ جائے نہیں ظاہر ہوئی کہ حدیث  
اونچے یا مادیہ یہ کہ کھانا کان کا پھر بند کرنا اوٹھ جائے کا وقت اشارہ کرے کے اور ایسا ہی مروی ہے امام محمد سے کہ یہ حدیث اشارہ میں

























اور کہیں پڑھنے چلا گیا اور منہ کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے اور اپنے عشا میں پڑھنے کو جس ہمہ کمال اعلیٰ اور اقربا سمجھا کہ  
 اور لشکر منضم و غیرہ ارشاد فرمایا اور بعض حدیث میں ہیں کہ یہ غریب میں جو غرض ہے حورت عات حاضر ہو جو اور سطحی طرح سراج میں  
 بھی نہایت لعل کرنا مکروہ ہو بلکہ ایک حالت میں جو لوگ ختم کرتے ہیں جماعت مکروہ بنیویں کہ میں نہیں جانیے صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 ایک ہوا نام اور مکروہ اور طرف نظر کر کے اور گزرا یہ وہ ہوا نام لگے پھر جہاد اور انکو حکمتاخیہ کا نہ کرے کیونکہ ایک آدمی کا لگے  
 بڑھانتا آدمی کو یک پہلنے سے آسان ہوتا ہے پہلنے کی دلیل یہ ہے کہ روایت حضرت ابن عباس سے کہ میں ایک حالت  
 نزدیک میمونہ بنی ماریث ہوا کہ یہ کہ سو کھڑے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے کورات میں تو کھڑا ہوا میں حضرت صلی اللہ علیہ  
 وسلم کے بائیں طرف تو کیا اور سر اور کر لیا کھڑا وہی طرف روایت کی یہاں ابی شہید اور بخاری اور مسلم وغیرہم نے اور اگر اس کے  
 پیچھے بائیں طرف ہو کہ نماز پڑھتے تو جائز ہو بلکہ گناہ ہو گا بوجہ مخالفت سنت کے اور اگر آدمی ہوں تو امام ہمارے نزدیک  
 اویس کے پڑھنے نماز پڑھا تو امام ابی یوسف کے نزدیک پیچ میں ان دونوں کے کھڑا ہوا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود کے کھڑا  
 اسودہ و علقوہ کو اپنے بائیں اور آپ پیچ میں کھڑے ہوئے اور جب نماز پڑھتے تو کہا ایسا ہی کیا حال ابی ہاشم ابی ہاشم روایت کی یہ مسلم نے  
 اور کہا ابن عبد البر نے نہیں صحیح ہے ہر دفعہ اس کا اور صحیح اور کئے نزدیک وقف پڑھنا اور کھڑا ہوا کہ اس سے میں ایسا ہی اور اخرج کیا  
 اس کا سبب کو طرف توجہ ہے اور ایک کھڑے ہوئے کسی کو قطع ہوا اور دوسری دفعہ میں ابی اور دلیل جاری بہت حدیث میں ہیں روایت کی جا رہے  
 رضی اللہ عنہ و موقوف بہر ہمارے کہ اس کے اور اس نے کہ آدمی ملکہ کے بلایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو واسطے کہ اس نے کہ سو کھا یا  
 اپنے پھر کہ کھڑے ہوا نماز پڑھوں میں آخر یہاں تک کہ کھڑے ہوئے تمام وقت پڑھتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور وادی ہر مرتبے  
 پچھے اور روایت کی ابن ابی شیبہ نے کہ انھوں نے ناف سے انھوں نے ابن عباس سے کہ وہ جب پڑھتے نماز ادا کرتے آدمی چوتھے تمام بیت  
 پچھے کرتے تھے وہ آدمیوں کو اور لگے ہوتے تھے آپ اور روایت کی برادر بن عباس سے انھوں نے حضرت علی سے کہ فرمایا انھوں نے جب یوں  
 میں آدمی کو اٹھتے ہوئے کہ ایک آدمی اور روایت کی ابن ابی شیبہ نے اس سے مانتا ہے کہ جو اوپر گزرا اور یہی مذہب ہے اکثر صحابہ اور تابعین کا  
 صلی اللہ علیہ وسلم اور اگر امام کی نماز میں نہ ہو مقتدی بھی پھر پڑھیں و کہ کہ مکروہ ہے میں کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 جو شخص امامت کرے قوم کی طرف سارے ہو کہ وہ جو پیش لایا جب تھا اعادہ کرے نماز اپنی کا اور وہ لوگ بھی اعادہ کر لیں یہ  
 حدیث غریبہ بنیویں پایا اس کو سننے اور روایت کی محمد بن اسحق نے کتاب الآثار میں حدیث بیان کی جسے ابو جعفر نے فرمایا کہ انھوں نے  
 عمر بن خطاب سے انھوں نے حضرت علی سے کہ امام انھوں نے اس شخص میں جو پڑھے نماز قوم میں مذہب کا کہ وہ اعادہ کرے نماز کا اور وہ  
 لوگ بھی اعادہ کریں اور روایت کیا اس کو کھڑا ہوا شیخ کہ حضرت علی نے پڑھا اپنی نماز جو نے سے اور وہ مذہب تھے باپے وہ تھے  
 تو اعادہ کیا انھوں نے نماز کا اور حکم کا ادا ان کو ان کے اعادہ کا اور روایت کی امام احمد بن حنبلہ سے صحیح حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا  
 امام کا کہ جو اور روایت کی ابی امامت کے کہ نماز پڑھیں پھر پڑھتے آدھون کے جماعت کے جب اعادہ کیا ان کو ان کے تو فرمایا  
 حضرت علی سے کہ کہ چاہیے تھے جماعت کے ساتھ نماز پڑھیں کہ اعادہ کرے مسجد جو کیا انھوں نے طرف تو حضرت علی سے کہ روایت کی کہ  
 عبد اللہ بن اسودہ جو روایت کی ان کے نے حضرت علی سے کہ چاہیے تھا کہ میں حاضر سے انھوں نے راستہ کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 جو امام جماعت کا اور نماز پڑھنے قوم کی اور وہ مذہب بنیویں کہ اعادہ کرے نماز اپنی کا اور وہ لوگ بھی اعادہ کر لیں یہ



[illegible]















طرفہ فرمے کہ یعنی صحت میں جو جگہ باقی ہو تو اس کو بند کرے اور بعض روایات میں ہے کہ نماز کا اعادہ لازم ہوگا اگر عین وقت میں تھکے  
 صحت پڑھ لیا **صلو** تصور یہ کہ ہونا ہے اور پراؤ کے آگے ہاں دینے یا نہیں اور اگرچہ یا نیچے قدم کے ہونے کو کہ وہ نہیں **ف**  
 کیونکہ حضرت جبریل نے کہا کہ ہم بند داخل ہوتے اور گھر میں جین کتابیں تصویریں روایت کیا اور اس کو مسلم نے عایشہ سے  
 ایک حدیث طویل میں اور اس کے معنی میں بہت حدیثیں صحیح آئیں ہیں فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں داخل ہوتے  
 ملا کاوس گھر میں جین کتابوں یا تھویریں **صلو** تھویریں خشکے نماز پڑھنا مستحب اور کاہلی کے سبب اور اگر واسطے  
 عاجزی کے پڑھے تو مکروہ نہیں تھویریں برے کے پڑوں میں جو گھر میں پہننے رہتا ہی اور لوگوں کے پاس ان کی پڑوں سے  
 نہیں جانا اور ان کی پوشے نماز پڑھنا **ف** کیونکہ لوگوں کی تو عزت کرتا ہی اور شرم کتابی اور کے پاس برے کے پڑے پہن کے  
 ہاتھ سے انور نماز کی کچھ عزت و آبرو نہیں ملے گا اگر کسی امیر کے دیار میں جاتا ہی تو جو اس کے عہدے پڑے ہوتے ہیں اور ہیکہ پہن کے  
 جاتا ہی تو کعبہ درگاہ احکام کا حکم میں چاہو تو جو اچھے پڑے ہوں اجرت تمام اوسے نماز پڑھے اور جب ہی کہ اس کے پاس  
 کچھ ہوں ورنہ اگر کسی پاس اچھے کچھ نہیں تو اچھی پڑوش پہننے ہی نماز پڑھے **صلو** اٹھارہوں نکال کے دور کر کے پڑھے  
 نماز میں پیشانی کا زمین پر پڑنا اور تیسویں آسمان نظر کرنا تیسویں مسجد کا پڑی کے پیچ کرنا **ف** کیونکہ روایت کی ابن ابی شیبہ  
 نے عیاض بن عبد اللہ قرشی سے کہ دیکھا حضرت علی اللہ علیہ وسلم نے کہ مسجد کرتا ہی اور پیچ حائے کے سوا اشارہ کیا ہاتھ سے کہ  
 اٹھالے حائے اپنے کو یعنی پیشانی پر سے اور پکار کے کہ پیشانی کھل جائے اور روایت کی ابن ابی شیبہ نے عبداللہ بن عباس سے  
 کہ وہ جب ارادہ کرتے تھے نماز کا اقرار لیتے تھے علامہ سر سچا اور ابن باب مین مروی ہے حضرت علی اور ابن عمر اور عبداللہ بن عباس سے  
**صلو** اکٹھیں بی آئیں گا **ف** اس واسطے کہ پیشانی پر نماز میں **صلو** بائیسویں کی پڑا جس میں تصویر یا اس کا پھنسا  
**ف** کیونکہ وہ شاید بیعت کے اٹھالے والے کے ساتھ اور نماز نماز ہی **صلو** اور مسجد کے اوپر بیٹا اور پیشاب اور حیوانہ  
 مکروہ ہی **ف** اسباب عزت اور عزت مسجد **صلو** اور دروازہ مسجد کا بند کرنا بھی مکروہ ہی **ف** کیونکہ اس میں  
 عفت جماعت ہوگی **صلو** اور مسجد کا نقش کرنا مسجد کو اور ساج یا سونے کے پانی کے مکروہ نہیں اور اگر نماز ہوتا ملاک ٹھکانا  
 اور مسجد کا نماز میں مکروہ نہیں اور جو شخص کہ پیشانی میں کر رہا ہی اس کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ نہیں **ف** کیونکہ روایت کی  
 ابن ابی شیبہ نے علی سے کہ تھے ابن عمر سے کہ تھے رافع بن خدیج کے کہ تھے کہ یہ سب سے تیری پیچیدگی اور مخالف تھی  
 اس کے جو روایت کی بنارے حضرت علی علیہ السلام سے کہ دیکھا اھو بیچ ایک شخص کو کہ نماز پڑھتا تھا پیچے ایک شخص کے سو گھر کیا اور اس کو  
 کہ اعادہ کرے نماز کا اور اس طرح جس کے پیچھے ہی بدعت کی پڑا جسے ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور دیکھ کر کہ نماز پڑھتے  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اور وہ سوئی تھیں وضو ان کے اور درمیان قبلہ کے اور  
 مخالف ہوا جس کے جو مروی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرمایا اپنے نہ نماز پڑھو پیچھے ہوتے اور اس میں کہ نظر کے لیکن  
 وہ عیاض بن عبد اللہ مروی ہے سند زید بن اسلم بن ابی اسلم کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں کیا میں کہ نماز پڑھوں  
 طرف اوں لوگوں کے جو کہ برے ہیں اس میں کہ تے ہیں اور کہنا تو اپنے کہ نہیں میں اس میں میں اس کو مگر میں ہاتھ اور جواب  
 اس کا یہ کہ کتب اور ازاد کی شدت ہو اور اس سے خوف شغل کا نماز میں واللہ اعلم **صلو**

کتاب  
 حصہ  
 کیونکہ  
 نماز  
 گھر  
 و  
 نماز  
 عفت  
 ح  
 ص  
 کا  
 ق  
 ا















































اور فضل اللہ علیہ السلام کے کعبہ میں ہر سال ایک بار آتا ہے اور میلہ کی گندھی ص اور بعد از انتخاب مٹکنے کے بھی شعیب کے  
 نزدیک تھا کہ اسے اور اہل بیت کے نزدیک ہلال تک تھا کہ اسے اور بعد از ہلال کے نہ کرے اور اگر ساتھ فرض کے فوت ہو جائے  
 تو اگر قبل ہلال کے تھا کہ اسے قودونوں کی تھا کہ اسے اور بعض شیعہ کے نزدیک بعد ہلال کے بھی اور بعض کے نزدیک بعد ہلال کے فقط فرض کی  
 تھا کہ اسے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جریات تعریف میں غیر فوت ہوئی تھی تو آپ نے تھا کہ اسے اور بعد از ہلال کے تھا کہ اسے اور بعد از ہلال کے  
 قبل ہلال کے تھا کہ اسے اور اہل بیت کے جماعت سے اور یہ حدیث شریعہ میں موجود ہے اور روایت ہے ابو قتادہ سے  
 کہ اہل بیت کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک رات یعنی جب تھوڑی رات تھی تو کہا ہم میں سے بعض لوگوں کو نکلے  
 سوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سو فرمایا آپ نے خوف کتابوں میں کہ سو جاؤ تو نماز سے یعنی نماز فجر سے تب کہا بلال نے  
 جگا دو گھنٹہ میں آپ کو صی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب لوگوں کو بلال نے اپنی اونٹنی پر بٹھایا اور وہ بھی سو گئے پھر جب جاگے  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا دیکھا کہ کل ایک بار وہ کتاب کا پھر کہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کہاں کیا وہ سوئے تھا  
 اور جواب بلال نے کہ کبھی ایسی نیند آج تک مجھ کو نہیں آئی اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ سے قہر کیلین  
 اور اہل بیت صلی اللہ علیہ وسلم سے جو وقت چاہتا ہے وہی بلال کھڑا ہو اور اذان پکارتا ہے اور وضو کیا اور جب بلند ہو گیا آیتا ہے  
 ابو سعید پورا کھڑے ہوئے آپ نے نماز پڑھی جماعت سے روایت کیا اسکو بخاری و مسلم ابو داؤد و نسائی ترمذی وغیرہم نے اور  
 ابو داؤد کی روایت میں ہے کہ جب جگا یا اوکو آفتاب کی گرمی نے سو کھڑے ہوئے اور پہلے پھر اترے اور وضو کیا اور اذان دی  
 بلال نے پھر پڑھی انھوں نے سنت فجر کی اور اس کے پڑھی نماز فجر کی اور اس کے پڑھی آخر حدیث تک اور روایت کیا اسکو مالک نے  
 زیور بن مسلم سے مرسل اور روایت کی نسائی نے ابن عباس سے اور اس سے ثابت ہوا کہ اور نمازون کی تھا کہ اسے تو بھی اذان  
 اور اقامت کے اور جماعت پڑھے اور یہ حکم فقط سنت فجر میں ہے کیونکہ اذان و اقامت کا یہ وجہ سنتوں سے اور اقامتی  
 سنتوں میں نہ تک نہیں ص سنت فجر کی ہے خوف پڑھنے کے جائز کیا یا نہ تو رکعیا و سگی اور بعد فرض کے قبل و گنا  
 سنت کے پڑھنے سے اور اس لئے کوئی سنت تھا نہیں کیا و گئی ف کیونکہ سنتیں عصر اور عشا کی سنتیں ہیں اور  
 مغرب کے اول میں سنت ہی نہیں اور نہ نماز و وقت کے بعد کی سنتیں اگرچہ سنت ہیں لیکن ان کی تاکید نہیں ہے سنت فجر میں آپ نے  
 ارشاد فرمایا کہ اتل عقیقہ منی ان طوکہ انھیں یعنی پڑھ لو ان دو رکعتوں کو اگرچہ دو رکعتوں میں نہ کر سکو اور نہ پھر نہ  
 اوکو روایت کیا اور اسکو ابو داؤد نے ابو ہریرہ سے اور اسناد میں ضعیف ہے لیکن قابل قبول ہے کہ وہ صحیحین میں حضرت عائشہ  
 سے کہ سنتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ گناہ رکھنے والے کسی نفل کو سنت فجر سے اور سن نسائی میں ہے کہ دو رکعتیں  
 نفل فجر کے ہیں سنت ہے اور جو اہل بیت اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سنت فجر میں کہ شخص چھوڑ گیا یا رکعت کو  
 قبل فجر کے نہ پڑھ گیا اور نہ شفاعت میری اور یہ حدیث پہلے میں ہے کہ اسے ابن التمام نے ذکر کیا کہ وہ میں حدیث  
 شریفہ الضحیٰ قالہ انکم لیم یعنی جو نہ کر گیا اور اسکو حدیث سے سنت فجر میں ہوا اسکو ساتھ ہی اور یہ حدیث اور کوئی حدیث  
 لیکن صحیح بخاری میں ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں چھوڑنے سے بار رکعت کو قبل فجر کے اور دو رکعتوں کو  
 قبل فجر کے اور اگر عبادت میں ہے کہ نہیں چھوڑنے سے اسکو جلی و فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ ان کو اگر کھنچی القہنی

فرض رکھنے میں  
 ساتھ ساتھ  
 انہی رات میں ۱۲  
 نہ غم غم







[illegible]

باب سجدہ کسہو کے میان میں

اگر ایک کن کو دوسرے رکن پر مقدم کیا گیا ایک کو دوبار کیا گیا کسی واجب کے بدلے یا یا چھوٹے سے چھوٹے یا جیسے رکن قبل قرار کے

















































































[illegible]































اوسکو اور قطعی ہے اور وہی پرستی ابن عبد بن عباس سے کیا کیا ایسا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر اور کھانا کھینچا کر کھانے کو  
 کھانے کو یعنی چاند رمضان کا سو پوچھا اوس سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کو اپنی دینا پر تو اس بات کی کہ زمین پر ہول کی میں بیوی  
 امد کے کہا کہ ان پھر پوچھا کہ کو اپنی دینا پر اس بات کی کہ محمد رسول اللہ کے ہیں کہ ماہ بان فرمایا یا مال کجارتے کو گولن کو کور کو رو  
 رکھیں تو یہ حدیث اس بات پر دلالت نہیں کرتی کہ وہ اعتدالی رات کو آیا تھا یا دن کو آیا تھا کیا تھا اور تفسیر کرتی ہے اس کی حد  
 وار قطعی کی جو بیان کی اچھی ہے اور وہ جو امام شافعی نے حدیث روایت کی ہے یعنی اوس کے ہیں کہ زمین کمال پر روزے کا  
 بدون نیت کے جیسے کہ اصلو کہ لا یفانئ الذکاب اور کا ایسا کہ ان لیس کا آم آئند کہ اور لا صلوة للعبید  
 الا بوج اور لا صلوة فی الارض المصنوعة اور لا یت لیس کا آئند کہ اور سوا اسکے قالہ اعلم ص  
 اور اگر نیت فطرہ کے کرے کہ یہ روزہ امد کا کل رکھو گا اور میں کرے یا نیت فعل کی کہ روزہ رمضان کی درست  
 ہو جاوے گا اور اگر رمضان کے عینہ میں روزہ کرے واجب کی نیت کی تو رمضان کی روزہ اوس نیت سے بھی داہر ہو جاوے گا اور اگر نیت  
 یا سوا رمضان میں جسے واجب کی نیت کی گئی تو وہی روزہ داہر ہو گا اور اگر ایک شخص نے ایک روزہ رکھنے کی نیت کی یعنی کہ ایک روزہ  
 خالف روزہ رکھو گا اور اوس روزہ کو واجب کی نیت کی تو وہی واجب داہر ہو گا جس کی نیت کی خواہ ساز ہو خواہ بے نیت ہو  
 یا عرض اور فعل کا روزہ داہر ہو تو نفل کی نیت سے اور صرف نیت کی نیت اور نیت قبل پر کرے اور وہ پر کے بعد نہیں  
**ف** اور امام مالک کے نزدیک سادات سے نیت کرنا چاہیے کیا فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں روزہ پر اسکا سے نہیں  
 نیت کی اوس کی رات سے اور یہ حدیث طلقی پر شامل ہے فرض ہو گا اور نفل روزہ کو اور ہمدی یوں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 صبح کو روزہ روزہ نہیں تو تھے اور پھر پوچھتے تھے کہ میں آئے کچھ کھانے کو ہو گا اگر ماہ جانا کہ نہیں کہتے ہیں روزہ داہر ہو  
 اور اگر ماہ جانا تھا کہ کھانے تھے اور نیت کر چکے تھے تو وہی روایت کیا اوسکو ملو و فرماتے حدیث سے **ص** تھا  
 اور کفارہ روزہ غیر عینک واسطہ شرط نیت کرنا اگر ات شک کی ابرہہ اچھے سیوین تین میں شہان کی اوس کے بعد دن کو  
 روزہ رکھیں **ف** کہ روزہ وی چھین میں فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھو چنانہ رکھو اور افطار کرو چاند  
 دیکھو تا اگر بے تہو تھاکے اوپر تو پوری کر لو کہ شہی شہان کی تیر دن **ص** کہ نفل **ف** کہ حدیث میں ہے کہ زمین روزہ ہر  
 دن شک رمضان کا نفل ایسا ہی ہو طے میں اور یہ حدیث بخاری میں ملے اور بعضوں نے نزدیک جاکر نہیں اور دینا لایق ہیں  
 ساتھ حدیث کے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جسے روزہ رکھا دن شک سو مخالفت کی اوسے ابو القاسم یعنی  
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اور نہ کر گیا اوسکو بلکہ چاہے نہ کرے میں ہی دعوات میں اور ایسا ہی کہا صاحب خلاصہ لیکن بینا یوں ہی  
 کہو کہ حدیث کو نہ کر گیا تھا حتیٰ تعلیقاً اور نیت کیا اوسکو صحابہ بن ابیہ اور صحیح کیا اوسکو تو بنی اور ابن جانی حکم نے او  
 روایت کیا اوسکو خطیب نے مانع بقدر میں اس نقطہ سے **ص** صام الیوم ثم الذی یشتاق فیہ فقل قد خصوا الله ورسوله  
 یعنی جسے روزہ رکھا دن شک نہا فانی کی ماوسے امد کی اور رسول کی قالہ اعلم اور تفصیل اس کے تحت القیہ میں **ص**  
 اور اگر روزہ رکھا اور اوس دن کھانے کو ہو یا اور داہر ہو جاوے گا اور جب صحیح مذہب میں اگر علم نہ ہو کہ رمضان دن تھا اور اگر  
 معلوم ہو کہ رمضان دن تھا تو روزہ رمضان کی ہو جاوے گا اور دن شک نفل روزہ رکھنا مستحب ہے نہ کہ اگر روزہ دن کو

دور زمین  
 ہر اور دن کو  
 اوس کے  
 ناچین کر  
 بن ویت کیا  
 یا اوس کے بعد  
 اوس کے  
 بدستور  
 مدینہ  
 عاری ہو کر  
 بختہ کھا  
 روزہ رمضان  
 عین میں  
 کھانے کو  
 زمین کو کیا  
 عبدہ لام  
 شاتو قیل  
 مایہ سے  
 بن میں روزہ  
 رکھ روزہ  
 رو کر کھانے  
 راولی اور  
 میں یا قی  
 ہ روزہ





















































حج مکہ پر پہنچنے کے لئے نماز کے اور جب سامنے آئے تو رکعت کی سواری اور جب پہنچے چڑھ کر چالیس بار اور جب اترے اور تین بار اور جب اٹھا تو تین بار  
 بعض نفل سے اور حج کے وقت اور روایت کی ابن ماجہ نے نوامین جابر سے قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیہ السلام  
 یکتب لکذا الفی لکذا الفی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتبہ حب ملات کرتے سواروں کی اور ذکر کیا انھوں نے سب  
 مقاموں کو سوا اس کے کہ جہانم آئے سواری جیسا کہ روایت کیا اسکو ابن ابی شیبہ نے اصل اور جب داخل ہو کر مکہ میں پہلے  
 جانے سے حریم میں اس واسطے کہ صحیحین میں ہے کہ جب آتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے شروع کرتے تھے مسجید  
 کو پہنچتے تھے اور پھر نبی العین قبل بیٹھنے کے پہر بیٹھتے تھے ساتھ آویون کے اور نہیں یہ رمضان میں کہ جاکو مسجد میں آتے کو یاد ان کو  
 روایت کی نسائی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہو کر مکہ میں ات کو اور دن کو داخل ہوئے تھے جو درایان ات کو اور دن کو عمرے میں  
 ص اور جب پہنچے خانہ کعبہ کو کہ اور تملیل کے ف تملیل کے معنی کا لہ الا اللہ لہ انما روایت ہے عطاء سے کہ حضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم جاتے تھے خانہ کعبہ کے پاس کتے تھے انھیں بڑا لکھتے تھے من الکفر والعقر ومن ضیق الضیق  
 وعذرا لہ القدر اور اوتھا تھے دو دن ہاتھ اور اوٹن مقام پر اللہ تعالیٰ سے جنت میں داخل ہونا باریہ حساب کتاب کے  
 لکھ کر کہ وہ عاقول ہوتی ہوتی پہنچتے خانہ کعبہ کے ص پھر سامنے جاتے تھے حجر اسود کے اور تملیل کے اور اوتھا  
 دو دن ہاتھ مانند نماز کے اور چم لپے اور کووند لگا کے اور اگر چمنا ہو سکے تو پہلے اس کو ہاتھ سے چھو کر پھر چم  
 چم لپے اور اگر یہ بھی ہو چم چم کے نوٹسے تو سامنے اس کے باہر اور تملیل کے اور تفریق کے اللہ تعالیٰ کی اور درود  
 حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر پرف لیکن سامنے جانا حجر اسود کے اور تملیل کے ہاتھ سے ثابت ہے روایت کی  
 امام احمد نے سنسن میں عبد بن یسے انھوں نے حضرت عمرؓ سے کہ کیا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے اوٹنے نماز کے  
 قوی ہو سونے فراموش کر دو گویوں کی نزدیک حجر اسود کے تو ایسا ہوگی ضعیف کو اگر تو خالی پاؤ تو چم لپے اس کو ورنہ سامنے جاؤ  
 اور تملیل کے اور ہاتھ اوتھا اس واسطے کہ فرما حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ ہاتھ اوتھا جائے جو ابن گرسا کہ تین  
 اور ذکر کیا ابن یسے وقت چھتے حجر اسود ذکر کیا اس کو صاحب ہادیہ اور نہیں یہ قول ابن یسے کہ کیا اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث گذری  
 اور چمنا سوا اس طرح چم لپے اور دو دن ہاتھ لپے اور چم لپے اس واسطے کہ صحیحین میں ہے کہ حضرت عمرؓ نے حجر اسود  
 پاس اور چم لپے اس کو اور کہ تمہارے کہ میں جانتا ہوں کہ تو چم لپے نہ تو ضرر کر سکتا ہی نفع کر سکتا ہو اور اگر میں نہ جانتا رسول  
 صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ چم لپے تھے چم لپے جو تین بار اور وری یہی حضرت ابن عباسؓ سے کہ وہ چم لپے تھے حجر اسود کو اور مسجد  
 کہ تھے اور پھر میرا بنا واسطے چم لپے کے اور پھر کہہ دیتے تھے اور کہا انھوں نے کہ دیکھا میں نے حجر اسود کو چم لپے تھے اس کو اور  
 مسجد کو کہ تھے اور پھر کہہ کر کہ دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کیا تھا ایسا ہی ہو کر تین بار میں اس کو روایت کیا  
 اس کو ابن منذر کو کہ نے اور صحیح کیا اس کو اور روایت کی حاکم نے ابن عباسؓ سے کہ فرما صلی اللہ علیہ وسلم چم لپے تھے حجر اسود  
 بن یسے سامنے کے اور ایسا ہی کہ تھے ابن عباسؓ کہ کہ دیکھا میں نے حجر اسود کو کہ کیا تھا ایسا ہی ہو کر تین بار میں اس کو روایت کیا  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کیا ایسا ہی ہو کر تین بار میں اس کو روایت کیا اس کو ابن منذر کو کہ نے اور صحیح کیا اس کو اور  
 ہجرت ہو چم لپے سے ہاتھ سے ان کے اس کو اور روایت ہو کر اس واسطے کہ چمنا سنت ہے اور مسلمان کے ایسا دینے کے



















قبل فجر صبح کے چوتھے دن کے مذبح طلوع فجر کے اور اگر ظہر طلوع فجر تک نہ تھا تو واجب ہو گیا اور پھر میری کراۓ اس واسطے کہ وہ اپنے  
 نبی علیہ السلام سے کہیں پہنچ گیا انھوں نے بھی کیا طوفان مکہ کے اور طواف کیا خانہ کعبہ کسات پھر سے پھر لوٹ کر آئے مین  
 اور غار بنی خلد میں خاتین اخراج کیا اور اسکا مسلہ نے ابن عمر سے کہا نافع نے اور تھے ابن عمر کو سترے دن کے پھر بھی نہ گئے  
 طواف مہی کے اور پڑھتے تھے ظہر اوس گمہ اور ذکر کرتے تھے کہ ایسا ہی کیا ہو بنی صلی علیہ وسلم نے اور حدیث جاری ہوئی  
 جو صحیح مسلم میں موجود ہے طواف اس کے کو بارہ سوے رسول اللہ صلی علیہ وسلم اور آئے خانہ کعبہ میں اور نماز بھی طہری کے  
 میں اور زمین شمس پر اس بات میں کہ کوئی ان میں سے وہم ہو اور ثابت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مثل حدیث جاری ہو کر اور اسکا  
 اوسکی اہل بیت صحیح صحیح مذہب یہ اور اسکا سند ہے کہ مندرجہ میں یہ حدیث حسن ہے لکن شیخ ابن الدماہم نے فی صغیر فروع  
 حدیث میں اور ضروری ہے پھر نماز ظہر کا کسی جہاں بھی مسجد عام میں بہتر ہو جو کثرت ثواب اور عامین اور باقی سبب حدیث  
 میں آنحضرت صلی علیہ وسلم سے قول میں **صد اور جائز ہے** کسی اگر اسوار ہو کے اور عری جو اولی کی جو مسجد خیف کے پائش  
 اور جو باطلوی کی جو اس کے بعد یہ غیر سواری کے کہ اگر افضل ہے اور جو عقیقہ کی سواری ہو کے افضل ہے **یوف** اور وہی ہے  
 حضرت امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ سے نقل ہے کہ اگر ایہ ہمہ تراجم کے کہ داخل ہوا میں ابو یوسف کے پاس اوس بیان میں کہ  
 انتقال کیا انھوں نے اوس میں کہ عول دین انھیں اپنی اور کہا جس کے کہی کرنا سواری ہو کے افضل ہے یا سیدل کرنا افضل ہے یہ کو کہ اپنے  
 پیدل کہنا خطا کی تو نے سو کہ اپنے سواری ہو کے کہنا خطا کی تو نے اور کہا کہ جو رہی کہ اس کے بعد شہرنا اور شیخ اور سیدل اور دعا  
 لازم ہے وہ پیدل افضل ہے اور جو ایسی نہیں اور میں جو اس کے افضل ہے اور بیان کی وجہ اس کی تو میں جلا ان کے پاس سے یہاں  
 کہ مذہب چاہتا تھا کہ کے روا نے کہ کہ ان کے انتقال کی سنی سولہ کی کیا اپنے ان کے خط و یاد سے کہ جو وقت بھی اچھا صلا کی  
 حضور صلی اور اگر اسباب یا بنا کے میں بھیج دیا اور اقامت کی میں میں اسطری کے کہ وہ **یوف** اس واسطے کہ روایت  
 ابن ابی شیبہ سے **مَنْ قَامَ ثَلَاثَةَ فَلَكَ النَّجْوَى فَكَانَ حَجًّا لَهٗ** یعنی جو شخص تیس بار اسباب اپنے کو قبل کوچ کے سو نہیں  
 حج اور اسکا وعارہ کہ انھوں نے کہ فرمایا حضرت عمر نے **مَنْ قَامَ ثَلَاثَةَ فَلَكَ حَجٌّ** لکھا کہ اور میں میں جب اس  
 تو چاہیہ کہ رات کو بھی اوسی جگہ پر اور کہ وہ کہ رات کو بھی کی اور کہ ہر روز اس واسطے کہ صنف ابن ابی شیبہ میں ہے **عَنْ**  
**أَبِي كَالْبِیْہِ أَنَّهُ سَمِعَ أَحَدَ قَدْحِ الْعَقِیْقَةِ وَكَانَ یَاْمُرُ مُمْ أَنْ تَذْخُلُوا جَنَّتِ وَأَحْجَجَ** کہ ایضا  
 عن ابن عباس **سَمِعَ أَحَدَ قَدْحِ الْعَقِیْقَةِ** کہ **أَنْ یَتَنَامَ أَحَدُ الْیَامِ وَفِي ثَلَاثَةِ** اور میں اس کے  
 یہ ہیں کہ کہ وہ ہر یام میں میں ہوا منی کے اور کہ رات کو رہنا اور امام شافعی کے نزدیک واجب ہے **یوف** اور جب کسی کے کہ کو  
 اور ترے منتخب میں **یوف** اس واسطے کہ اور ترے آو میں ہر دار سے محمد رسول اللہ صلی علیہ وسلم وہی ہے صحیح میں  
**صلی** پھر طواف کے طواف صدہ کسات پھر کے بغیر بل وری کے اور طواف واجب ہو کر بل وری کے **یوف** اس واسطے کہ  
 روایتی ترمذی نے کفرمایا حضرت صلی علیہ وسلم نے جو شخص حج کرے خانہ کعبہ کا تو آخر کام اسکا خانہ کعبہ کے طواف ہو  
 کو خانہ کعبہ میں اور شہادت می اوٹو اس کے کہ میں کہ ترمذی نے یہ حدیث صحیح ہے اور صحیح میں میں ہر عباس سے کہ کہ  
 صلی علیہ وسلم نے حکم کیا اسکا اور اس سے جو باسکات پوتا ہی اور جو لوگ کے کہ اپنے شاعر میں اور یہ طواف واجب نہیں

یہ حدیث صحیح ہے اور اس کا سند ہے کہ مندرجہ میں یہ حدیث حسن ہے لکن شیخ ابن الدماہم نے فی صغیر فروع حدیث میں اور ضروری ہے پھر نماز ظہر کا کسی جہاں بھی مسجد عام میں بہتر ہو جو کثرت ثواب اور عامین اور باقی سبب حدیث میں آنحضرت صلی علیہ وسلم سے قول میں صد اور جائز ہے کسی اگر اسوار ہو کے اور عری جو اولی کی جو مسجد خیف کے پائش اور جو باطلوی کی جو اس کے بعد یہ غیر سواری کے کہ اگر افضل ہے اور جو عقیقہ کی سواری ہو کے افضل ہے یوف اور وہی ہے حضرت امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ سے نقل ہے کہ اگر ایہ ہمہ تراجم کے کہ داخل ہوا میں ابو یوسف کے پاس اوس بیان میں کہ انتقال کیا انھوں نے اوس میں کہ عول دین انھیں اپنی اور کہا جس کے کہی کرنا سواری ہو کے افضل ہے یا سیدل کرنا افضل ہے یہ کو کہ اپنے پیدل کہنا خطا کی تو نے سو کہ اپنے سواری ہو کے کہنا خطا کی تو نے اور کہا کہ جو رہی کہ اس کے بعد شہرنا اور شیخ اور سیدل اور دعا لازم ہے وہ پیدل افضل ہے اور جو ایسی نہیں اور میں جو اس کے افضل ہے اور بیان کی وجہ اس کی تو میں جلا ان کے پاس سے یہاں کہ مذہب چاہتا تھا کہ کے روا نے کہ کہ ان کے انتقال کی سنی سولہ کی کیا اپنے ان کے خط و یاد سے کہ جو وقت بھی اچھا صلا کی حضور صلی اور اگر اسباب یا بنا کے میں بھیج دیا اور اقامت کی میں میں اسطری کے کہ وہ یوف اس واسطے کہ روایت ابن ابی شیبہ سے مَنْ قَامَ ثَلَاثَةَ فَلَكَ النَّجْوَى فَكَانَ حَجًّا لَهٗ یعنی جو شخص تیس بار اسباب اپنے کو قبل کوچ کے سو نہیں حج اور اسکا وعارہ کہ انھوں نے کہ فرمایا حضرت عمر نے مَنْ قَامَ ثَلَاثَةَ فَلَكَ حَجٌّ لکھا کہ اور میں میں جب اس تو چاہیہ کہ رات کو بھی اوسی جگہ پر اور کہ وہ کہ رات کو بھی کی اور کہ ہر روز اس واسطے کہ صنف ابن ابی شیبہ میں ہے عَنْ أَبِی كَالْبِیْہِ أَنَّهُ سَمِعَ أَحَدَ قَدْحِ الْعَقِیْقَةِ وَكَانَ یَاْمُرُ مُمْ أَنْ تَذْخُلُوا جَنَّتِ وَأَحْجَجَ کہ ایضا عن ابن عباس سَمِعَ أَحَدَ قَدْحِ الْعَقِیْقَةِ کہ أَنْ یَتَنَامَ أَحَدُ الْیَامِ وَفِي ثَلَاثَةِ اور میں اس کے یہ ہیں کہ کہ وہ ہر یام میں میں ہوا منی کے اور کہ رات کو رہنا اور امام شافعی کے نزدیک واجب ہے یوف اور جب کسی کے کہ کو اور ترے منتخب میں یوف اس واسطے کہ اور ترے آو میں ہر دار سے محمد رسول اللہ صلی علیہ وسلم وہی ہے صحیح میں صلی پھر طواف کے طواف صدہ کسات پھر کے بغیر بل وری کے اور طواف واجب ہو کر بل وری کے یوف اس واسطے کہ روایتی ترمذی نے کفرمایا حضرت صلی علیہ وسلم نے جو شخص حج کرے خانہ کعبہ کا تو آخر کام اسکا خانہ کعبہ کے طواف ہو کو خانہ کعبہ میں اور شہادت می اوٹو اس کے کہ میں کہ ترمذی نے یہ حدیث صحیح ہے اور صحیح میں میں ہر عباس سے کہ کہ صلی علیہ وسلم نے حکم کیا اسکا اور اس سے جو باسکات پوتا ہی اور جو لوگ کے کہ اپنے شاعر میں اور یہ طواف واجب نہیں

اسماء  
ف  
سیدہ  
روایت  
اور  
یار  
واظفا  
صحیح  
شہر  
وکتبی  
الکمال  
اور  
اوس  
اس  
اور  
دران  
عکہ  
طول  
بانی  
اور  
روایت  
وصا  
کعبہ  
کہ  
وہ  
دو







ماورجہا باندہ کھڑا  
سواستے مقرر کیا  
لیوہو سلم نے  
ل میں ایں اس  
نہی عت  
عاقبول ہوئی  
او سکوا اندر  
برکے اوچا کعبہ  
ضمین اوچا  
لے اور بیان ہو  
لے اور اس کے  
ن کی عرفین  
م وقت قوت کا  
ن میں رات کو  
ور لازم ہو  
روایت کی تھی  
او کے رفیع  
ے اور بھی کرے  
ایمون میں مثل  
کے اڈا ایلو  
بے بکاف کے  
سے جدا رکھا  
نصہ ہو تو کاب  
رست میں سب  
نوسا قہو کاب  
سے بھی احرام  
ن یاد ہوگا

یا اے کسی درخت کی مانند ہونے کا کہ معلوم ہو کہ یہ بدہی ہو یعنی کہ میں جانی ہوا اور اسکو تقلید نہ کہتے ہیں **صل** اس  
ظہور پانڈ کی تھی یا بدلتے تھا کاکا احرام میں یا مانند اس کے مثل قرآن چونکہ سبب تہاتیت کے جو اگلے سال میں اوس واقع ہوئی  
**ف** یعنی یہ قرآنی یا بدلتے تھا کاکا کہ اسے احرام میں کیا تھا کیونکہ احرام میں شکار کرنا حرام ہوا اگر کرے تو بار بار اس کے  
دوسرا جانور قربانی کرے اور جنایات کا بیان لگے اور **بکاص** اور وہ ارادہ کرنا ہی حج کا یا قربانی سے حج ہوا اس کے وقوع کا  
ارادہ رکھنا ہی تو حج ہوا اس وقت اوس قربانی کے مکتبہ کا سودہ محمد یعنی احرام سے ہو گیا میسا لیا کہنے سے حج ہو گیا  
**ف** اسواستے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قلد بک نہ قلد احکم یعنی جسے تقلید کی بدی  
سودہ محمد ہو گیا اور یہ حدیث پہلے میں ہی اور ذر فوع نہیں باقی تھی ناہ وایت کیا اسکو ابن ابی شیبہ نے نصف میں اربع باب  
اور ابن عباس نے اس کا قول اور محاکا اسعید بن جریس سے کہ دیکھا انھوں نے ایک شخص کو تقلید کی تھی ہاؤسنے بدی کو اسکو انھوں نے کہ  
اس شخص نے احرام باندھا اور وارد ہوا اسٹل اس کے حدیث شریف میں نکالا اور سکوع بالزراق نے اور روایت کی ہزارے سنہ میں  
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شخص کو اوپر لائی نے قیس بن محمد انھوں نے بھی اعلیہ وسلم کھلے اور اگر اشعار کا یہی اہل  
سے اونٹنی کو تارین بن علی بن مہدی پر ہوا معلوم ہو کہ یہ ہی ہو یا اسکی پیٹھ جھولے گا یا تقلید کی گری کی محمد ہوگا **ف** اور  
اشعار کرنا ہمارے نزدیک مکروہ ہے اور صاحبین کو لاہ شافعی کے نزدیک راجح ہے اور اشعار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وارد ہو  
اور کچھ ایسے نہیں اس میں اور جو اقلیٰ سے اس واسطے محمد نہیں ہوگا کہ وہ اس واسطے حفاظت کرے کہ انھیں غیب ہوئی تو حج کے  
افعال میں نہ ہوگا کاشکار نہیں **ف** اور اگر بدی تھی تو محمد ہوگا جب تک کہ خود اسٹل لیا ہے اور اگر ساتھ نہ ہو جائے کہ بکاف ہوگا  
بیحدیہم ہوگا اور جب نماز ہو گیا محمد ہو گیا **ف** کہ حضرت ایش رضی اللہ عنہما کہ کرتی تھی یہ اس واسطے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کے قائل ہو تھے تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اور طلال اتی تھی اور یہ وہی بہت حدیثیں صحیح ہیں وایت کیا اسکو بخاری نے  
**صل** اور بدیوں اور طلال اور گائے کو کہتے ہیں **ف** اور امام شافعی کے نزدیک بدی فقط اونٹن کو کہتے ہیں بلکہ نہ تو کلاں  
بیل بھی چھینا دیوں درست ہیں اور شافعی کے نزدیک اسواستے کہ درست نہیں اور لیلین او کی فتنہ القدر میں مذکور ہیں

باب قرآن اور تمتع کے بیان میں

قرآن نہیں تو حج مفرد اور تمتع سے **ف** جانا چاہیے کہ چھ روز کا بیان لوگ نہ کیا اور حج مفرد اسکو کہتے ہیں کہ تمنا کرنا حج کا اس طرح  
کہ کوئل میں عرفہ کو کہے یا بعد لایم حج قبلیٰ والے کرے اور تمتع اسکو کہتے ہیں کہ احرام باندھ کر عرفے کے افعال انجام دے  
میں میں اور قبل طہ جہنم کے کہ بعد فارغ ہونے کے عرفے سے احرام کھولے یا نیز احرام کھولے حج بھی ادا کرنا لیکن اگر قربانی نہ  
لیوہو تو اسکو حج سے پہلے حلال ہو جائے نہیں اور تمتع نام اسکا اسواستے کہ تمتع فائدہ تھا اسکا تاویذ چونکہ خون میں  
احرام میں بھیج میں مرد میان احرام عرفہ اور حج کے خلاف قرآن کر فوالے کہ نہ کہ وہ اگر بعد عرفے کو کوئی جنایت کرے یا کفر یا زانی  
ادبی **صل** اور قرآن کو کہتے ہیں کہ لایم کہ تمنا سے حج اور عرفے کے ایک یا زنی سے **ف** اور قرآن افضل ہے تمتع سے اور  
افراد سے بے نزدیک اور تمتع افضل ہے قرآن سے کہ نہ کہ روایت کی طرانی کے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کاکہ حج کی کھانسی  
حج کو عرفہ و ایشی اللہ کی بدی کرنا اور ابن ابی سائبہ لیا کہ اس واسطے حج اور عرفے کے ایک یا زنی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم



بعد نماز کے  
وہ بھی کہتے ہیں  
کہ اسے واسطے  
زیر اس کا روئے  
ہم حج کے لیے  
بہانے نزدیک  
افعی کے نزدیک  
ماں و جبین میں  
بلو علیہ وسلم  
بہنے باپ کے  
بالا کی حضرت علی  
غ ایسا ہی ہونا  
کے ایسا ہی کر  
چہرے کی اسکو  
امصو  
فقط  
یعنی بطوری  
معا بعد کے  
رو و بارسی کر  
عیش بیان کی  
بی و دو گنا کر  
ما و کافر کیا  
ایسی المصنوع  
نا کی حضرت علی  
اتھرو کے اور  
نہا ہوا کی  
المصنوع سے

پس تم اس کا سہلے اولیٰ ہوا و ثابت ہوئی یہ حدیث عثمان بن عفان سے آگیا اور کوفی نے فخر بن ابی ازی سے انھوں نے علیہ  
برہ او سے انھوں نے سب سے انھوں نے حدیث میں ہر طرف انھوں نے عثمان بن عفان سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کیے دو طواف اور  
سہ کی دو بار اور چھپتی ہی کہ کما کوفی نے شہرہ اور ذکر کیا اسکو اب جہان کما بالثقات میں ہوا اس کے کہ کوفی نے اس میں  
اوپر طرف وہی کی نسبت کی ہی اور کما کصواب یہ کہ انھوں نے علی علیہ وسلم نے قرآن کیا ماسا حج اور عرس کے کوئی کوئی  
اوس میں سہی او طواف کا اور اصل یہ کہ ذکر سہی او طواف کا زیادت ہی اور زیادت ثقت سے مقبول ہی علاوہ اسکے مروی ہے  
یہ ابن مسعود اور حضرت علیؓ کہ ابن ابی شیبہ ثقات ہند سے منقول ہے اذان عن الحکم بن عیسیٰ زیادت ہر مالک  
ان علیہ وآلہن مسعودی کا کہ فی القرآن یطوف طوافین و لیستی سہین فہی لا کما یروى القضاة عن  
وعلیہ وآلہن مسعودی عن ابن مسعود عن علیؓ فی اللہ عہم فان عارض ما ذکرہ اللہ فیہ وہ و ما ذکرہ  
روایہ عنہم و ما ذکرہ کان فو لہ و رآہ فیہ و ما ذکرہ مع ما ذکرہ فیہ و ما ذکرہ مع ما ذکرہ  
استقر فی الشریعہ عن عبد اللہ بن ابی ابراہیم ائمہ یعملون ان کان کل منہما هذا ما قال الشیخ ابی امام  
فی حاشیہ الہدایۃ اور قرآنی اسے قرآن میں بعد کی کہ دن کے اور اگر ماہ پر تو قرآنی سے تیرے ہرے کے کہ انھوں نے  
اور کھانے کے دن یعنی ساتویں تاریخ سے روزہ کھنا شروع کرے اور سات روزہ حج کے کھنے جہان کا یعنی عبد اللہ بن مسعود  
کہ انھوں میں روزہ کھنا طہرہ و قرآنی یا مری ہو یا کھ ہو یا اونٹ ہو یا اسوان جھگے یا اونٹ کا ہو و اس واسطے کہ فرمایا  
اللہ تعالیٰ فی فہم متبع را لعمری کہ الی الحج فمما استنبضت من الہدیٰ یعنی جو شخص تیرے سے نواہد و لاف ہی ہی او  
تمت ہی مثل قرآن کے اور روزہ کھنا بھی قرآن ثابت ہیں فرمایا اللہ تعالیٰ فی فہم متبع را لعمری کہ الی الحج فمما استنبضت من الہدیٰ  
را خدا جہاں طواف عشر گنا کہ لاف یعنی جو شخص نیک قرآنی کو تو اوپر لائے ہیں تین روزہ حج میں اور سات تیرے مان کوئے  
یہ دس روزہ و کھو رکھیں تو اگر تین روزہ تقریبی قرآنی ف یعنی ہر قرآنی کرنا ضروری اور امام شافعی کے نزدیک  
ہجرت کے یہ روزہ رکھنے اور قرآنی واجب نہیں اور امام مالک کے نزدیک لاف یعنی نوں میں روزہ رکھنے اور نبیل ہاری یہ کہ جب سفر  
کے دن تک روزہ رکھنے تو چار دن کا روزہ رکھنا تو حرام ہوا و جب چار دن گذر گئے تو اب جو روزہ رکھنا تو حرام ہے نہ کہ اگر اقل  
نے فرمایا فمما استنبضت من الہدیٰ فی الحج یعنی سو گنا میں کہ جس چاہیں ص اور فاران اگر کہ میں گیا بلکہ پہلے ہی  
وقوف کیا عرفات میں ماطل ہوا عہد و سکا اور واجب ہوئی اوپر قرآنی عمر کے ترک سے اور سابقہ طور ہی قرآنی قرآن کی اور  
واجب ہی قضاء عمر کے ف یعنی عمر کے ترک کیا او سے نہ کہ طواف کیا اور کھو ا لاف احرام بھروسے کو واجب ہوئی  
اوپر قرآنی اور قرآنی قرآن کی واجب ہوئی کیونکہ قرآن اوس جگہ پایا نہیں گیا ص اور تیسرے ہجرت سے سفر سے  
کتنے میں حج و زیارت و عبادتوں کے مثل قرآن ص اور تیسرے ہجرت سے سفر سے حج کے لیے بیقات سے حج کے  
میں جن میں او طواف کرے اور سہی کرے اور طواف کرے یا سفر کرے اور عتق کرے لیکہ کو اول طواف میں عمر کے پھر  
احرام باندھنے کا دن تو یہ کہ کوئلے کے مثل ہی اور حج کے سفر کے ماننے جیسے لگد راف اور ایسا ہی کیا تھا  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف اور قصر کا امام مالک کے نزدیک نہیں ہی اور دلیل ہماری یہ کہ روایت کی معاویہ نے

بہارِ قرآن



کہ قصہ کا صحیحہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور یہ عرس میں تھا واللہ اعلم کہ اولاد میں من و قوف کرے اس واسطے  
 کہ روایت کی ترمذی نے ابن عباس سے کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بارہ مہینے لیک سے عرس میں جب بوسہ دیتے تھے جو ہو کر  
 اور کما مہینہ کی حدیث صحیحہ اور روایت کیا کہ اس کو ابوہ و اود نے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لیک سے عرس کو کہ وہ لا لیسہ  
 جملہ سو کہ اور یہ حدیث میں امام مالک پر کہ نزدیک اس کے لیک کہ وقت دیکھنے خانہ کعبہ کے موقوف کرے ص گزرتی ہو کہ  
 بل کرے طواف زیارت میں اور عرس کے بعد اس کے اور اگر متعین قبل مانے بی کے بعد احرام کے طواف کیا اور بی کے قوافل  
 زیارت میں بل کرے اور نہ ہی کرے بعد اس کے اس واسطے کہ وہ ایک بار دونوں کو کرچا اور اوپر لازم ہی کرچا کر اور نہ کافی ہو و گی  
 اس کو قافی نہ کرے اور اگر عاجز ہو اس روز کے مانند قرآن اور یہ تین روز کو گھنا جائز میں بعد احرام کے قبل احرام کے اور تاہر  
 انکی سبب یہ یعنی تین روز کو گھنے کے تین حج میں کو قوافل میں سے دو کو قوافل کو بعد احرام کے حج کے مہینوں میں کھانا اور کھانا  
 اور فہم اس پر کہ تاہر کہ اس طرح پر کہ تین روز کو در پی لکھے اور اخیر روز عرس کے دن چلے اور اگر متعین قرآن کو یا نہ لکھنا چاہتا  
 اور فیہم اس پر احرام باندھنا اور اپنی ہر کسی کو چھو سے ہر کسی کو یا نہ لکھنا افضل ہو اس کو لگے بل کے کھینچنے سے اور اس کو  
 قود کہتے ہیں **ف** اس واسطے کہ بی علی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھا وہ کھلے میں اور ہر ایک کی ہاتھ جاتی تھیں لگے ان کے  
 گرجے ہر کسی ہر کسی خیل تو خود کرے **ص** اور تعلیم کے بعد نہ کی اور یہ اولی پر تحلیل سے **ف** تعلیم کے معنی بیان کیے یعنی  
 اونٹ لگے کہ گھیر چن تو قرآن وغیرہ والے اس واسطے کہ تحلیل ہونے کو کہتے ہیں اور یہی جائز پر لیک افضل تحلیل سے ہوا  
 کہ حدیث میں نقل ہے اردو چھو گیا اور قرآن شریف میں ہو کہ **الْحَدَّثِي وَكَالْقُلُوبِ** **ص** اور تحلیل سے محرم نہیں ہوتا  
 جب تک کہ لیک نہ لکھا اور تعلیم سے ہوا جائز اور اگر وہ ہر شاعر نے بی چر دیا کو مان اوٹ کا بائیں طرف سے اور اگر کرے تو بائیں طرف  
 سے اس واسطے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نیز مارا اس کی بائیں طرف میں قصہ اور دہنی طرف میں اتفاقاً اور امام ابوحنیفہ  
 رحمۃ اللہ علیہ نے کہ وہ کھانا اس کو لیک نہ لکھا یہی مسئلہ کے **ف** اور مسئلہ کے معنی تکلیف نہ بنا اور منع کیا اس سے آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث میں بیان میں کہ نہیں کھڑے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطے میں کہ نہیں کیا چھو مسئلہ سے اور مسئلہ  
 حرام ہو مہینہ چھو قاتل واجب ہو تو یوں کہ کو قوافل میں **ص** اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اس واسطے کیا تھا کہ  
 مسئلہ کہ عرس کرتے تھے ہر ایک سے کہ چاہا شاعر کرتے تھے باز رہتے تھے اوس اور بعضوں نے کہا کہ وہ رکھا امام ابوحنیفہ نے  
 اشعار کو اپنے زمانے کے لوگوں کے واسطے کہ وہ اس میں ہما لہ کرتے تھے ہر مان کہ کہ خوف ہوتا اوس سیرت زخم کا اور بعضوں  
 کہ باہر اختیار کرنا اس کے تعلیم پر کہ وہ ہر **ف** اور امام شافعی کے نزدیک سنت ہو اور صاحبین کے نزدیک عجب ہو روایت  
 جامع ترمذی میں کہ بیٹھتے تھے کہ ہر ایک کی اچھو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ شاعر آتے آتے اور کہ  
 ابوحنیفہ کہتے ہیں کہ شاعر شاعر کو کہا ایک شخص نے ہر کسی سے ہر کسی کو کہ شاعر شاعر کو نہایت غصے ہو کہ جسے خدا علیہ وسلم کہہ کر  
 جسے حدیث بیان کرنا ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تو بیان کرنا ہر ایک کے قلیل قوافل کا لائی ہو کہ نہ کیا اس کو تو شاعر شاعر  
 جب تک کہ باز نہ کرے قوافل سے ابھی اور یہ غصے ہو کہ بیٹھتے تھے کہ شاعر شاعر صلی اللہ علیہ وسلم کو نہایت غصے ہو کہ جسے خدا علیہ وسلم کہہ کر  
 کوئی کسی عرس کا قوافل لکھنا اس کے ہاں سے تو لائی تندیہ کے ہر واسطے کہ عرس کا نہ لکھا ہو علی غر قوافل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر

باب احرام کی کیا  
 اور ہر ایک سے ہر ایک  
 وہ ہر ایک سے ہر ایک  
 یہاں سے ہر ایک  
 یہاں سے ہر ایک







































الف ۲۰

ما شاء الله لا قوة الا بالله

بفضلہ تعالیٰ اردو میں تصحیح اغلاط و غلطیاں مترجم

۱۲۰۳  
شعب الثانی

جلد دوم ترجمہ اردو میں شرح و تفسیر



مطبع نظامی واقع کانپور میں جیٹری ہوکر چھپی

۱۲۸۹ھ ہجری

کتابخانه

القلم

ایک قسم

مقرون

عبدالرحمن

اور صاحب

خان

پاکستان

کتابخانہ

دہلی

کتابخانہ

رحم

مالی

کتابخانہ

کتابخانہ

کتابخانہ

کتابخانہ

کتابخانہ

کتابخانہ

کتابخانہ

کتابخانہ

کتابخانہ

کتابخانہ

کتابخانہ

کتابخانہ

کتابخانہ

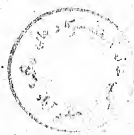
کتابخانہ

کتابخانہ

کتابخانہ







حَاشَا لِلَّهِ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ

كتاب الشكا

اس کا ایک عقیدہ یہ کہ بنایا گیا ہو واسطے حلال ہوئے اور اس نفع کے جوہر کو عورت سے حاصل ہونا چاہیو اس کا عقد  
 ہونا ہی چاہیو قبول سے کہ دونوں راضی کہ کھینچنے سے ہوں جیسے نکاح کر دیا جائے اور نکاح کیا جائے یا ایک راضی کہ صفینہ سے  
 اور دوسرا مستقبل اپنی امر کے صفینہ سے جیسے نکاح کرنے میں اور دوسرے نے کہا نکاح کر دیا جائے اور اگرچہ وہ دونوں اسے  
 سستی کو جانیں اور اگرچہ میں کہ ایک کچھ میرے ماتھے اس شکر کو کہ دوسرے نے چھپائے تو جائز نہ ہوگی یہاں تک کہ یہ  
 مستثنیٰ کے خلاف ہیں **ف** اور جو اس کی شرح عربی میں گورہی **ص** اگر عورت سے کہا کہ تھے فلاں کو جو  
 میں اپنے تئیں جیسا کہ عورت نے کہ دیا اور دوسرے نے کہا کہ قبول کیا نکاح جائز ہو جائیگا اور یہ طرح بیچ میں اگر  
 بالغ سے کہا جائے تو نہ سکا اور نہ بیچا پھر مستثنیٰ کے کہ خرید کر بیچ ہو جائیگا اور اگر مرد عورت نے کہا کہ یہ جو روضہ  
 میں ہمارا ہوں کہ سامنے کو نکاح جائز ہو گا اور نکاح درست ہو جائیگا یہاں تک کہ لفظ نکاح اور زوج اور بہو و تملیک و صدقہ  
 بیع اور شرا کے **ف** نکاح و زوج کی صورت اور یہاں ہو چکی اور یہ بیع میں سطح پر کہیں کہ بہو کیا جائے تملیک اور تملیک  
 میں مال کیا جائے تجکو اور صدقہ میں صدقہ کیا جائے اپنے تئیں خریدار اور بیع اور شرا میں بیچ جائے یا خرید جائے تجکو خواہ لفظ  
 جوہر کی طرف سے ہوں یا خانہ و تملیک کی طرف سے یا دونوں کی طرف سے **ص** نہ اس کا لفظ اچھا اور اچھا نہ اس کے  
**ف** اپنی اگر کسی نے کہا کہ اجارہ دیا جائے تجکو یا عمارت یا تو بیع جائز ہو گا اور اسی طرح وصیت میں حاصل یہ ہو کہ  
 جو الفاظ اور بیعت چیز کے مالک کر دینے کے لیے بنائے گئے ہیں مثل بیع اور بہو و غیرہ کے کو نفع درست ہو گا اور اجارہ  
 اور وصیت سے درست ہو گا کہ اجارہ واسطے مالک کر دینے کے نہیں بنا لکھ نفع کے مالک کر دینے کے لیے اور وہ  
 و بیعت چیز کی ملکیت کے لیے نہیں ہو لکھ بیعت کے مالک کر دینے کو بھی چاہیو اور امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک

فخاض الزمان  
وحيد الزمان  
اور بیک کلبہ ہے  
دوست ہر دوستانے  
غزلت کی تیر  
مجموعۂ نقشبندیہ  
کلمے مون  
کہ جسے ملکے  
نور و نور اللہ



یعنی اگر خاوند کے بیٹوں کے سلسلے تک پہنچا اور خاوند نے دعویٰ کیا تو شہادت اس کے بیٹوں کی قبول ہوگی اور اگر دعویٰ کرے تو شہادت خاوند کے بیٹوں کی اس کے واسطے قبول ہو جائیگی اور اگر بیوی کے بیٹوں کے سلسلے تک پہنچا تو صورت دعویٰ کرے بیوی کے شہادت اور دعویٰ قبول ہوگی اور صورت دعویٰ کرنے خاوند کے شہادت اور دعویٰ قبول ہوگی تو اس کے چار صورت ہیں گنہیں **ص** اگر مسلمان نکاح کرے ایک عریضہ عورت سے اور دو ذمیوں کو گواہ کرے نکاح صحیح ہو جائیگا لیکن اگر مسلمان نکاح کرے نکاح کا تو اوہی ذمیوں کی گواہی سے نکاح ثابت ہوگا اس واسطے کہ گواہی کا فرق مسلمان بقبول نہیں اور اگر مسلمان دعویٰ کرے نکاح کا تو گواہی اور دعویٰ قبول ہو جائیگی اس واسطے کہ گواہی کی کی واسطے نفس مسلمان کے قبول ہوتا ہے اور اس واسطے کہ اس صورت میں گواہی بیوی کی اور بیوی کے ہو جائیگی اور توثیق ہوتی ہے **ص** اگر کسی شخص نے دوسرے کو حکم کیا کہ میری بیوی یا بالغ کو کسی سے منکوح کرے سو اس سے نکاح کیا اور اس کی گواہی کا ایک شخص کے سلسلے تو اگر اس کا باپ بھی حاضر ہو تو نکاح جائز ہوگا **ف** اس واسطے کہ اس صورت میں باپ حاضر ہو گیا اور وکیل اور وہ ایک شخص دونوں ہلکے گواہ ہو جائیں گے **ص** اور اگر باپ حاضر نہیں جائز نہ ہوگا **ف** اس واسطے کہ اس صورت میں فقط وہ ایک ہی شخص گواہ ہو گیا اور ایک شخص کی گواہی سے نکاح جائز نہیں **ص** اسی طرح اگر باپ اپنی بالغہ لڑکی کا نکاح کرے ایک شخص کے سلسلے اگر وہ لڑکی حاضر ہو تو نکاح جائز ہو جائیگا **ف** کیونکہ اس صورت میں نہ بالغہ قاعدہ ہو جائیگی اور باپ وہ شخص ملے گا گواہ ہو جائیگا اور امام شافعی کے نزدیک اس صورت میں نکاح درست ہوگا کیونکہ بالغہ کا بھی نکاح بیوی کے گواہ کے ساتھ جائز نہیں **ص** اور اگر وہ لڑکی حاضر نہیں ہو تو نکاح جائز نہ ہوگا **ف** اس واسطے کہ اس صورت میں حاکم باپ ہو جائیگا اور فقط وہ ایک شخص گواہ رہے گا اور ایک شخص کی شہادت سے نکاح جائز نہیں

### فصل بیان میں اور عورتوں کے جن سے نکاح حرام ہے

اور انہی عورتوں کے متعلق ہر حرام میں دو اصل ہیں **ف** یعنی ماں اور دادی اور نانی اور بیوی اور نانی اسی طرح جہان تک سلسلہ جاوے کیونکہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے حُرْمَتٌ عَلَيْكُمْ اُمَّهَاتُكُمْ وَبناتُكُمْ یعنی حرام کی گنہیں تمہارے اور بائیں تمہاری اور بیٹیاں تمہاری اور بیوی بھی بیوی اور اسی طرح نواسی یعنی بیوی کی بیوی اور نانی یعنی ماں کی ماں اور دادی بھی ماں کی سوا اس کے کہ اگر کتے بہن یا نعت میں ہل کر اور نانی اور دادی بھی اصل میں ہوتے اور نواسی کی بابت اگر کئی حرمت پر داخل ہو جائے اور اجماع و حجت قاطعہ **ص** اور نفع و اسکی **ف** یعنی بیوی اور بیوی کے چلی جاوین بے نہایت وکیل اسکی اور پرگزری **ص** اور حرام میں دو چیزیں ایک اور بھانجی اور بھتیجی اور بھتیجی اور خالہ **ف** اس واسطے کہ قرآن شریف میں انکی حرمت مخصوص ہے **وَمَا يٰۤاٰدَمِيَّةُ سَلٰمٌ عَلَيْكُم مَّوَدَّاهُ بَيْنَكُمْ وَاُولٰٓئِكَ لَا حَاجَ لَكُمْ اِلَيْهِمْ وَبَيْنَكُمْ وَاُولٰٓئِكَ لَا حَاجَ لَكُمْ اِلَيْهِمْ** یعنی حرام نہیں ہے نہ بھتیجی اور بھتیجی اور خالہ **ص** اور بھتیجی اور بھتیجی اور خالہ **ص** اور اگر کسی شخص کی بیوی سے نکاح کر لیا اور اسکی بیوی سے رست ہو کر

















اصدا العاقرین ملوک کی دوسرے کا اولاد کویت سنانی ہو ا لکیت کی قرابت دونوں میں مشترک نہونگے **ص** اور زمین جائیداد  
 کھج محو سیتے اور جو عورت یون کی پیش کرتی ہو **ف** اور وجہ اسکی اوپر گذری **ص** اور نہ پانچویں عورت  
 سے چھ عورت کی حد میں **ف** یعنی ایک شخص کی چار عورتیں ہیں اور اسے ایک کو زمین سے طلاق دیا  
 تو جب تک نہ عدت میں ہو کھج پانچویں عورت سے جائیداد میں **ص** اور یہ حکم واسطے آزاد مرد کے ہر اور غلام  
 کو واسطے تیسری عورت جائیداد میں نہ دوسری عورت کی حدت میں اور زمین جائیداد میں کھج کو نوٹھی سے باوصفہ نہ ہونے  
 شرط کے کھج میں **ف** اور اول اسکی اوپر گذری **ص** یا عورت کی حدت میں **ف** صورت سکی یہ ہو کہ ایک  
 شخص کھج میں ایک آزاد عورت تھی اور اسنے اسکو طلاق یا تو جب تک نہ عدت میں ہو کھج کو نوٹھی سے جائیداد میں  
 اور حرم سے جائیداد میں **ص** اور زمین جائیداد میں اس عورت حاملہ سے جو تنہا ہو کے لگی ہو اور اس حاملہ سے کہ  
 اسکا نسب ثابت ہو **ف** یعنی یہ معلوم ہو کہ فلا نے شخص کا حمل **ص** اگرچہ وہ حاملہ اولد ہو اپنے مالک کی اور اگر  
 حاملہ ہوئی ہو کہ او را بطل ہو کھج کا یعنی اس طرح کہ کہے کہ تھرا ہوں میں تجھے اس طرح چاہی مدت پر اتنے مال پر  
**ف** اتفاق کیا ایسا راہ اور علماے اصحاب نے معلوم ہونے متعبر اور حجت اسکی حرمت بقول اللہ تعالیٰ کا یہی  
 وَالَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهَوْنَ لَا يُكَفِّرُونَ عَنْهُمْ اَوْ مَا كَانُوا عَلَيْهِمْ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ  
 فَمَنْ اَتَىٰ مِنْكُمْ مِنْ اُولٰٓئِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعَادُونَ یعنی سخت بات بائی اور یہ علمائوں نے فرمایا ہر جو عورت کے  
 حافظہ میں گراہی ہو یوں پر اولاد نہیں پس تحقیق کہ وہ نہیں ملاست کیسے گئے ہیں کھج شخص تھرا کرے سوا اسکے  
 پیش ہی ہو کہ زمین باقی کرے فلا نے اس واسطے کہ جمع رست متعبر کیا ہوا و سکون و جہ زمین کہتے ہیں اور اسی سبب سے  
 جو لوگ قائلین تھے ہیں انکے نزدیک بھی عورت مرد میں رشتہ نہیں ہر خلاف زوجہ کے روایت کی مسلم نے فریج میں ہر  
 ہجوع میں چھین سے تحقیق کر اویںکے آپ نے حدیث بیان کی اویںکے تھے وہ ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سفر و ملا  
 آپ نے ای کو کو اذان یا تھا سینے تلخو متعبر کا حو رتوں سے اور اب اندے نے حرام کیا اسکو دن قیامت تک کسویں  
 شخص کی ایسی عورت ہو تو چھوڑے اسکو اور نہ لیبے اویںکے جو دیا ہو اسکو اور روایت کیا اسکو مسلم نے  
 دوسرے طریق سے اور بھی روایت کی کہ ان باجھے بایسا کھج حضرت قحط سے کہ انھوں نے خطبہ پڑھا سو کہا کہ تحقیق کہ  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اذان یا متعبر کا تین بار چھو ام کیا اسکو اگر کوئی متعبر کیا اور وہ محض ہو کہ البتہ  
 رحمہ کر دیکھا میں اسکو چھوئے سے اور ایک روایت میں کہ خطبہ پڑھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہ اسکا کیا حال ہو ان لوگوں کا  
 جو کھج کر نہ ہیں متعبر کا اور تحقیق کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے نہیں آو کھج میرے پاس کوئی  
 کھج کیا بود کھج اوستے متعبر کا اگرچہ کھج میں اسکو اور پوچھے گئے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سو کہ ام حرام ہو  
 کہ امی اسکو کھج پر غلام غلامی سے نہیں اوسکی علت کا امی انھوں نے کہ یہ یوں ہے رماہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ روایت  
 کی مسلم نے سلیمان کے سے کہما حضرت نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سال اول طائس کے تین بار چھوئے کیا  
 کہو متعبر سے اور روایت کی مسلم نے سہو ہجوع متعبر کا کہ امی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سال اول طائس کے تین بار چھوئے کیا

یہی جو ہر  
 حرم ہر  
 اسی حرم  
 بھلا ان میں  
 تھی ان کو قیادت  
 تو چاہی اور  
 چھین نہ کی  
 منہ سلم  
 اولاد  
 ایک نام و کھج  
 کھج اس کے  
 خود ادا کا  
 کہ یہ یوں ہے  
 منہ سلم

ن بیان  
 طبعی  
 قاضی  
 بے اثر  
 کھج  
 اور بھی  
 کھج  
 لم نے  
 ایت کو  
 تو فرمایا  
 یہ تھی  
 ہر نہ  
 ان تک  
 دو عورتوں  
 میں اس  
 عورتوں  
 کے زمانہ  
 ہر کے  
 ماویں  
 مال ان  
 اسکو  
 کھج اور  
 زمین  
 سے  
 یا تھے  
 ان کو  
 کھج  
 زمین







سودہ زانیہ پر اصرار کیا اور سکا دار یعنی سنے اور اسکی ہمسایہ میں سے کسی سے اس میں اپنی ہر گز کوئی بھی سے کچھ نہیں اچھا  
 کہا اور قاضی نے منکر کیا یہ ہر گز نہیں شافعی کے مذہب کی عقل اور حقیقت کے لئے ہر گز قبول اللہ تعالیٰ کے  
 حاشیہ شکر و تحسین کا یہ کہ کہ نسبت شافعی کے ہر گز اور حدیث بر عیاشی کے ذریعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 علیہ وسلم نے جو عورت سے جو وہ زیادہ مقدار سے اپنی ذات پر ولی اپنے سے اور کہ سے ان لیا جاوے گا  
 اور ان کو سکا سکوت ہی روایت کیا اور اسکو مسلم اور مالک اور ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی نے اور یہ حدیث نہایت  
 صحیح ہے اور حدیث ابی سلمہ بن جہاد حسن سے کہ کہ آئی ایک عورت توفت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کوئی تحقیق کہ میرے  
 باپ سے نکاح کیا میرا ایک شخص سے اور میں ناراض ہوں تو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے باپ کے نہیں نکاح  
 ہوا اس لئے تیرے باپ کا جس سے چاہے تو روایت کیا اسکو ابن ابی حزم نے اور یہ حدیث اگرچہ مرسل ہے لیکن جس حدیث  
 ہمارے تحت ہے اور حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے تحقیق کہ قتادہ داخل ہو نہیں اور پھر سکا کہ میرے باپ سے نکاح کیا میرا  
 اپنے تحت سے تاکہ میرے حسب و سکا اور میں ہر گز کہتی ہوں کہ میرا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 وسلم وغیرہ کی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ سوا باپ کے کوئی اور شخص اس سے نکاح کرے اور دیا اختیار قتادہ کو سوا کہ قتادہ نے  
 ای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت دی میں نے اسکی جو میرے باپ سے کیا اور نہیں مرادہ کیا میں نے مرادہ کہ گاہ کو ان میں سے نکاح  
 نہیں ہوا اور نہ کہ ان کے اختیار پر روایت کیا اور سکا نسائی نے اور وجہ استدلال کی اس حدیث سے ہے کہ حضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فسکت کیا قتادہ کے اس قول پر کہ یا ہوں کا کچھ اختیار نہیں ہے حدیث میں عارض ہیں جس حدیث حضرت عائشہ  
 کو جب یہ نہ لکھوئی اور حدیث کا نکاح کا جوبی کو تو یہ حدیث میں عارض ہیں جس حدیث میں عارض ہیں جس حدیث میں عارض ہیں جس حدیث میں عارض ہیں  
 اور وہ صحیح ہے اور اقویٰ ہے اور اسکو سند بخلاف ان احادیث کے جس سے شک کیا شافعی نے کہ وہ مستنبط نہیں ضعف سے  
 چسکا کہ بیان کیا ہے اسکو اور تاویل حدیث کا نکاح کا جوبی کی یہ کہ نہیں ہر گز بظور سنت کے بغیر ولی کے اور  
 حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ میں اور ہر اس نکاح کے جو تیرے کہنے کے ہو وے والدہ اعلیٰ زیادہ تفصیل کی کہ میں نے نہیں  
 صل جو عورت پر کہ اور نہ مال الغنہ ہی تھا و سپر ولی ہر گز سکتا ہے واسطے نکاح کے اتفاق اور اسپر اصل کیا  
 بن محمد بن حسن اور بکر الغنہ ہی کی اور میری نہیں ہوتی اور امام شافعی کے نزدیک باپ اور دادا کو جو ہر گز نہیں ہوتا  
 امام شافعی دلیل ملتا ہے کہ میں اوس سے جو روایت کی گئی حسن سے مرسل کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 چاہی کہ ان کی جاویں ہر عورت میں اپنے نفوس ان میں پس اگر انکار کریں تو جبیری کی جاویں ان میں اگر کیا اور سکا ابی حزم نے  
 اور حدیث میں سلفی از روئے متن اور سند کے لیکن از روئے متن کے سوا سوا سلفی کہ در میان ان میں اور چہر  
 تراضی ہے کہ سلفی میں ان میں لینے سے کچھ فائدہ نہیں اور لیکن از روئے سند کے سوا سوا سلفی کہ در میان ان میں اور چہر  
 عمل کہ میری کہ ان میں ان میں نے اچھا کیا حدیث میں نے اسکی طعن پر علاوہ اس کے حدیث میں مرسل امام شافعی کے نزدیک  
 مستوی نہیں اور دلیل میں حدیث میں عارض ہیں جس حدیث میں عارض ہیں جس حدیث میں عارض ہیں جس حدیث میں عارض ہیں جس حدیث میں عارض ہیں  
 اسے نکاح کر دیا اور سکا اور نہ مال الغنہ ہی تھا و سپر ولی ہر گز سکتا ہے واسطے نکاح کے اتفاق اور اسپر اصل کیا

یعنی جو عورت سے جو وہ زیادہ مقدار سے اپنی ذات پر ولی اپنے سے اور کہ سے ان لیا جاوے گا اور ان کو سکا سکوت ہی روایت کیا اور اسکو مسلم اور مالک اور ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی نے اور یہ حدیث نہایت صحیح ہے اور حدیث ابی سلمہ بن جہاد حسن سے کہ کہ آئی ایک عورت توفت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کوئی تحقیق کہ میرے باپ سے نکاح کیا میرا ایک شخص سے اور میں ناراض ہوں تو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے باپ کے نہیں نکاح ہوا اس لئے تیرے باپ کا جس سے چاہے تو روایت کیا اسکو ابن ابی حزم نے اور یہ حدیث اگرچہ مرسل ہے لیکن جس حدیث ہمارے تحت ہے اور حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے تحقیق کہ قتادہ داخل ہو نہیں اور پھر سکا کہ میرے باپ سے نکاح کیا میرا اپنے تحت سے تاکہ میرے حسب و سکا اور میں ہر گز کہتی ہوں کہ میرا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسلم وغیرہ کی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ سوا باپ کے کوئی اور شخص اس سے نکاح کرے اور دیا اختیار قتادہ کو سوا کہ قتادہ نے ای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت دی میں نے اسکی جو میرے باپ سے کیا اور نہیں مرادہ کیا میں نے مرادہ کہ گاہ کو ان میں سے نکاح نہیں ہوا اور نہ کہ ان کے اختیار پر روایت کیا اور سکا نسائی نے اور وجہ استدلال کی اس حدیث سے ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فسکت کیا قتادہ کے اس قول پر کہ یا ہوں کا کچھ اختیار نہیں ہے حدیث میں عارض ہیں جس حدیث حضرت عائشہ کو جب یہ نہ لکھوئی اور حدیث کا نکاح کا جوبی کو تو یہ حدیث میں عارض ہیں جس حدیث میں عارض ہیں جس حدیث میں عارض ہیں جس حدیث میں عارض ہیں اور وہ صحیح ہے اور اقویٰ ہے اور اسکو سند بخلاف ان احادیث کے جس سے شک کیا شافعی نے کہ وہ مستنبط نہیں ضعف سے چسکا کہ بیان کیا ہے اسکو اور تاویل حدیث کا نکاح کا جوبی کی یہ کہ نہیں ہر گز بظور سنت کے بغیر ولی کے اور حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ میں اور ہر اس نکاح کے جو تیرے کہنے کے ہو وے والدہ اعلیٰ زیادہ تفصیل کی کہ میں نے نہیں صل جو عورت پر کہ اور نہ مال الغنہ ہی تھا و سپر ولی ہر گز سکتا ہے واسطے نکاح کے اتفاق اور اسپر اصل کیا بن محمد بن حسن اور بکر الغنہ ہی کی اور میری نہیں ہوتی اور امام شافعی کے نزدیک باپ اور دادا کو جو ہر گز نہیں ہوتا امام شافعی دلیل ملتا ہے کہ میں اوس سے جو روایت کی گئی حسن سے مرسل کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہی کہ ان کی جاویں ہر عورت میں اپنے نفوس ان میں پس اگر انکار کریں تو جبیری کی جاویں ان میں اگر کیا اور سکا ابی حزم نے اور حدیث میں سلفی از روئے متن اور سند کے لیکن از روئے متن کے سوا سوا سلفی کہ در میان ان میں اور چہر تراضی ہے کہ سلفی میں ان میں لینے سے کچھ فائدہ نہیں اور لیکن از روئے سند کے سوا سوا سلفی کہ در میان ان میں اور چہر عمل کہ میری کہ ان میں ان میں نے اچھا کیا حدیث میں نے اسکی طعن پر علاوہ اس کے حدیث میں مرسل امام شافعی کے نزدیک مستوی نہیں اور دلیل میں حدیث میں عارض ہیں جس حدیث میں عارض ہیں جس حدیث میں عارض ہیں جس حدیث میں عارض ہیں جس حدیث میں عارض ہیں اسے نکاح کر دیا اور سکا اور نہ مال الغنہ ہی تھا و سپر ولی ہر گز سکتا ہے واسطے نکاح کے اتفاق اور اسپر اصل کیا



تخریج ہا میں عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہما اور شاورہ دونوں طرف سے ہوا ہے اور ہوا سے کہ شہید کا ہونا کچھ نہیں مانا گیا ہے  
 اور نسبت بکر کے اوسکو بھی کہ **یحص** جو عورت کہ اوسکی بکارت کو دینے سے یا حیض سے یا جراح سے یا  
 کلان بعلی سے یا زنا سے زائل ہو جائے تو حکم اوسکا حکم بکر کا ہے اس باب میں کہ سکوتا و سکا رضا ہوا **ف** اور اس طرح  
 رونما و سکا بے آواز کے اور عین رضای **یحص** اگر کسی مرد نے بکر عورت پر جو بالغ ہو دعویٰ کیا کہ عجب بکر ہے  
 نکاح کی خبر ہو چکی تھی تو توجہ ہی تھی اور اوس عورت نے اوسکا انکار کیا اور کہا میں نے روکھا تھا تو مستحب قول عمر  
 کا ہے کہ عجب مرد اوسے سکوت پر گواہ قائم کرے اور اگر مرد نے گواہ پیش نہ کیے تو اوس عورت کو حلف دلا دینے کے  
**ف** اور بیان اسکا کتاب الدیوب میں **اویکھا** اور اگر نکاح کر دیا باپ یا دادلے اپنے نالغ ایسے کے یا  
 لڑکی کا اگر چہ شہید ہو تو یہ نکاح لازم ہو گیا **ف** یعنی وقت بالغ ہونے کے انکو اختیار نکاح کی شے نکاح نہیں **یحص**  
 اور اگر سوا باپ دادلے اور کسی لڑکی نے نکاح کر دیا تو اوس اس کے اور دختر کو جائز ہو کہ جب بالغ ہوں نکاح کو فسخ کریں  
 اگر وہ نکاح کو پہلے سے جانتے تھے اور اگر نکاح کی راہ کو خبر تھی اور بعد بلوغ کے خبر ہوئی تو عیوبت خبر ہوئی تو وقت بھی  
 جائز ہو کہ نکاح فسخ کریں اور امام شافعی کے نزدیک قبل بلوغ کے سوا باپ دادلے کے کسی نکاح کر دینا درست نہیں اور اگر  
 لڑکی بالغ ہوئی اور وہ بکر تھی اور اوسکو نکاح کی خبر تھی اوچھ ہی تو سکوتا و سکا رضا ہو گیا اور اگر نکاح کی راہ کو  
 خبر تھی تو اوسکو اختیار ہے بعد خبر ہونے کے اوچھ خبر ہو چکی اور وہ چھپ ہی تو سکوتا و سکا رضا ہو گیا اور ان میں کا  
 نام خیار البیوع **ف** اور اگر وہ عورت شہید تھی اور بالغ ہوئی تو سکوتا و سکا رضا ہو گیا **ف** اور اختیار بکر کا  
 جب بالغ ہو گئی اوسکی اختیار چھ تک باقی نہیں رہتا خواہ پہلے سے نکاح کی اوسکو خبر ہو یا بعد بلوغ کے خبر ہو **ف**  
 صورت سے کہ بی بی پر اگر ولی نے نکاح عورت نالغ کر دیا اور وہ بالغ ہوئی اور اوسکو خبر تھی نکاح کی یا بعد بلوغ  
 خبر ہو چکی اور وہ ساکت رہی تو رضا ہو گیا **ف** اور جب تک بکارت میں بیٹھی ہی اختیار باقی نہیں بلکہ بوجہ خبر اور بلوغ کے  
 اختیار ہی اور بعد اوسے سکوت ہوا ہے اور پھر اختیار باقی نہیں رہتا **ف** اگر چہ وہ بکر اس بات کو نہ جانتی ہو کہ بکر یا بعد بلوغ  
 یا خبر ہو چنے کے اختیار فسخ نکاح کا بڑا خلاف لوٹدی شوہر دار کے کہ اوسکو اگر والد نے آزاد کر دیا اور اوسکو معلوم تھا  
 کہ بروقت آزادی کے عورت کو اپنے خاوند سے اختیار نکاح کی شے نکاح ہو تو یہ عذر شمار کیا جاوے گا **ف** یعنی پھر بروقت  
 معلوم ہونے اس سے کہ اوسکو نکاح کی شے ہو چکی ہو اگر وہ لوٹدی تو آزادی کے چھپ ہی ہو سکتا ہے بکر تو کے  
 کہ پھر وقت معلوم ہونے کے بعد اس بات کے کہ وقت بلوغ یا خبر دار ہونے کے چھپ ہی ہو اوسکو اختیار فسخ کا  
 باقی نہیں رہتا **یحص** اور لوٹدی کا جمل سوا سے مقبول ہو کہ اوسکو خدمت مولا وغیرہ سے فراغت نہیں ہوتی کہ علم سکھ کر خلا  
 اور خدمتوں کے جو عہد الاصل میں یا پہلے کسی اونڈی میں پھر آزاد ہو گئیں کہ وہ نہ طلب علم فرض میں ہو مسلمان مرد اور عورت  
**ف** کیونکہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طلب کر کے کہ اگر چہ چین میں ہو سوا سے طلب علم کی سنت ہے جو  
 مسلمان راہرو کہ ماکمل تعلیمی قدری نے لے لیا کہ عادت میں ہو کہ مسلمان مرد و عورت مسلمان عورت پر انتہی اور خارج کیا  
 اس حدیث کا عقل نے اور ہم ہی نے اس سے مراد تو غا اور یہ حدیث مروی ہے سنن ابن ماجہ میں ساتھ اسلف کے













کے بیان میں  
 نکاح کر دیا  
 ح کر دیا  
 مار کر کے  
 یہ کام جو  
 نہیں جو  
 دینا کر کے  
 یہ تیرا ہے  
 بار بعض  
 اوسکے کالج  
 ابوحنیفہ  
 دلی ص  
 ہا بری کتین  
 میں قریش  
 کو کو کرنا  
 واکھم افلا  
 ہا جاوین کر  
 فرشتہ میں  
 ضابطہ میں  
 چھوٹے میں  
 حضرت عائشہ  
 ویکہ میں  
 بن اور کتین  
 قس میں کو  
 مدد کار کے  
 یہ وسلم نے  
 اچھا کھا

یعنی ہر کفو میں بعض بعض کے قبیلے کا اور دوسرے قبیلے کا اور دوسرے قبیلے کے ایک دوسرے کو کا کر دیا  
 اور حجام اور دوسرے اصناف میں ایک لوی پوکڑا اور سکنا نام میں ایک لوی پوکڑا اور سکنا اور حجام نے  
 اوسکا ایک شادی پر زار نے روایت کیا اوسکو معاذ بن جبل سے اور سدا و سکی منقطع ہو اور ایسا ہی کہا زبیری نے  
 تھنجی پر امین اور روایت کی دارقطنی نے ابن عباس سے کہ فرما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکی کفو میں ایک  
 قبیلہ دوسرے قبیلے کا اور عربی عربی کا اور لولا کا کر دیا اور حجام اور خارج کیا اوسکا ابن الجوزی نے  
 علی بن ابی حمزہ میں اور اسناد میں اوسکی ثقیدہ نکاح ہو اور محمد بن الفضل میں کیا گیا ہو اور سدا و سکی منقطع ہو اور ایسا ہی کہا زبیری نے  
 اور وہ بھی صحیفہ ہو اور کالج کیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے اور وہ اموی تھے اور  
 حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نکاح کر دیا ابن عباس سے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے اور وہ اموی تھے اور  
 اور ایک چچ لوگ کہ حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ اموی تھے اور  
 کو کو بن اپنے پیشانی کر دیا یعنی اپنے بڑے قبیلہ میں بنا دیا ان کے ص اور اہل عمر میں کفایت باعتبار  
 اسلام کے کہ جو جسکے باپ اور دادا فقط مسلمان تھے وہ کفو ہو اوس حرمت کا جسکے باپ اور دادا اور پردا اور  
 بھی نکاح میں شامل ہے کہ اسلام میں نسب تمام ہوتا ہے یا نسبہ باپ اور دادا کے کہ جو جسکے باپ اور دادا فقط مسلمان  
 وہ کفو ہو اوس حرمت کا کہ جسکی روایت سے زیادہ مہول مسلمان ص اور جو شخص کہ خود اسلام لایا ہو وہ کفو  
 اور جسکا جسکا باپ مسلمان ہو اور جو شخص کہ اوسکا باپ فقط مسلمان تھا وہ کفو نہیں اوسکا جسکے باپ اور دادا بھی  
 مسلمان تھے اور باعتبار آزادی کے تو غلام یا جو پیدل غلام تھا اور آزاد کر دیا گیا کفو نہیں اوس حرمت کا جو اصل  
 آزاد ہو اور اسی طرح جس شخص کا باپ غلام شرف یعنی آزاد اوس تھا کفو نہیں جسکے باپ اور دادا اور پردا آزاد  
 اور باعتبار ذوات کے تو وہ فاسق کفو نہیں اوس حرمت کا جو کجی شخص کی یعنی بڑے نیکیت شخص کی فہرہ  
 گائی کہ اگر کجی شخص کی نیکیت ہوتی ہیں اور اگر کجی شخص کی فاسق ہوں تو فاسق اوسکا کفو ہی ص اگرچہ  
 وہ فاسق اپنے فسق کو ظاہر نہیں کرنا ہی اور یہی مختار ہے شیخ ابی بکر احمد بن فضل کا اور بعض شیعہ کے نزدیک اگرچہ  
 وہ فاسق فسق کے کاموں کو ظاہر کرتا ہو تو کفو ہو گا کجی شخص کی بڑے نیکیت کا اور باعتبار مال کے تو جو شخص مایہ نکر  
 مہر محل سے فاسق ہو اوس کو کہتے ہیں جو وقت نکاح کے لیا جائے اور نہ بدل جو بدل نکاح کے ہوتے ص  
 اور نفقہ سے تو کفو نہیں اوس حرمت کا بھی جو فہرہ ہو اور فاسق حرمت کا جو غنی ہو اور جو شخص کہ فاسق ہو مہر محل  
 اور نفقہ نہ ہو کفو ہی اوس حرمت کا بھی جو بہت مالدار ہو کہ مال قمار ہونے والا ہو تو جمال قدر واجب سے زیادہ  
 اوسکا اعتبار نہیں ہے اور نفقہ کا بیان آگے آچکا ہے اور باعتبار پیشے کے کہ لولا اور حجام اور دوسرے  
 اور حجام اور دوسرے اصناف میں ایک لوی پوکڑا اور سکنا نام میں ایک لوی پوکڑا اور سکنا اور حجام نے  
 اور وہ سکی بڑے نیکیت کا اور فہرہ کا ص اور اگر کجی شخص کی فہرہ ہے اسیا کہ مہر محل سے فاسق یعنی  
 اس سے بہتر مالدار کے عورتیں باہر چلی ہیں ص اولی کو تفریق ہو چکی ہے میان ملک کہ وہ راہ جو کجی شخص کا

## فصل پنجم فی فصولی اور وکالت نکاح

نکاح فصولی موقوف ہے اور اجازت اوس شخص کے مطلق سے وہ فصولی ہی یعنی اگر کسی شخص نے کسی مرد یا عورت کا  
 بے اذن اوسے نکاح کر لیا یا نکاح جائز ہی اور موقوف پر لگا اونی اجازت پر لگا اگر اجازت دینے تو نکاح صحیح ہوگا  
 ورنہ نادر و ناجائز ہے کہ جو شخص اپنے ساتھ نکاح کرے و دختر عین امین لکھتا ہے اور جو کسی دوسرے کا نکاح کرے  
 پس اگر اوسے اذن سے نکاح کرنا ہی تو وہ وکیل لکھتا ہے اور اگر بغیر اذن کے نکاح کرنا ہی پس اگر اذن دونوں میں  
 وہ قدرت ہو چکا کہ ذات نکاح میں تہو تو وہ وکیل لکھتا ہے ورنہ فصولی ہی **ص** اور اسی طرح اگر مرد و عورت دونوں  
 و فصولیوں نے نکاح کر دیا یا ایک اذن کے تو نکاح جائز ہوگا اور موقوف پر لگا اذن اذن پر **ف** تو اگر  
 دونوں نے اذن یا تو نکاح صحیح ہوگا اگر دونوں یا ایک نے نکاح کیا تو نکاح باطل ہی **ص** اور مالک جو بتا ہے  
 ایک شخص جو فصولی ہو کسی کی طرف سے دونوں جانب نکاح کا یعنی ایجاب قبول کا اور اذن و فصولی کی زبان سے نکاح کی  
 حاجت نہیں رہتی تو جب ایک شخص وکیل پر وہ اور عورت کی طرف سے اور کہا اوسے کہ نکاح کر دیا سینے اور عورت  
 اوس مرد سے کافی **و** یعنی پھر یہ کہ حاضر و غائب کے قبول کیا سینے **ص** اور اوس کی کسی صورت میں ہو یا نکل  
 یہ کہ حیل اور ولی دونوں جو حیسب کا چچا کا بیٹا نکاح کرے اپنے چچا کی بیٹی کا جو نابالغ ہو اپنے ساتھ **ف**  
 تو چچا کا بیٹا حیل بھی یعنی بیٹا نکاح کرنا ہی اور ولی بھی اپنے چچا کی بیٹی کا **ص** دوسری یہ کہ حیل وکیل  
 دونوں جو حیسب کا کسی عورت نے ایک شخص کو وکیل کیا کہ وہ اوس عورت کو اپنے ساتھ نکاح کرے تیسری یہ کہ  
 دونوں طرف سے ولی ہو **و** جیسے کہ اپنی دختر کا یا لڑکے کا نکاح اپنے بھتیجے یا بھتیجی سے کرے **ص** چچا  
 یہ کہ دونوں طرف سے وکیل ہو **و** جیسے ایک عورت ایک شخص کو اپنے نکاح کے واسطے وکیل کرے  
 اور کوئی مرد بھی اوس کو اپنے نکاح کے واسطے وکیل کرے **ص** یا چچا یہ کہ ایک طرف سے ولی اور دوسری طرف  
 سے وکیل ہو **و** جیسے ایک شخص کو کسی مرد نے وکیل کیا اپنے نکاح کا اور اوس نے اپنے چچا کی بیٹی کا جو نابالغ ہو ایک  
 شخص سے نکاح کر دیا **ص** اور حاضر نہیں کہ ایک شخص مالک جو جاہ سے دونوں طرف کو نکاح کر لینی ایجاب قبول  
 اور فصولی ہو جیسے کہ حیل و فصولی ہو **و** جیسے کہ نکاح کیا سینے غلامی عورت سے گواہ رہو تمام اور اذن  
 عورت کو خبر ہو چکی ہو اور اوس نے اجازت ہی تو نکاح باطل ہی **ص** باہمی ہوا ایک طرف سے اور فصولی ہو دوسری طرف  
 سے **ص** مثلاً یوں کہ کہ نکاح کیا سینے اپنے چچا کی بیٹی کا فلا نے سے اور اوس فلا کے کو خبر ہو چکی اور اوس نے اجازت  
 تب بھی نکاح باطل ہی **ص** یا ایک طرف سے وکیل ہوا اور دوسری طرف سے فصولی ہو **و** مثلاً ایک وکیل  
 عورت کو کہ نکاح کرے اور اوس نے گواہوں کے سامنے آگاہ رہو نکاح کر دیا سینے زید کا فلا فی عورت سے اور جب  
 اوس مرد کو خبر ہو چکی تو اوس نے اجازت ہی جب بھی نکاح باطل ہی **ص** یا دونوں طرف سے فصولی ہو **و**  
 مثلاً یوں کہ کہ نکاح کر دیا سینے فلا نے کو کا فلا فی عورت سے گواہوں کے سامنے اور وہ دونوں شخص حاضرین  
 اور ہوا فی دونوں نے اجازت ہی تب بھی نکاح باطل ہی **ص** اگر کسی نے ایک شخص کو وکیل کیا کہ نکاح کرے



تعلیم قرآن کے اشراف کیا اور سکا بخاری و سلم نے اور جابا و سکا یہ کہ چھٹا اخص میں سے تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 کے چھٹا کہ روایت کی سعید بن منصور نے ابو اسحاق ازادی سے کہ کحاح کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت  
 اور ایک صورت قرآن کے اور فرمایا کہ گونا گویا چھڑ سیکے واسطے بعد تیرے اور تفصیل کتاب سے موطا میں یہ ص اور  
 اگر وہیں ہم سے کہ مراد تھا تو دس مہم وینا پرینکے واسطے کہ وہ عورت راضی ہو گئی دس سے کم نہ  
 لیکن کحاح کا خاصہ گراہی اور سکو تو لازم آویگا اقل درجہ ہو کر اور وہ دس مہم ہیں ص اور اگر دس مہم عین کے  
 یا دس سے زیادہ تو چھ مہم کیا اور تا دینا پرینکے صحبت کہنے سے خواہ خاوند جو روایک کے مر جابا سے نہ  
 یعنی اگر کوئی خاوند یا جو دس مہم سے مر گیا تو چھ مہم عین کے وہ لازم ہو گا کیونکہ فرمایا ابن مسعود نے فوس شخص میں  
 کحاح کیا اسنے ایک عورت سے اور وہ مر گیا نیز وہی کے اور اسکا مہم عین میں کیا کہ اسکو مہم ہو گا طالع و عورت  
 عدت ہو اور اسکو میراث بھی ہو کہ اس مسئلہ میں ان کے کہ سنائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی حکم فرمایا تھا  
 درجہ یعنی اس میں بیٹا اسکو ابو داؤد وغیرہ نے اور روایت کی امام مالک نے وہ تمام عیال میں عمر سے کہ زمین چھڑ  
 واسطے اسکو اور چھ مہم کیا نیز دین ثابت نے اور ہلکے واسطے حدیث فرج و حقیقت بنان کہ کیونکہ جب مہم عین ہو  
 اور لا گیا تو چھ مہم کا طریق اولی دلا یا جیگا ص اور اگر طلاق دے دیا قیام علی کے باطلت صحیح کے تو  
 مہم لازم آتا ہو کہ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہو کہ لَنْ تَلَاقُوا مِنْ قَبْلِ أَنْ تَسْأَلُوهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ  
 فَرِيضَةً مَقْرُوضَةً لَئِنْ أَفْرَأْتُمْ مِنْهُنَّ لَأَنْتُمْ مُجْرِمُونَ اور عورتوں کو قبل اس بات کے کہ اس کو تم اور اسے یعنی  
 جامع کرو اور تم مقرر کر چکے تھے اونکے واسطے چھ حصہ تو واجب ہو تم پر نصف اسکا جو مقرر کیا تھا تنصص اور صحیح ہو  
 صحیح باقیہ ذکر کرے کہ اس کے واسطے وہی حدیث عقل بن بنان ہو اور نیز ابن جود کا ص اور اگر  
 کحاح کیا اس شرط سے کہ مہم نہیں ہو یا بیٹے میں شراب کے یا بیٹے میں سر کے یا ایک شرک کے شک سے اور طلاق  
 استارہ کیا اور وہ شراب نکال الیہ تمام سے اور اسکی طرف اشارہ کیا اور وہ آزاد نکال الیہ کہے اور ایک جاؤ کر  
 بدلے اور اونکی صفت بیان کی یا علیہ قرآن کے بدلے یا اش بات کہ خاوند کا واسطے ایک سال خدمت کرے یا کسی  
 بیٹی یا بیٹے اس بات پر کہ وہی اوس بیٹی یا بیٹے کا کحاح کر لے تو ان سے جو دین میں صحیح ہو اور نیز  
 لازم آویگا کہ طلاق کے باطلت کے ف لیکن اول صورت سے اس واسطے کہ کحاح میں اس عورت کا  
 جو جس اتصال اور انضمام ہو تو وہ فقط جو خاوند سے درت ہو جاوے گا اور اسکی شرط قطع ہو جاوے گی اور وہ عورت  
 کو تیسری صورت میں اس واسطے کہ شراب لے جو بار سے نزدیک مال نہیں ہو تو گو یا یہ کہ اسکا کحاح کیا جائے کہ مہم کے  
 اور اسکی طرح چھٹی اور یا چھ مہم عین تمام باسکر مال تھا لیکن وہ آزاد نکلا اور نہ شراب نکلا اور شراب اور  
 جو شخص کہ آدمی دسے مال نہیں ہو اور چھٹی صورت میں اس واسطے کہ وہ نکلا اور جانور مجبول ہو تو اس طرح کی تب  
 جنرل لازم آویگا اور اس تو میں سے اس واسطے کہ تعلیم قرآن کچھ مال نہیں ہو کہ نکلا ویراجرت یا نہ ہاں کہ اسکا  
 مال لے کر اور اس میں صورت میں اس کے خاوند مالک ہو نہ ہو کا اور خدمت شخصی ہو ملکیت کی اور دینی و دنی میں









مذکور اور روزہ دار پر رمضان کا ایسا حرام کیا یا عورت حائضہ یا نفاس سے ہی یا ہار کوئی اور نہی اون میں سے تو غلط  
 ثابت ہوگی اور نماز بھی مثل روزے کے ہو تو نماز فرض میں غلوٹ صحیح ہوگی جیسے فرض روزے میں اور صحیح ہوا ہوگی  
 نماز میں جیسے نفل روزے میں اور عدت واجب ہوتی اور اس کی وہی جو مرد میں ہو اور حضرت عمر اور  
 علی رضی اللہ عنہما ایضا خیر اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ان سب صورتوں میں برابر ہے کہ مانع موجود ہو تو جیسے روزہ وغیرہ انہو  
 اعتباراً اور واجب ہے متعدد اس عورت کو کہ اوکو طلاق یا ہر قبل طلاق کے اور مرد اس کا معنی ہے **ف** اور دلیل  
 اس کی اگر مذکور ہے **ف** اور مستحب ہے طلاق کے اور عورتوں کو اگر جمیع رت سے ٹھہر گیا ہو اور اوکو طلاق دے  
 قبل طلاق کے جانا چاہیے کہ طلاقات یعنی جو عورتیں کہ طلاق ہی ہوا ہیں چارہم ہیں پہلی وہ طلاق کا واسطہ دہلی  
 نہلی ہوا اور نہ اوکو طلاق ہی ہو تو اس کے واسطہ متعدد واجب ہو اور دوسری وہ طلاق کہ دہلی کی جاکو اور اوکو طلاق ہی ہو تو  
 اور اس صورت کو متعدد مستحب نہیں **ف** اور صحیح ہے کہ مستحب ہے **ف** تیسری وہ عورت کہ دہلی کی جاکو اور اوکو طلاق  
 سید نہیں ہو چکی وہ عورت طلاق کو دہلی کی حالت سے اور اوکو طلاق ہی نہیں ہو چکی تو ان دو صورتوں کے واسطہ متعدد مستحب ہے  
 تو محال ہے کہ یہ عورت عورت کے دہلی کی تو متعدد و سکوت مستحب ہے گا بلکہ یہ کہ مرد اس کا معنی ہے نہی ہوا ہو اور اوکو طلاق ہی نہیں کی  
 آجیں صورت میں مرد میں یہ نصف ہوتی ہے اور متعدد مستحب نہیں ہے اگر نہیں معین ہے تو متعدد واجب ہو اگر کسی عورت نے  
 ہزار روپے ہر کے خاوند سے لیکھا اوکو اپنے قبضہ میں کیا اور چھ روپے ہزار روپے عورت نے خاوند کو دیکھ کر پہنچ کر  
 اور خاوند نے بعد اسکے طلاق نہ دیا اوکو قبل طلاق کے تو وہ مرد یا نہ جو روپے اس سے اور لیکے کہ یہ عورت نے دیکھا  
 مرد کو قبضہ کر لیا تھا اور مرد پر واجب نصف ہوا اور نصف چھ روپے لگی اور وہ جو عورت نے خاوند کو دیکھ کر دیا تھا  
 مرد سے محسوب ہوگا کیونکہ یہ روپے محدود ہیں **ف** مثل بیع اور شرا اور بیع کے **ف** مستحب نہیں ہے **ف**  
 یعنی کچھ روپے مقرب نہیں ہوتے بلکہ نسبت برابر ہوتی ہے وہ جو عورت نے دیکھ کر دیا تھا اگر چہ وہ روپے خاوند کے دے دیے تھے  
 لیکن یہ نہیں سمجھنا کہ یہ وہی روپے ہیں **ف** اور اسی طرح فسخ میں **ف** یعنی جو چیزیں کہ عتقد کو فسخ کر لی  
 اور بیایا اسکا کہ اوکو **ف** اور اگر عورت نے قبضہ نہیں کیا تھا اون روپے کا نصف مرد کو قبضہ کیا تھا **ف**  
 مسئلہ بیع سورہ بکرہ کی صورت میں **ف** اور پھر عورت نے دیکھ کر دیا خاوند کو کل ہر **ف** دونوں صورتیں  
 اگر اول صورت میں نہیں ہے عورت کو کچھ بچہ یا دیکھا اس واسطے کہ کل ہر خاوند کے پاس ہو اور دوسری صورت میں کل  
 ہر کا اس طرح ہو کہ اگر اس نے نصف کو دیا یا پھر نصف **ف** یا باقی کو **ف** دوسری صورت میں **ف** اور طلاق  
 اوکو خاوند نے قبل طلاق کے اوکو اب عورت نے کچھ لایا نہیں اور کیا اس واسطے کہ اب عورت کے پاس کچھ خاوند کا حق باقی نہیں  
 اور اگر کچھ لایا ہے **ف** جیسے غلام کہ لایا ہو **ف** اور عورت نے اس کو قبضہ کر لیا لیکن اور خاوند کو دیکھ کر دیا  
 عورت پر وہ روپے جو عورت نے **ف** یعنی قبضہ کی صورت میں اور عدم قبضہ کی صورت میں **ف** کچھ لایا نہیں آدھا  
 اس واسطے کہ جتنے نہیں کیا ہو تو طلاق ہی **ف** یعنی جیسا روپے ہیں جتنے قبضہ کرے تو کچھ لازم نہیں ہے اتنا مستحب  
 اس طرح اسباب میں ہوگا **ف** اور جتنے قبضہ کیا ہو بھی کچھ لازم نہیں ہے اوکو کچھ لایا نہیں ہے اور اوکو



عورت نے خاوند کو بخش دیا **یا** یعنی جو مہر دے اسباب عورت کو دیا تھا وہی بعد سے عورت نے خاوند کو بخش دیا تو اب  
عورت کے بچے نہیں ہا اور وہی میں یہ نہیں کہہ سکتے کہ یہ بعد سے وہی رد نہیں جو خاوند نے عورت کو دے گئے تھے  
**ص** اگر کسی شخص نے ایک عورت سے نکاح کیا ہزار درہم پر اس شرط سے کہ وہ اسکو شہر سے نکلے اور وہاں ایک گاؤں میں رہے  
عورت نے نکاح کیا بشرط کی ایک بات کی کہ اگر شہر سے نکلے گا تو ہزار درہم میں اور اگر لکھنؤ سے نکلے گا تو ہزار درہم اور ہزار  
حمد بنا کر لکھنؤ اور اسکو شہر سے نہ نکالا اور وہی دوسری عورت سے نکاح نہ کیا اور اس طرح تیسری عورت سے نکاح  
اور اسکو شہر سے نہ نکالا تو خاوند ہر کے ایک ہی ہزار درہم اور آویٹے تو اگر اول صورت میں اسکو شہر سے نکالا یا دوسری  
صورت میں کسی عورت سے نکاح کیا تو ہر مثل لازم آگیا اتفاقاً اور اگر تیسری صورت میں اسکو شہر سے نکالا تو لازم تھا کہ  
کے نزدیک ہر مثل لازم آگیا اگر ہزار سے کم نہ دیا جائے گا اور دوسرے سے زیادہ نہ دیا جائے گا یعنی اگر ہر مثل اسکا ایک ہزار سے کم ہو  
تو ہزار دینے جاوینے اور اس سے کم نہ دیا جائے گا اور اگر ہر مثل اسکا دوسرے سے زیادہ ہو تو ہزار دینا پڑے گا اور اس سے زیادہ نہ دیا جائے گا  
**ف** اور اگر ہر مثل اسکا ہزار سے زائد ہو لیکن دوسرے سے کم ہی یا دوسرے سے قوت میں ہو تو ہر مثل اسکا دوسرے سے زیادہ نہ دیا جائے گا  
اور نزدیک صاحبین کے دوسرے لازم آویٹے اور امام زفر کے نزدیک دونوں صورت میں ہر مثل لازم آگیا اور اگر نکاح کیا  
عورت سے اس غلام پر یا اس غلام پر **ف** مطلب یہ ہے کہ دو غلاموں میں سے کسی کو عین کیا اور کونسا غلام پر  
یا اس غلام پر **ص** اور او میں سے ایک کم قیمت اور دوسرا بھاری قیمت نکالا تو اگر ہر مثل اسکا کم قیمت سے  
بھی کم ہو تو اسکو کم قیمت غلام ملے گا اور اگر اسکا ہر مثل بھاری قیمت سے بھی زیادہ ہو تو اسکو بھاری قیمت  
غلام ملے گا اور اگر اسکا ہر مثل دونوں کے درمیان میں ہو **ف** مثلاً کم قیمت غلام کی قیمت سو روپے تھی اور  
بھاری قیمت کے دوسری اور اسکا ہر مثل ڈیڑھ سو روپے **ص** تو ہر مثل لازم آگیا **ف** اور اس صورت میں ہر مثل  
روپے دینا پڑے گا اور صاحبین کے نزدیک ہر صورت میں اسکو کم قیمت غلام ملے گا **ص** اور اگر طلاق دے دے اور اسکو  
قبل طلاق کے توبہ صورتوں میں اسکو کم قیمت غلام کی نصف قیمت ملے گی **ف** اور اس صورت میں  
پہلے ہی اسکو ملے گا **ص** اگر نکاح کیا بے مہر غلاموں کے اور ایک و عین سے آزاد نکلا تو عورت کے واسطے  
وہی ایک غلام ہی اگر قیمت اسکی دس درہم **ف** یا زیادہ ہو اور اگر دس درہم سے کم ہو تو خاوند کو کچھ پیسے دے  
پوشے کے روپے **ص** اگر نکاح میں نہ نکلا گیا کہ عورت بیکر ہو بے اور ہر لو کو شیب یا مال ہر دینا پڑے گا اور اگر نکاح  
میں ہو کر ایک یا کچھ اہل کاف بہر نام شہر کا ہی اور یہ قیداً اس واسطے کہانی ہے کہ اگر قیداً نہ ہو تو ہر درہم اور کچھ نام  
بیان کرے تو ہر مثل لازم آگیا جیسے کہ اوپر گذرے **ص** ہر مہر کر یا برابر کر دے اور جسکی نصف بیان ہوئی اسکی بے  
یا کسی کی **ف** کیل اسکو کتنے میں جو چیر میں پیمانوں میں سے ایک کتنی میں جیسے کہ ہر دوں ملک عربین **ص**  
یا موزوں کو یعنی جو چیر موزوں ہو کے فروخت ہوئی یا ہر نامہ اور لو کی جس میں ان کر دی **ف** یعنی ہر نامہ کہ ہر دوں  
یا بچہ یا بچہ یا جو **ص** اور اسکا نصف بیان نہیں کیا **ف** لگے موزوں کس قسم کے اور کس قیمت کے **ص**  
تو ان میں صورتوں میں جو چیر مقرر کی یہ وہ لازم آگیا یہ مہر کی یا قیمت اسکی **ف** مثلاً اگر عورت کو ہر مہر

میں سے نکلا  
صحیح چاہو گی  
ت عمر اور  
نہ وغیرہ نامہ  
اور دلیل  
اق کے  
سے دلی  
میں کو باوجود  
یا اور اسکا  
مہر مستحب ہے  
میں کی  
ورت نے  
بعد میں نکاح  
عورت نے نکاح  
کر دیا تھا  
چ **ف**  
یہ ہوئے تھے  
افسوس کہ  
ما **ف**  
میں میں  
میں میں  
نہاں طلاق  
باقی نہیں  
ہر دوں کو یا بچہ  
مہر نہ دیا گیا  
اور اسکا











اور اسکے واسطے کوئی مکان معین کرنے کے خواہندہ کو اس مجاہد کرنے سے کوئی ممانعت نہ کرے اور مولیٰ اوس لوٹتی ہے خدمت مذہب کرے اور خاوند پر نفقہ اوس لوٹتی کا واجب ہوگا جب تک کہ مولیٰ بیعتوت نہ کرے تو اگر مولیٰ نے بیعتوت کی اور پھر اوس سے جمع کر لیا صحیح ہوگا اور خاوند پر سے نفقہ ساقط ہو جائیگا اور اگر وہ لوٹتی بغیر طلب مالک کے اوس کی خدمت کرے اور بیعتوت نہ ہو تو نفقہ خاوند سے ساقط نہ ہوگا اور مولیٰ کو پونہ پچاس روپے اپنے خزانہ میں بیٹھ کر کاجیج کر دیوے بغیر اوکلی ضامہ کے اگر کسی عورت آزادانہ سے قبل طہی کے اپنے تئیں اپنا قبل کیا نام نہ خاوند پر لازم ہوگا اور اگر مولیٰ نے اپنی لوٹتی کو قبل اسکے کے خواہندہ اوس کو اوس کی طہی کر قبل کیا تو خاوند پر پچھارہ روپے کا اور لوٹتی کا خواہندہ اپنے سیدیا اپنے سے اوس سے عزل کرے و عزل اسکو کتنے مہینہ کے وقت قریب ترال کے ذکر کو فرج عورت سے بیرون کر دیوے تا زمانہ بابر تھو کہ اور اپنی لوٹتی میں عزل بغیر اوس کے اذن کے جائز ہے ایسا ہی کہا ابن عباس نے اور یہی ماثور ہے عرض سے کہ ذکر کیا اسکو کشف الغمہ میں اور آزاد عورت سے بغیر اوس کے اذن کے جائز نہیں کیونکہ وہی ہے حضرت عمر بن الخطاب سے کہ انکے کیا رسول الصلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عزل کیا جائے آزاد عورت سے اگر اوس کے اذن سے اخراج کیا اسکا ابن ماجہ نے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عزل مختلف احادیث میں ہے وہی ابن ابی نعیم سے حضرت ثابت بن ثوبان سے کہ اگر بعض سے کہ راہت راوی ترک بی تصریح کی اوسکی امام نووی اور کشف الغمہ میں ہے حضرت عمر بن الخطاب و عبد اللہ بن مسعود نے اذنہ رضی اللہ عنہما مکروہ کہتے تھے عزل کو اور کہا عبد اللہ بن مسعود نے **فَاحْلِلْكَ الْأَمْرَ الْفُحْشَ الْأَكْبَرَ** (کھڑکھڑا کر سننا) **فَاحْلِلْكَ** اور جو لوٹتی یا مکتبہ عورت کسی غلام کے یا آزاد کے کچھ میں ہو وہ یا آزاد ہو جائے تو اوسکو اختیار ہے **و** اوس واسطے کہ برہرہ لوٹتی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جب آزاد ہوئی تو آپ نے اوس سے فرمایا کہ تو مالک ہوئی اپنے بضع کی تو اختیار کر لے کہ ازلیعی نے تخریج ہدایہ میں اخراج کیا اس حدیث کا دہ غطفی نے حضرت عائشہ رضی سے اور روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے طبقات میں اور اوید بن زید نے فرمایا آپ نے **فَاحْلِلْكَ بَضْعَكَ** معاً کا خانداری اور یہ مرسل پیشی پر اور مرسل پہلے کے نزدیک جو حدیث ہے علاوہ اسکے یہ حدیث محمد بن روی سے حضرت عائشہ رضی سے اور اوید بن زید سے کہ اختیار دیا اوسکو رسول الصلی اللہ علیہ وسلم نے تو اختیار کر لیا اوس نے اپنے نفس کو اور روایت سنائی میں یہ اختیار دی یعنی اختیار کر لے تو اس اور امام شافعی کے نزدیک اگر خاوند اوسکا آزاد کر دی تو اوسکو اختیار نہ ہوگا **ف** اور یہی مذہب ہے احمد اور مالک اور ذکر کیا کشف الغمہ میں ایک انبار بن عمر سے اس باب میں مافوق امام شافعی کے لیکن ترک کیا ہفتہ اوس ان کو اس سبب سے کہ روایت کی بودا و دے ہاں جامع حضرت عائشہ رضی سے کہ برہرہ کا خاوند آزاد تھا جسوقت وہ آزاد ہوئی اور وہ اختیار دی گئی آخر حدیث تلمذ ولین علی اس کی روایت میں ہے کہ وہ غلام تھا اور ایسا ہی ہے روایت صفیہ میں داخل کیا انصاحب علی نے اور حضرت حضرت عائشہ رضی کے نزدیک وہ زیادہ واقعہ تصدق برہرہ کے حال سے بنیست ابن عباس کے علاوہ اس کے صحیح روایتوں میں انسانی ہے کہ خاوند اوسکا غلام تھا اور یہ کچھ اسکے ساتھی نہیں کہ وقت گزارا ہوئے برہرہ کے وہ بھی آزاد ہو اور وہ ایک روایت میں کہ خانداری گئی تھی برہرہ کا خاوند اوسکا غلام تھا محمول ہے اور یہ طبعی ہے کہ ابن عباس کے

اوسکی آزادی سے اور جس سے نہ یہ پر جمع ہیں الا حدیث پہنچتی تھی جو خلاف نہیں امام شافعی کے اصل اور اگر کوئی  
 نے منع کیا بدو ناذن مالک کے اور پھر وہ آزاد ہو گئی تو نکاح نافذ ہو جاوے گا اور اسکو اختیار نہیں ہوگا اسواسطے  
 کہ خود راضی ہو گئی تھی **ف** خلاف اوس صورت کے کہ نکاح کر دیا تھا اوسکا مالک نے کیونکہ اس صورت میں رضا  
 اور عدم رضا اوسکی دونوں برابر ہیں **ص** اور جو نہ مقرر ہوا وہ اوسکے مالک کا ہے اگرچہ آزاد ہو نہ مثل پر اگر وطی  
 کے بعد آزاد ہوئی اور جو قبل طی کے وہ آزاد ہو گئی تو وہ لونڈی کا ہے اور جس شخص نے وطی کی اپنے بیٹے کی لونڈی سے اور  
 اوسکا اولاد ہوئی اور دعوی کیا اوسکا اوس شخص نے تو نسب اوس لکھا اوس شخص سے ثابت ہو جاوے گا اور وہ  
 اوسکی اتم ولد ہو جاوے گی اور واجب ہوگی باپ پر تعمیرت اوسکی اسواسطے کہ قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تو اول مال تیرا  
 واسطے باپ کے ہوتے ہوئی یہ حدیث عبد اللہ بن عمر بن ابی العاص سے کہ آیا ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے  
 پاس اور کہا کہ میرا باپ میرے مال کا محتاج ہے تو فرمایا آپ نے تو اول مال تیرا واسطے والد تیرے کے یہ تحقیق کا اولاد و تھاری  
 اچھی کمائی ہو تھاری کھاوا پنی اولاد کے کسب سے اخراج کیا اس حدیث کا ابو داؤد اور ابن ماجہ نے **ص** مفید یہ ملک  
 والد کو بیٹے کے مال میں وقت حاجت کے تو قبل طی کے وہ عورت ملک میں تھی باپ کے تاکہ وہ طی حرام نہ ہوئے پس اگر بیوی  
 قیمت اوسکی باپ پر اور مرد شامہ تو بیگا کو نہ اوسنے اپنی لونڈی سے وطی کی تو اور نہ لڑکے کی قیمت کیونکہ وہ نکاح کی  
 ملک میں پیدا ہوئی اور یہ حکم داد کا ہے بعد موت باپ کے قبل باپ کے مرنے کے اور اگر باپ نے بیٹے کی لونڈی سے  
 نکاح کر لیا صحیح ہے اور وہ اوسکی اتم ولد ہوگی اور واجب ہوگا نہ قیمت اور نکاح اوسکا آزاد ہوگا اسواسطے کہ وہ  
 قرابت رکھتا ہے بیٹے سے **ف** کیونکہ اوسکا بھائی **ب** **ص** اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص مالک  
 کسی بیوی سے جو آزاد ہو جاوے گا اور سپر **ف** اخراج کیا اس حدیث کا ابو داؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے  
 سترم سے مسند اسناد کے من مالت ذا احم محم فہو حر **ص** اگر عورت غلام کی آزادی اور غلام کے  
 مالک سے کہو کہ تو میرے خاوند کو بدلے میں ہزار درہم کے میری طرف سے آزاد کر اور مالک ایسا ہی کرے تو غلام  
 عورت کی طرف سے آزاد ہو جاوے گا اور نکاح فاسد ہوگا اسواسطے کہ غلام عورت کی ملک میں اگر آزاد ہو جائے اور اس  
 صورت میں **ف** لا غلام کی عورت کو ملیگی اسواسطے کہ اوسی نے آزاد کیا ہو **ف** اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 ولا اولاد کے واسطے جو آزاد کرے روایت کیا اسکو بخاری و مسلم نے حضرت عائشہ سے ایک حدیث طویل میں **ص**  
 اور اگر نیت کفار سے کہ اہو تو یہ آزادی اوسکی کفار سے سے ادا ہو جاوے گی **ف** مثلاً عورت پر کفار نے قسم کھا  
 اور اوسنے نیت کی کہ یہ غلام اوسکی کفار سے سے ادا کر لی چونکہ کفارہ ادا ہو جاوے گا **ص** اور اگر عورت کے  
 کہ میری طرف سے آزاد کر اور بدلے کا ذکر کرے **ف** جیسا کہ ذکر کیا تھا اول صورت میں **ص** اور مالک آزاد  
 کر دیوے تو طر فیض کے نزدیک نکاح فاسد نہ ہوگا اور نہ مالک کو ہوگی اور نہ مالک نام ابو یوسف کے اس جگہ  
 بھی نکاح فاسد ہوگا اور نہ لا عورت کا ہوگی **ف** اور دلیل اسکی اصل میں کہ جو **ب** **ص** اگر کافر نے کافر سے  
 بیہ کو اور چون کہ نکاح کی یاد دوسرے کافر کی حدت میں اور بیہ کے دین میں بیہ کی اور بیہ کے اسلام لائے تو نکاح صحیح

موسیٰ نے  
 بغیر طلب  
 پنے غلام  
 مام نہ خواہند  
 چھڑا کر دیا  
 کے ذکر کو  
 سیاہی کہا  
 کہ جائز نہیں  
 دھور سے  
 بدھو بن  
 شف اللہ  
 اشتہار کی  
 لام کے  
 لی علیہ سلم  
 ہدایہ میں  
 اوس میں کہ  
 نہ ہو غلام  
 پس نے  
 درام نام لکی  
 شف اللہ  
 روایت کی  
 ہی لکی آخر  
 ب صحاح نے  
 سے صحیح  
 آزاد ہو  
 ماس کے

حال پر باقی رہ گیا اور اگر نکاح کی کافرہ عورت سے ف یعنی جس سے اسلام میں نکاح حرام ہے جیسے یانک  
یا بہن سے یا بیٹی سے **ص** اور پھر اسلام لائے تو اس کے درمیان میں تفریق کرادی جاوے گی **ف** کیونکہ اتفاق  
کیا اس پر عملے امت نے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مکمل دیا تھا طلاق کافرہ و زہلی کو جب کہ اسلام لائے تھے  
اور اس کے نکاح میں جو بہنیں تھیں یہ ثابت کیا اور اس کو تہذیب اور ابو داؤد نے **نص** اور اگر اسلام لائے گا اگر کوئی اس کے  
مان باپ سے مسلمان ہو جاوے اور اگر وہ وفان میں سے کوئی اسلام لایا تب بھی اگر اس کا اوسے کے تابع ہو جاوے گا **ف**  
اس واسطے کہ اگر نکاح تابع ہو تا ہی اس کے جو مان باپ میں سے از روئے دین کے بہرہ ہو کہ صاحب شرف الغمہ نے تھے اسی  
ساتھ ہی مانک سے نکاح مسلم ہے اور تھے ساتھ اپنے باپ کے کیونکہ وہ تھے اپنی قوم کے دین پر **ص** اور اگر اگر اس کا  
جھوسی اور کتانی کے بیچ میں ہو تو کتانی کا ہو گا **ف** اس واسطے کہ کتانی بہرہ ہو جھوسی سے **ص** اگر زوج عورت  
جھوسی کا یا عورت کافرہ کی اسلام لائے تو قاضی دوسرے پر اسلام کو پیش کرے اگر وہ بھی اسلام لائے تو نکاح پہلا  
ثابت رہ گیا اور اگر اسلام لائے تو اذان و نوا کے بیچ میں تفریق کرادی جاوے گی **ف** اگر قاضی اسلام پیش کرے یا پھر خداوند پر تو یہ  
تفریق طلاق بابت کے شمار میں نہ کی اور اگر پیش کرے یا پھر عورت پر تو یہ تفریق طلاق نہ ہوگی کیونکہ طلاق عورت کی طرف سے  
نہیں **ف** اور جانا چاہیے کہ اگر خداوند جھوسی یا کتانی پر بعد اسلام عورت کے واسطے اسلام عرض کرنا ضروری ہو گا اور  
فرق کرادی جاوے گی اور اگر عورت جھوسی ہو تو بھی ہی حکم ہو اور اگر کتانی ہو تو پیش کرنا اسلام کا اور پھر وہ نہیں کیونکہ نکاح اس  
کی عورتوں سے جائز ہے **ص** اگر خداوند مسلمان ہو گیا اور عورت بعد پیش کرے اسلام کے مسلمان نہ ہوئی تو اگر  
وطی نہیں کی تو خداوند پر کچھ نہ لازم آوے گا **ف** اس واسطے کہ عورت کی طرف سے طلاق نہیں ہو تا تو نصف ہر  
بھی لازم نہ ہو گا **ص** اور اگر وطی کی ہو تو کل ہر لازم آوے گا اور اگر عورت اسلام لائی اور خداوند نے اس کا نکاح تو اگر وطی  
نہیں کی تو نصف ہر لازم ہو گا **ف** کیونکہ یہ طلاق ہی قبل وطی کے **ص** اور اگر وطی کی ہو تو کل ہر لازم آوے گا  
اور اگر دارالحرب میں بیچ از وجہ اسلام لائے تو جب تک عورت کو تہذیب نہ ہو جائے تک فرق نہ ہوگی **ف** اور یہی مانکر  
تا بعد ہے **ص** اگر خداوند کتانی کا مسلمان ہو گیا تو کیا اسی کی تو کتانی اگر کوئی زوج یا زوجین سے کہ وہ وفان کافر تھے  
دارالوہب سے دارالاسلام میں آیا و زیان وان وفان کے فرق ہو جاوے گی اگر قبضہ نہ ہو کے آیا ہو اس وقت سے عورت پر  
عدت لازم آوے گی اگر وہ عورت نہ ہو تو اس سے وطی نہ کرے جب تک قبضہ عمل نہ ہو **ف** اس واسطے کہ دارالوہب  
صلی اللہ علیہ وسلم نے ان عورتوں میں جو قبضہ نہیں تھیں تو خداوند اس میں کہ نہ وطی کی جاوے نہ حاملہ نہان نہ کہ قبضہ نہ  
حل نہان نہ کیا اس کا ابو داؤد نے سنن میں اور ابوالحسن نے **ص** اگر زوج یا زوجہ کوئی انہیں سے متہ نہ ہو گیا خداوند  
فرق نہ ہو قاضی کے نکاح میں ہو جاوے گا اور عورت وطی کی گئی ہو تو اس کے لیے کل ہر لازم ہو جائے **ف** کی تو یہ صورت  
خداوند پر ہو گا تو عورت کے لیے نصف ہر ہو اور اگر عورت متہ نہ ہوئی تو خداوند پر کچھ نہ لازم آوے گا **ف** اور جو وطی کی  
تو یہ صورت میں کل ہر لازم آوے گا **ص** اور اگر زوج زوجه دونوں ساتھی متہ نہ ہو گئے اور پھر دونوں ساتھی ایک ہی  
وقت میں اسلام لائے تو نکاح باقی رہ گیا اور اگر کوئی دوسرے کے پہلے اسلام لایا تو نکاح فاسد ہوا









**ف** اور بچہ کی مادر شیری یا بھائی شیری کی مادر شیری حرام ہے جیسا کہ اوپر گذراصل اور اس طرح حرام نہیں ہے  
 بیشک کی رضاعتی بہن اور شیری حرام ہے کیونکہ بیشک کی بہن نسب سے یا اپنی شیری ہوگی یا دوسرے ہوگی اور دونوں حرام ہیں اور  
 رضاعت میں ایسا نہیں اور بھی نہیں حرام ہے اپنے بیشک کی جدہ رضاعت سے اور نسب سے حرام ہے کیونکہ وہ اپنی یا بھائی  
 یا اپنی عورت کو طوطہ کے مان اور دونوں حرام ہیں اور رضاعت میں ایسا نہیں اور اس طرح نہیں حرام ہے مادر رضاعتی اپنے چچا اور  
 چچا کی اور مادر رضاعتی اپنے ماموں اور خالہ کی اور کھانے کے واسطے **ف** اور تحصیل اس کی اصل میں کہ بوی ص اور عورت  
 کیواسے نہیں حرام ہے اپنے بیشک رضاعتی کا بھائی اور جاننا چاہیے کہ اس کا ذکر اوپر ہو چکا کیونکہ اوپر کہا کہ مرد یا بھائی رضاعتی  
 بھائی کی درست ہے تو وہ مرد اس عورت کی رضاعتی بیشک کا بھائی ہوگا **ف** مثلاً از نسب کا رضاعتی بیٹا زید اور اس کا  
 بھائی یونس عورت کے بھائی کی مان زید ہوگی اور اس کا ذکر اوپر ہو چکا **ف** اور جاننا چاہیے کہ رضاعت یعنی شیر خوار پر زید رضاعتی  
 جو عورت کے دودھ ملائی ہو اور اس کا خاوند اگر جس سے اس کا دودھ ہو اور ان دونوں کی قوم سب حرام ہو جائیگی **ف**  
 تو خاوند رضاعت کا اوپر شیر خوار پر حرام ہے اور اس طرح اس کا بھائی کیونکہ وہ شیر خوار کا چچا ہوگا یا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم کے واسطے عائشہ کے البتہ داخل ہو تیرے اوپر داخل کیونکہ وہ چچا تیرا ہی رضاعت سے روایت کیا اور کو بھائی اور سلم نے  
**ص** اور رضاعت پر فقط شیر خوار کا خاوند اگر وہ عورت ہو اور اسی طرح رضاعت کے خاوند پر شیر خوار کی بوی اگر وہ مرد ہو شیر خوار کی  
 فرج یعنی اس کی اولاد حرام ہو جائیگی اور قاعدہ اس حدیث میں ہے میت از جان شیر دہ ہر خوش نشوندہ و از جان با  
 شیر خوارہ و جان فرج عہد یعنی دودھ پلانے والی اور اس کا خاوند منع اولاد اور باطن اولاد و باطن پہنوں کو ان کے  
 شیر خوار کے خوش ہو جائیگا اور شیر خوار اور اس کی بوی یا خاوند منع اپنی اولاد کے فقط خوش ہو جائیگا وینکے دودھ پلانے والی  
 اور اس کے خاوند کو جس جان پر کہ نکاح کرے مرد اپنے بھائی رضاعتی کی بہن سے جیسا کہ جان پر کہ نکاح کرے اپنے بھائی  
 شیری کی بہنیت اور مثال اس کی یہ ہے کہ ایک شخص کا بھائی علقائی ہو اور اس کی ایک بہن ہو اسیانی تو اس شخص کو درست ہو کہ  
 اس سے نکاح کرے **ف** اور اگر اس کی بہن چھٹی ہو یا علقائی ہو تو اس کو درست نہیں **ص** اگر ایک لڑکے اور لڑکی نے  
 مدت رضاعت میں ایک عورت کی پستان سے دودھ پیا تو عورت رضاعت کی ثابت ہو جائیگی اور وہ مانند بھائی بہن کے  
 ہو گئے اور اگر دونوں نے مل کر کسی بکری **ف** یا گائے یا اونٹنی **ص** کا دودھ پیا تو وہ بھائی بہن نہ ہو گئے اگر دودھ  
 عورت کا پانی سے یا دوسرے بکری کے دودھ سے مل گیا تو اگر خالہ دودھ عورت کا ہو تو عورت رضاعت ثابت ہوگی اگر نہ ہو  
 اور اگر دوسری عورت کے دودھ سے مل گیا تو بھی جس عورت کا دودھ غالب ہو اس سے حرمت رضاعت ثابت ہوگی  
**ف** اور دوسری عورت سے جس کا دودھ مخلوب ہو جس حرمت ثابت نہ ہوگی اور بعض روایات میں ہے کہ اس سے بھی  
 حرمت رضاعت ثابت ہو جائیگی واسطے احتیاط کے اور اگر دودھ دوسرے پر بہن تو دونوں سے حرمت ثابت ہوگی  
 اس واسطے کہ کوئی دوسرے پر غالب نہیں **ص** اگر عورت کے شیر کو طعام میں ملا یا تو اس کے کھانے سے حرمت رضاعت  
 کی ثابت نہ ہوگی **ف** اگر جب دودھ خالی ہو کھانے پر اس کا جبین کے نزدیک جب غالب ہوگا تو عورت رضاعت ثابت  
 ہوگی لہذا فی المذایر **ص** اگر کسی مرد کی پستان سے دودھ نکلا تو اس کے پینے سے حرمت رضاعت ثابت نہ ہوگی جیسے



کسی شخص کو مدت رضاع میں عورت کے دودھ سے حقنہ دیا **ف** تو عورت رضاع ثابت نہ ہوگی **ص** اور اگر کسی عورت کو بکری یا پستان سے دودھ پھنکایا عورت مرد کی اوکسی شخص نے اوکو مدت رضاع میں بپا تو عورت ثابت نہ ہوگی **ف** لیکن خاوند اس بکرا کا شیرخوار پر حرام نہ ہوگا تو درست ہو کہ خاوند کو جب اس سے وطی کی ہو تو اس شیرخوار سے حج کرے **ص** اگر کسی شخص نے ایک بڑی عورت سے اور ایک شیرخوار سے حج کیا اور اس بڑی بیوی نے اپنی مکمل شیرخوار کو دودھ پلایا دیا تو دونوں عورتیں خاوند پر حرام ہو جائیں گی **ف** اس واسطے کہ خاوند جامع ہو چکا ورنہ عورت اور اس کی رضاعی بیٹی کے اور یہ درست نہیں اور عنائے میں لکھا ہو کہ بڑی عورت تو ساری عمر حرام ہے اور شیرخوار بھی اسی طرح اگر بڑی عورت سے وطی کی ہی اور اگر وطی نہیں کی تو درست ہو خاوند کو پھر اس شیرخوار سے حج کرے **ص** تو اگر بڑی عورت سے وطی نہیں کی ہو تو اوکو کچھ نہیں **ف** اور اگر وطی کی ہی تو مکمل حرام لازم ہو گا **ص** اور شیرخوار کو آٹھ ماہ تک یا نو ماہ یا دس آدس ماہ اور اس دودھ پلانے والی سے پھر بیوے اگر اس سے قصد واسطے فساد کے دودھ پلایا تھا اور اگر واسطے فساد کے نہیں پلایا تھا **ف** بلکہ وہ شیرخوار بچہ کی تھی یا اور کوئی سبب ہو **ص** تو خاوند اس سے نہ پھر حج اور رضاع نہیں ثابت ہوتا ہی مگر دودھ دیا ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی سے پڑ

کتاب الطلاق

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ بہت نا پسند لالہ چیز ہیں میں اللہ کے نزدیک طلاق ہی روایت کیا اس کو ابو داؤد اور ابن ماجہ نے اس صحیح کیا اس کو کما حقہ لے اور کہا ابو جاتمہ نے کہ یہ حدیث میں اس صحیح ہی اور طلاق تین قسم ہے ایک حسن اور دوسرے حسن اور تیسرے بدعی توصل طلاق میں یہ کہ مرد اپنی عورت کو ایک طلاق دے دے اس طرح میں اس سے جماع نہ کیا ہو وہ اسے اوچھوڑ دے اس کو جو ان تک نہ گذر جائے نہ عدت اس کی

**ف** اس واسطے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم سے متعجب نہ بنیں اس بات کو کہ نہ زیادہ کریں ایک طلاق پر یہاں تک کہ اگر عورت اور نہ اس بات سے فصل تھا اور نہ کہ نزدیک طلاق دے مرد عورت کو تین بار یہ طلاق میں ایک طلاق کو کہ اس کو کشف الغم میں ہزار بار بھی ختمی سے کہ دوست رکھنے تھے صحابہ کہ طلاق دے عورت کو ایک بار یہ چھوڑ دے اس کو یہاں تک کہ حاضر ہو تین بار روایت کیا اس کو ابن ابی شیبہ نے فص او طلاق حقیقی ہے کہ غیر مطلق اور ایک طلاق دے برابر یہ کہ حض میں دے یا بعدہ بلکہ وہ طلاق طلاق جہاں طہر میں طہر کی ہو اگر اس عورت کو حض یا نہ ہو ان اہم مالک کے نزدیک یہ بھی بیعت ہے کہ نہیں جناب اگر کسی طلاق اور بطل ہماری حدیث

یعنی رضی اللہ عنہ کی جو تحقیق طلاق نہ یا تھوڑی سی عورت کو اور وہ حاضر نہیں پھر اگر کوئی کہ اگر وہ وہ طلاق دے تین وقت جو تینوں کے سوا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ کہ تین ایسا کہ کوئی یا کما حقہ اللہ تعالیٰ نے یہ کہ نہ طلاق طلاق اس سے اور نہ اس سے کہ اس کے مقابل کرے تو طہر کا تو طلاق دے تو نہ کہ یہ طہر کے سوا کہ کما حقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو عورت کی میں یا عورت سے اور اگر ایک یا عورت کو دو یا کما حقہ اس سے طلاق دے

عقبات

۱۰۰

مہینہ اور

نماں چوکی

بے چا اور

میں نے اسے

اسکے لئے

يعني

ف

الحمد لله

اوسلم نے

بزرگوار کی

واز جانب

چاہئے

پہلے سے وہ

چند

۱۰۰

五

۱۰۰

هو علی بن

استبرحی

نہیں ہے

ماہوی  
رضوان

۱۰۰

2



1

اوسکو اور عباس سے روک کر کہہ دو کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا ہے کہ اگر تین طلاق دونوں میں اوسکو تو بچ کر جو حیثیت  
 حلال ہو فرمایا کہ نہیں بابتہ سبھاو مکی وہ تجھ سے اور سوچا گناہ روايت کیا اوسکو تو خطی نے اور ابن ابی شیبہ نے نہ صرف یہ  
 حسن سے انھوں نے ابن عمر سے اور تعبیل کی اوسکی پہنچی نے ساتھ خطا غرضانی کے اور کہا کہ لانا ہو وہاں رہنا  
 ایسی کہ نہیں متابع کیا جانا اور سپرد و مضیف ہو نہیں قبول کیا ہوگی وہ حدیث کہ منفر ہو و اوسکے ساتھ کہا  
 شیخ ابن النعمان نے تعبیل کی پہنچی کی دوہر کو نہ کہ متابعت کی عطا کی شعیب بن رزق نے سنا وہاں روايت کیا اوسکو  
 طرانی نے عمر بن حسن سے اور اگر حیض آتا ہو یا صغیر ہو یا حاملہ ہو تو ہر حیض میں ایک طلاق ہے اور جائز ہے طلاق دینا  
 ان تینوں کو بعد و طی کے بھی اور طلاق دینی ہے کہ تین طلاق یا دو طلاق ایک بار یا دو بار ایک طریوں دیوے اور  
 حجت تکررے در بیان انھیں کہ فلو اگر ایسا کیا تو طلاق واقع ہو جاوے گا اور طلاق دینے والا اگر گناہ ہوگا اور لیل و نکی  
 اور حدیث ابن عمر کی گذری اور وی ہوسنن ابو داؤد میں کہ ما حضرت عبداللہ بن عباس نے واسطے ایک مرد کے کہ  
 تین طلاق دے تھے اچھے اپنی عورت کو بابتہ جو گئی وہ عورت تجھ سے اور تو نے نافذ نانی کی اپنے رب کی اور روايت کی  
 طحاوی نے کہ ایک شخص نے سو طلاق دے اپنی عورت کو کہا ابن عباس نے نافذ نانی کی تو نے اپنے رب کی اور بابتہ جو گئی عورت  
 تیری تجھ سے اور وی ہوسنن ابو داؤد میں کہ حضرت ابن عباس اور عبداللہ بن عباس سے اور روايت کی عبداللہ بن عباس نے  
 علقمہ سے کہا کہ آیا ایک شخص طلاق دے کر اوسکو کہ طلاق بابتہ اپنی عورت کو نہ تو اسے طلاق ہو کہ ابن عباس سے  
 کہ تین طلاق واقع ہیں اور باقی زیادتی جو اور وی ہوسنن ابو داؤد میں کہ حضرت ابوسلمہ سے اور ابن عباس سے  
 سے بھی اور ابن عباس سے اور روايت کی کہ عیسیٰ نے آتش سے انھوں نے حبیب بن ثابت سے کہا کہ آیا ایک شخص حضرت علی رضی  
 کے پاس کو کہ نہ طلاق دے نہ بیعت اپنی عورت کو فرمایا کہ بابتہ جو گئی وہ تجھ سے ساتھ تین طلاق کے تو قسم کرے تو  
 باقی طلاق کو اپنی عورت کو نہ طلاق دے اور روايت کی کہ عیسیٰ نے معاویہ بن ابی بجمی سے کہا کہ آیا ایک شخص طلاق دے کر اوسکو کہ  
 اور کہا کہ نہ طلاق دے نہ بیعت اپنی عورت کو تو فرمایا کہ بابتہ جو گئی وہ تجھ سے ساتھ تین طلاق کے اور روايت کی کہ عبداللہ بن  
 عبادہ بن صامٹ سے کہ طلاق دے کر اوسکو کہ بابتہ جو گئی وہ تجھ سے اور روايت کی کہ عیسیٰ نے معاویہ بن ابی بجمی سے کہا کہ آیا ایک شخص طلاق دے کر اوسکو کہ  
 سے فرمایا کہ آپ نے وہ بابتہ جو گئی تین طلاق سے ساتھ مصیبت کے اور باقی سے ہوسنن ابو داؤد میں کہ حضرت ابوسلمہ سے اور ابن عباس سے  
 جاسے اللہ صواب کرے اسپر اور اگر جاسے بخش کرے اور روايت کی کہ عیسیٰ نے معاویہ بن ابی بجمی سے کہا کہ آیا ایک شخص طلاق دے کر اوسکو کہ  
 حضرت عمر بن الخطاب سے بھی اور امام شافعی کے نزدیک تین طلاق ایک بار دینا جائز نہیں اور بعضوں کے نزدیک ایک  
 تین طلاق ایک بار دینا تو ایک طلاق واقع ہوگا اور یہی آمار اور سب پر حجت ہیں ص یا ایک طلاق دے اوس کو  
 جن میں طی کی ہو ف اور حکم کہ اس طلاق کو حضرت عبداللہ بن عباس نے ذکر کیا اوسکو کشف الغمہ میں ص  
 یا ایک طلاق کو موطا و احیض میں ف اور تعبیل اسکی وہی حدیث ابن عمر کی جو اور اگر گذری اوسکی حجت  
 پر اجماع ہے لیکن طلاق واقع ہو جاوے گا اور واجب حجت امین ہو جب پاک ہو وے حیض سے تو طلاق ہو کہ  
 اوسکو اگر جاسے ف اسواسطے کہ حدیث ابن عمر میں ہر سو رجوع کرے اوس عورت سے پھر طلاق ہو کہ

طریقہ

نہ  
 محمد بن داؤد  
 حنفی اور شافعی  
 کہ اوسکو کہ  
 ابن عمر سے  
 علی بن ابی حمزہ  
 علی بن ابی حمزہ

اوسکو بانی بنی ارجل من وایت کیا اوسکو مسلم اور اصحاب من سے اور یہی قول یہاں مضافی کا ایک روایت میں اوسکو سید ہو گیا  
 کہ وہاں امام ابو حنیفہ سے منقول کہ ایک زوجہ نے اوس شخص سے بیعت طلاق یا یہی بھیرا لفظ دیا وہ جسے یہاں لفظ کو توایا اوسکو  
 طلاق سے اور یہ بھی مذکور ہے حدیث شابر بن عثمان اخراج کیا اوسکا بخاری وسلم نے اور یہی قول یہاں امام مالک اور احمد کا مشترک ہے  
 مذہب مضافی کا بھی اگر کسی شخص نے اپنی عورت کو طلاق کہہ کر نکاح میں طلاق مین سنت کے طریق پر نہایت کے تو  
 ہر طور میں ایک طلاق واقع ہوگا اسواسطے کہ طلاق سنون یہی اور اگر نہایت کی کہ سنون طلاق ابھی پڑھاویں **ف**  
 یا تو طلاق یا ایک ایک مینے **ص** تو صحیح و یقینی تینوں طلاق **ف** اول صورت مین **ص** ابھی پڑھاویں گے  
**ف** اور دوسری صورت مین ہر مینے مین ایک طلاق پڑھا **ص** اور امام زفر کے نزدیک یہ نیت نہیں صحیح ہوگی کیونکہ  
 یہ طلاق یعنی یہ اور اوسنے لفظ سنون کا کہا تھا اور چار سے نزدیک اس صورت مین بھی سنون کے یہ ہو سکے کہ تین  
 طلاق کا ایک بار واقع ہوا مذہب اہل سنت کا یہی کیونکہ روافض کے نزدیک تین طلاق ایک باہر مین  
 واقع ہوتے **ف** اور وہ جو حدیث مین اور بیعت سے ذکر کین دلائل کرتی ہیں انکے بطلان مذہب سے  
**فصل** اور واقع ہوتا ہے طلاق ہر خاندان داخل بالغ کا غلام ہو یا آزاد اگر چہ شے مین مست ہوتے اور امام شافعی  
 کے نزدیک جو شخص مست ہوا اوسکا طلاق نہیں واقع ہوا کیونکہ فرمایا حضرت عثمان نے مینے ہوا اسطے مجنون اور مست طلاق  
 اور تھے عیاش فرماتے کہ طلاق مست کا اور نکاح جائز نہیں اور دلیل ہماری وہ ہے جو روایت کی مالک نے نو طلاق  
 تحقیق کہ سعید بن المسیب اور سلیمان بن یسار روچھے گئے مست کے طلاق سے سو کہا انھوں نے فسوق کے  
 طلاق سے مست جائز ہوگا طلاق اوسکا اور اقول کہ کیا قتل کیا جاوے گا کیا مالک نے کہ یہی حکم ہے نزدیک ہائے او  
 روایت کی ابن ابی شیبہ نے تحقیق کہ عذر ہے جائز رکھا طلاق مست کا عورتوں کی گواہی سے اور یہی حکم الا ابن ابی شیبہ نے  
 عطا راو و محمد با وجہن اور ابن سیرین اور ابن المسیب اور عمر بن عبد العزیز اور سلیمان بن یسار و زنی اور زہری اور شعبی سے  
 کہ کہا ان سب نے جائز ہے طلاق مست کا اور بھی اخراج کیا حکم سے کہ کہا انھوں نے جو اس کی طرف سے مست ہے سو اوسکا  
 طلاق جائز نہیں اور جب کہ شیطان نے مست کیا ہے سو طلاق اوسکا جائز ہے اور کشف الغمین جو کہ حضرت علی بن ابی طالب نے  
 طلاق مست کا و حاق اوسکا اور کافی ہیں حضرت علی اسطے تقلید کے اور ہمارے مذہب مین سے بھی بعض  
 علما اس طرف گئے ہیں کہ طلاق نہیں واقع ہوگا مست کا اور یہی مختار ہے کہ زنی اور محادی کا **ص** اور گوئیے کہ  
 طلاق انشاء سے واقع ہوگا **ف** یعنی اوس انشاء سے سے جو طلاق کے واسطے قرعہ یا اوسکا یا انشاء  
 اگر کتاب مین او بیجا **ص** اور نہیں واقع ہوگا طلاق صحی کا **ف** کیونکہ روایت کی ابن ابی شیبہ نے حضرت عید  
 بن عباس سے کہ کہا انھوں نے نہیں جائز ہے طلاق ایسے کہے کہ اور روایت کی عبد الرزاق نے حضرت علی سے کہ فرمایا اوسکو  
 نہیں جائز ہے طلاق اسطے ایسے کہے کہ کشف الغمین جو کہ کہا شعی جو نہیں جائز ہے طلاق ایسے کہ کہا مالک نے کہ مالک  
 جو کہ **ص** اور مختار **ف** اسواسطے کہ جامع ترمذی مین جو حضرت عاید سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 طلاق جائز ہے کہ طلاق مست ہو کہ یا زنی جو غلو البقال اور اوسکی ہوا زنی ابن عثمان جو کہ ترمذی نے کہ وہ واجب ہے حدیث سے

یعنی مجنون و  
 عاقل و  
 مست و  
 فسق و  
 غیر ذلک

طلاق







جیسے کہ تو طلاق پر یا تو طلاق صرف ساتھ شہداء لازم کے **ص** یا طلاق یا میں نے تجا اور ان سے ورتوں میں  
ایک طلاق جی واقع ہوگا اگر کچھ نیت کی ہو یا نیت طلاق بائن کی ہو یا ایک سے زیادہ طلاق کی تو اگر کما تو طلاق  
یا تو طلاق الطلاق پر یا تو طلاق طلاق ہو کر کچھ نیت نہیں کی یا نیت کی ایک طلاق کی یا دو طلاق کی تو ایک طلاق صحیح  
واقع ہوگا اور اگر تین طلاق کی نیت کی تو اگر وہ عورت متروہ نہیں طلاق واقع ہو جائیگی اور لوٹنی میں طلاق بن جائے  
تین طلاق کے ہیں **ج** میں **ف** تو اگر جو روٹنی ہو اور یہ الفاظ کہنا و نیت کی دو طلاق کی دو واقع ہو جائے  
کیونکہ لوٹنی بعد دو طلاق کے ایسی ہو جاتی ہے کہ اگر بعد تین طلاق کے اس واسطے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
طلاق لوٹنی کے دو طلاق بہرہ وایت کیا تو کو سہا سہین نے اور اوپر ذکر اسکا گذر **ا** ص اگر طلاق کی نسبت کی طرف  
تمام عورت کے شکار کما تو طلاق پر یا اس کے ایسے جز کی طرف کہ وہ بہرہ وایت کے شکار کیا جائے جیسے کہ اس مرتبہ اگر کون  
تیری یا روح تیری یا بدن تیرا یا منہ تیرا یا فرج تیری طلاق پر تو ان سے جو عورتوں میں ایک طلاق واقع ہوگا **ک** اس واسطے  
کہ یہ ایسے لفظ ہیں کہ اس سے تسلیم بہرہ وایت کی جاتی ہے لیکن یہ سہو اس واسطے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدق  
القطر صاع قن عقی او فخر قن کل راس یعنی صدقہ فطر کا ایک صاع سے کچھ سے یا گیسو سے ہر آدمی کے پیچھے  
تو آدمی کو راس ارشاد فرمایا اور لیکن گوینہ اس واسطے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے فخر تیر قنہ او غلام سے تعبیر کی ساتھ  
رقبہ کے تو لیکن روح اس واسطے کہ عرب کہا کرتے ہیں ہلاک روحہ ملاک ہوئی روح اوسکی ہوئی نفس اوسکا اور بدن روح  
ظاہر ہو تو لیکن نہ تو اس واسطے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے کل شیء ہلاک الا کلا دھجہ اولہ یعنی ذات کی تعبیر نہ تو سے فرمائی  
اور لیکن فرج اس واسطے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعن اللہ العرقج کل العرقج یعنی لعن کی اللہ تعالیٰ نے  
اوپر فرج کو جو میں پر ہیں اور عورت فرج تعبیر فرمائی ساتھ فرج کے کہ جمع فرج کی ہے اور اس حدیث کو ذکر کیا صاحب ہدایہ  
اور کہ ماری نے تخریج میں غریب جدا لیکن اخرج کیا ابن عدی نے کامل میں ابن عباس سے مروی تحقیق کہ نبی صلی اللہ  
علیہ وسلم نے منع کیا احباب فرج کو کہ وہ سوامہ و بنون پر اور اوسکی اسناد میں علی بن ابی علی قرشی پر کہا ابن عدی نے معمول ذکر  
اور یہ حال اس لفظ حدیث سے مطابقت میں ہوتا انتہی ماقال ابی یلی **ص** اور اگر نسبت کی طلاق کی اوج فرج  
کی طرف جو شائع ہو بدن میں جیسے کہ نصف تیر یا ثلث تیر یا طلاق پر تب بھی طلاق واقع ہوگا اور اگر کما تو طلاق یا تیر  
یا بیچہ یا تیر یا طلاق جو تو طلاق واقع ہوگا اور یہی ظاہر ہو **ف** کیونکہ ان حضرات سے تعبیر کہ میں کی نہیں کرتی  
**ص** اور ان حضرات کے نزدیک بیچہ یا ثلث کی طرف نسبت کرنے سے طلاق واقع ہوگا اور اگر کما تو طلاق یا تیر یا  
تہا طلاق پر یا ایک طلاق سے دو تک یا ایک اور دو کے ہیں جن میں جن ایک طلاق واقع ہوگا اور اگر کما تو طلاق یا تیر یا  
تین طلاق تک یا جو زبان میں ایک طلاق کے تین طلاق تک ہو تو دو طلاق واقع ہو گئے اور اگر کما تو طلاق یا تیر یا  
دو طلاق کے تو تین واقع ہو گئے اور اگر کما تو طلاق یا تیر یا نصف میں ایک طلاق کے دو طلاق واقع ہو گئے اور بیچہ یا ثلث  
**ف** اور اول اسکی اصل میں کہ **ص** اور اگر کما تو طلاق یا تیر یا ایک طلاق جو دو طلاق میں تو ایک واقع ہوگا یا اگر کما  
نیت ضرب کی کرے یا لکھ **ف** ضرب میں حساب میں ایسے کہ میں ایک حد کو دو سے کہ شمار پر چاہا میں

یہی طلاق ہے  
خاص طلاق کا  
منہ سے کہہ کر  
طلاق دانی کا  
کسی طلاق سے  
منہ سے کہہ کر

سب سے  
بالفہم  
حاکم گندم

طلاق طلاق  
۴۶  
یہی طلاق ہے

۱۰۵



خاوند مالک بن طلاق کا ہو جائے اور اگر کوئی نے اپنی لونڈی سے کہا کہ جب کل کار و نو آوے تو تو آزاد ہو اور اس کے  
خاوند نے کہا کہ جب کل کار و نو آوے تو تجھ کو و طلاق ہیں اور کل روز گیا تو و طلاق ہو جاوے گا و خاوند کو رجوع  
جائز ہو گا اور امام محمد کے نزدیک رجوع جائز ہے اور عدت اوسکل سب کے نزدیک تین چھ مہینے اگر وہ انصاف ہو اور تین مہینے  
اگر وہ انصاف نہ ہو جسے عدت نہ ہو کی اگر خاوند نے اپنی عورت سے کہا کہ میں تجھے جدا ہوں یا تجھے نیت طلاق کے یا کہا کہ تین  
تیمہ چرام ہوں یا کہ طلاق بائن واقع ہو گا اور اگر کہ میں تیری طرف سے طلاق ہوں کچھ واقع ہو گا اگرچہ نیت طلاق کی ہو  
اور اگر کہ تجھ کو ایک طلاق یا تین یا چھ طلاق ہو ساتھ موت میری کے یا تیری موت کے تب بھی کچھ واقع ہو گا اگر کوئی  
زوج زوجہ سے کہ ایک سال کا ہو گیا یا اوس کے ایک حصہ کا تو نکاح باطل ہو جاوے گا نیت طلاق کے لیکن چھ یا نو سال کا  
عورت کا تو اس واسطے کہ ایک سال کے خاوند کو حاصل ہوئی تو ایک نکاح باطل ہو جاوے گی اور اگر عورت مالک ہوئی خاوند کی  
تو اس واسطے کہ خاوند کو مال نکاح ہو اور عورت کو مال تین ہوئی تو ایک ہی شخص مالک و مالک ہو جاوے گا و وہ باطل ہو  
صد اگر خاوند نے اپنی عورت کو اوٹ گلیوں کے باطن سے اشارہ کیا یعنی ہتھیلی عورت کی طرف کی صل حقیقی اوٹ گلیاں  
کھڑی ہیں یا تیری طلاق واقع ہو گئے اور اگر نیت سے اوٹ گلیوں کے اشارہ کیا یعنی ہتھیلی طلاق نہیں طلاق کی طرف  
صل تو حقیقی اوٹ گلیاں بند ہیں یا تیرے طلاق ہو گئے کیونکہ اشارہ کرنا اوٹ گلیوں سے واسطے عدل کے اس پر عادت  
جاری ہے پھر اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ ہے میری اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تین بار اشارہ کیا اور  
انہی بار میں ایک اوٹ گلی بند کر لی روایت کیا اوسکو حکم ہے مستدرک میں اور کہنا صحیح ہے اور بشرط بھاری کے اور وہی  
یہ حدیث ابن عمر سے صحیح میں کہ کیا الصوم میں اور حد میں اپنی وقاص سے بھی صل اگر کسی شخص نے اپنی زوجہ کا  
کہ تجھ کو طلاق بائن یا سب سے یا کہ اشارہ طلاق یا فسخ الطلاق یا خشت الطلاق یا طلاق اللہ شیطان یا طلاق جہت  
دیا سب سے یا دیا سب سے تجھ کو طلاق مثل یہاں کے یا مثل ہزار طلاق کے یا گھر بھر کے یا طلاق شدید یا طویل یا بعض تو  
ان سب صورتوں میں ایک طلاق بائن واقع ہو گا مگر جب کہ عہد میں نیت طلاق کی کرے اور لونڈی میں نیت کی  
تو عہد میں تیرے واقع ہو گئے اور لونڈی میں نیت اور جس شخص نے اپنی عورت کو قبل دہلی کے تین طلاق ایک بار دہلی  
تو تین واقع ہو جاوے گا لیکن اگر کہنا کہ تجھ کو طلاق ہو طلاق ہو طلاق ہو تو ایک طلاق ہو گا اور عورت ازل طلاق سے بائن ہو گئی  
اور دوسرا اور تیسرا طلاق واقع ہو گا اور ایسا بھی ہو گا کہ اگر کہنا کہ تجھ کو طلاق ہو ایک بار ایک اور اگر کسی شخص نے  
کہنا کہ تجھ کو طلاق ہو ایک یا طلاق تین یا طلاق تین تو اول صورت میں ایک اور دوسری میں دوسری میں دوسری میں تین  
واقع ہو گئے اور اگر عورت تیرے قبل نکاح کرے عدل کے تو کلام ملو ہو جاوے گا اور کچھ واقع ہو جاوے گا اور اگر کہنا کہ تو طلاق ہو  
ایک قبل ایک کے یا بعد اوس کے ایک ہو تو ایک طلاق واقع ہو گا غیر موطوہ میں اور موطوہ میں دو طلاق اور اگر کہنا کہ  
تو طلاق ہو ایک قبل اوس کے یا بعد اوس کے ایک ہو یا تو طلاق تین یا ایک ساتھ ایک کے یا ساتھ اوس کے اگر کہنا کہ  
تو غیر موطوہ میں بھی ان صورتوں میں دو طلاق واقع ہو جاوے گا اور اگر کہنا کہ تو طلاق ہو ایک یا ایک اور ایک یا دو تو طلاق  
اور اگر کہنا کہ تیرے قبل ہوئی تو دو طلاق ہو جاوے گا لیکن برابر ہو کہ موطوہ ہو یا غیر موطوہ و اور اگر بشرط عدل کے





و شام ہی اور بگوئی گا جیسے خلیہ برستہ قتیہ حرام بائن اور بعضے ایسے ہیں کہ نہ احتمال رکھتے ہیں و کلام کا  
 اور نہ شام ہی کا جیسے اعتدائی استبدائی رحمت انت واحدۃ انت حرة اختاری امرک بیدار  
 سرحدت کا قریب تو جب خاوند راضی ہو یعنی شخص میں اور ذکر طلاق کا بھی نہ تو کوئی لفظ سے ان الفاظ میں سے  
 طلاق واقع ہوگا اور جب غصہ میں تو پہلے دو قسم کے الفاظ نیت پر موقوف ہیں کہ اگر نیت کرے گا تو طلاق واقع ہوگا  
 ورنہ نہیں واقع ہوگا اور تیسری قسم میں طلاق واقع ہوگا اگر چہ نیت نہ ہو اور جب ذکر طلاق کا ہو تو موقوف رہے  
 الفاظ قسم اول کے نیت پر اور دوسری اور تیسری قسم کے الفاظ سے طلاق واقع ہو جائیگا اگر چہ نیت نہ ہو

### باب توفیق طلاق کے بیان میں

اور جس شخص نے اپنی عورت سے کہا کہ اپنے تین طلاق دے یا نیت طلاق سے کہا کہ امرک بیدار یا اختاری  
 زوجہ کو اختیار ہے کہ جس مجلس میں اسکو علم ہو اور طلاق دے یہ لوگ اگر چہ مجلس طویل ہو اور اگر کسی علم کے بعد زور ہو اور طوطی  
 یا جو کلام کرے یہی یا اسکو چھوڑے کہ دوسرا کلام شروع کیا مجلس مختلف ہو جاوے گی اور خیابا طویل ہوگا ف اور اس پر اجماع  
 صحابہ کا ہے کہ عورت مخیرہ کو اختیار ہو مجلس تک روایت کی ہے الزراق اور طبرانی نے عبد اللہ بن مسعود سے کہا کہ انھوں نے  
 بیتاں کر کے مرد و عورت کو طلاق کا اور یہ جو وہ دونوں جدا ہو گئے قبل اس بات کے کہ کچھ کہے سو پھر نہیں اختیار کر  
 اوکو اور کہا ابھی سے کہ تو میرا انقطاع ہو دیا میں ہمارے اور ابن مسعود کے اور روایت کی ہے الزراق نے جابر سے  
 کہا کہ انھوں نے جسوقت کہ اختیار دے مرد اپنی عورت کو اور وہ نہ اختیار کرے مجلس میں سو نہیں بیدار ہو واسطے اسکو  
 اور روایت کی ابن ابی شیبہ اور عبد الزراق نے حدیث عمرو بن شعیب عن ابن عمر، جہ سے تحقیق کہ عمر بن خطاب اور عثمان  
 بن عفان کہا انھوں نے کہ جہر و مالک کرے اپنی عورت کو اور خیاری سے اسکو پھر دونوں جدا ہو جاوے اور اس مجلس سے  
 تو نہیں جو عورت کو خیاری اور اختیار غاۃ کو جو راہنہ میں اسکو شہنی بن الصبیح ضعیف ہے اور بھی روایت کی ابن ابی شیبہ  
 عبد اللہ بن عمر بن ابی اسحق سے کہ جو خبر غبار ہے اپنی عورت کو تو اسکو خیاری ہو جب تک اپنی مجلس میں ہے اور اسناد میں اسکی  
 حجاج بن اطاع ضعیف ہے اور خارج کیا ابن ابی شیبہ نے جابر بن بداء و مجاہد اور شعبی اور زہبی اور عطاء اور طاووس سے ایسا ہی  
 صل اور اگر عورت طوطی بھی نہ علم کے پھر وہ شہنی یا شعبی بھی نہ کیا گیا یا اپنے آپ کو واسطے مشورت کے طلب کیا  
 یا جو کو تو واسطے کوئی کے طلب کیا یا جس مانور پر سوار بھی اسکو کھڑا کر یا تو ان سے چہرہ میں سے مجلس مختار ہوگی  
 اور خیاری باطل ہوگا اور کشتی بننے سے اسکو گھر کے یا جو باور کا چاہنا بننے سے اسکو چلنے کے یا کشتی کے چلنے سے مجلس  
 مختلف ہوگی اور جو گھر کے چلنے سے مجلس مختلف ہو جاوے گی اگر کسی مرد نے نیت توفیق سے عورت کو کہا اختیار ہے یا جو کوئی  
 کو نیت تین طلاق کی کہ تو اگر زوجہ نے اسکو جواب میں کہا کہ اختارت نفسي یا اختیار نفسي تو ایک طلاق بائن واقع  
 ہوتی ہے اور یہی قول ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا اور اسی سے اخذ کیا جتنے کذا فی المسقط فی شرح یکہ زوج بازوہ  
 کسی نے لفظ نفس کا ذکر کیا ہے تو اگر زوج نے کہا اختیار ہے اور زوجہ نے کہا اختارت تو وہ باطل ہے اور اسکا طلاق  
 بائن لائے ہیں اس بات پر کہ اگر زوجہ کھ اختیار تو بھی طلاق ہوگا حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ انھوں نے

یہی عورت کو طلاق  
 پر کہ اسکا طلاق  
 منہ سے کہ یہ  
 ہے اسکا طلاق  
 نہ کہ اسکا طلاق

یہی عورت کو طلاق  
 پر کہ اسکا طلاق  
 منہ سے کہ یہ  
 ہے اسکا طلاق  
 نہ کہ اسکا طلاق

یہی عورت کو طلاق  
 پر کہ اسکا طلاق  
 منہ سے کہ یہ  
 ہے اسکا طلاق  
 نہ کہ اسکا طلاق



طلاق نفساً اور عورت سے کہا اختراع نفسی کو کچھ نہیں واقع ہوگا کیونکہ یہ الفاظ طلاق سے نہیں اور یہ جو کچھ  
 اگر لفظ کے تو طلاق پر چار کچھ کیونکہ وہ اجماع صحابہ سے ثابت ہوا ہے جیسا کہ اوپر گذرا ہے اگر مرد نے کہا عورت  
 کہ اپنے نفس کو طلاق دے تو اب خاوند کو رجوع نہیں ہو جاتا **ف** یعنی قبل عورت کے طلاق لینے کے خاوند کو  
 اس بات کا اختیار نہیں کہ اپنے قول سے پھر جائے اور کہے کہ اب میں اجازت طلاق کی نہیں دیتا **ص** اور زوجہ  
 بھی جائز نہیں کہ بعد تبدیل مجلس کے طلاق دے کیونکہ اسے اور اگر کسی شخص نے اپنی زوجہ سے کہا کہ اپنی سوکن کو طلاق  
 یا کسی دوسرے مرد سے کہا کہ میری عورت کو طلاق دے تو جائز ہے کہ قبل دینے کے **ف** یعنی قبل اس بات کے کہ  
 زوجہ یا کسی اپنی سوکن کو طلاق دے یا دوسرے مرد اس کی بیوی کو **ص** اپنے قول سے پھر جائے اور قول اس کا مقید  
 مجلس کے ہوگا **ف** یعنی اس مرد کو پھر نہیں ہوگا بعد تبدیل مجلس کے بھی جب چاہے اس کی بیوی کو طلاق دیوے اور  
 اسی طرح اس کی زوجہ کو اختیار ہے کہ بعد تبدیل مجلس کے بھی جب چاہے اپنی سوکن کو طلاق دیوے **ص** اور اگر کسی  
 شخص نے اپنی عورت سے کہا کہ جب چاہے تو اپنے نفس کو طلاق دے تو اس صورت میں بعد تبدیل مجلس کے بھی زوجہ کو  
 اختیار ہے طلاق دینے کا اور اگر کسی شخص نے کہا کہ جب چاہے تو میری زوجہ کو طلاق دے جائز نہیں ہے کہ اپنے قول سے پھر جائے  
 اور اس شخص کو اختیار نہیں تاکہ پھر گواہ کو بعد تبدیل مجلس کے وہ طلاق دے طلاق واقع ہوگا **ف** اور دلیل اسکی  
 اصل میں کہ زوجہ **ص** اگر کسی شخص نے اپنی زوجہ سے کہا کہ اپنے تین تین طلاق دے اور اسے اپنے تین ایک طلاق دیا  
 ایک طلاق واقع ہو چکا اور اگر دے کہ ایک ایک طلاق دے اور عورت نے تین تین تو امام صاحب کے نزدیک کچھ واقع ہوگا  
 اور صاحبین کے نزدیک ایک طلاق واقع ہوگا اور اگر دے کہ ایک ایک طلاق بائن دے اور اسے ایک طلاق بھی دیا  
 تو ایک طلاق بائن واقع ہوگا اور اگر کہ ایک ایک طلاق بھی دے اور اسے اپنے تین ایک طلاق بائن یا ایک طلاق بھی  
 واقع ہوگا **ف** اس واسطے کہ مخالفت زوجہ کی لغوی تو مرد نے قول کے موافق طلاق واقع ہوگا **ص** اور اگر کسی شخص نے  
 اپنی زوجہ سے کہا کہ تین طلاق دے تو اپنے نفس کو اگر چاہے تو اور اسے ایک طلاق یا تو کچھ واقع ہوگا اور اگر کہ ایک ایک  
 طلاق دے تو اپنے تین اگر چاہے اور اسے تین تین تین تو امام صاحب کے نزدیک کچھ واقع ہوگا اور صاحبین کے نزدیک ایک طلاق  
 واقع ہوگا اور اگر کسی شخص نے اپنی زوجہ سے کہا کہ تو طلاق دے اگر چاہے تو اور عورت نے چار میں کہا کہ چار یا تینے اگر چاہے  
 اور پھر دے کہ چار یا تینے تو کچھ واقع ہوگا اگر نہ تین طلاق سے کہا کہ چار یا تینے طلاق تیر عورت کے چار میں  
 تو طلاق واقع ہوگا اگر نہ تین طلاق سے کہا کہ **ف** اور اصل میں اس تمام تفصیل کی بی اور جیسے وہ کہہ کر کیا **ص**  
 اور ایسا ہی ہے جو طلاق کہ تو قہراً کیا جائے یا کہ مرد خود پر **ف** جیسا کہ عورت نے خاوند کی شدت طلاق سے کہہ کر  
 اور وہ کہہ کر خود پر **ص** اور اگر موتوں کے طلاق کو یا کہ مرد موجود ہے جسے کہے چاہیے اگر انسان اور مرد و عورت  
 تو طلاق واقع ہوگا **ف** اور اگر دے اپنی عورت سے کہا کہ تو طلاق دے اگر چاہے تو اور اسے کہا چار یا تینے کہ اب میرا  
 گھر بیخ اور یا نہ ہوگا کہ میں تمھارا طلاق دے چکا اور اگر تین تمھارا طلاق نہ ہوگا **ص** اور اگر کسی شخص نے  
 اپنی زوجہ سے کہا کہ جو طلاق بھی جو عورت یا جب بھی چاہے تو تو زوجہ کے رد کرنے سے نہ ہوگا اس واسطے



کہ خاوند نے اوسکو مالک طلاق کا کیا ہے تو جو بوقت عورت چاہے کہ فقط ایک طلاق پڑ جائے اور اگر زوج نے زوجہ سے کہا کہ  
تو طلاق ہے جتنے مرتبہ چاہے تو جو عورت کو درست ہو کہ اپنے تئیں ایک طلاق دیوے پھر ایک طلاق تین تک اور یہ جائز نہیں  
کہ تینوں طلاق ایک بار دیوے اور اگر بعد تین طلاق دینے کے پھر دوسرے خاوند سے نکاح کیا اور پھر بعد خاوند  
پاس لوٹائی تو باوجود اسکو اختیار نہیں کہ کہ اپنے تئیں طلاق دے کیونکہ اور اگر کسی شخص نے اپنی زوجہ سے کہا  
تو طلاق ہے جس جگہ یا جہاں چاہے تو جو عورت کو جائز ہو کہ اسی مجلس میں طلاق دے کیونکہ اور بعد تبدیل مجلس  
کے نہیں اور اگر کہ ایک جگہ طلاق ہی جس طور کا چاہے تو اور زوجہ نے جواب میں کہا کہ ایک طلاق بائن چاہا یا سنی یا تم طلاق  
موافق یا سنی خاوند کے تو چاہا یا اوس موافق طلاق پڑ جائے یا کف ایسی اگر ایک طلاق بائن چاہا یا تو ایک طلاق بائن پڑ جائے  
اور تین چاہے تو تین پڑ جائے وینگے اور اگر خاوند نے نیت کی تین کی اور عورت نے ایک طلاق بائن کی یا خاوند نے ایک  
طلاق بائن کی اور عورت نے تین طلاق کی تو دونوں صورتوں میں ایک طلاق جی واقع ہو جائے اور اگر خاوند نے کچھ نیت  
نہیں کی تو جو عورت چاہے گی اوس موافق طلاق واقع ہوگا اور اگر زوجہ نے کچھ نہ چاہا تو بھی امام صاحب کے نزدیک  
ایک طلاق جی واقع ہو جائے اور صاحبین کے نزدیک کچھ نہ واقع ہوگا اور اگر کسی شخص نے اپنی زوجہ سے کہا  
کہ طلاق دے تو اپنے تئیں جتنے چاہے تو جتنے کہ مجلس میں چاہے وینگے اور اگر زوجہ نے رد کیا یا مجلس  
بدل گئی اختیار باطل ہوگا اور جو کہ ایک طلاق دے تو اپنے تئیں تین تین میں سے جتنے چاہے تو عورت کو اختیار ہے کہ  
ایک طلاق دے یا دو اور تین طلاق دے کا اختیار نہیں اور صاحبین کے نزدیک درست ہے کہ تین طلاق دے کیونکہ

### باب الحلف بالطلاق

اور جو تہ امتیاضات کی طلاق کا طریق نکاح کے کو طلاق بعد نکاح کرنے کے واقع ہوگا جیسے کہ کسی عورت نے اپنے سے  
اگر نکاح کروں میں جسے تو تو طلاق ہو یا کہ جسے جو عورت کہ نکاح کروں میں اوس سے تو وہ طلاق ہو ف  
و موافق صورتوں میں جب نکاح کر گیا طلاق واقع ہو جائے اور دوسری صورت میں جس عورت سے نکاح کر گیا تو طلاق  
پڑ جائے اور امام شافعی کے نزدیک طلاق واقع ہوگا کیونکہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں طلاق  
قبل نکاح کے ف یہ حدیث مروی ہے جو جابر سے کہ کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں طلاق کرے بعد نکاح کے  
اور نہیں جو اگر کہ ایک ملک کے روایت کیا اوسکو ابو یعلیٰ نے اوصیج کیا اوسکو حاکم نے اور روایت کی ابن ماجہ نے  
بھی ثمال سے کہ روایت ہے منخرت سے اور اسناد اوسکی حسن ہے اور حدیث عمرو بن شعیب بن ابی عمیر جہد میں ہے کہ فرمایا  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں قبل طلاق کی ہر مذکورہ کی اوس میں کہ اختیار میں نہیں اور نذر آدمی اوس میں کہ اختیار  
میں نہیں اور بعد طلاق اوس عورت میں کہ اختیار میں نہیں نکالا اوسکو ابو داؤد اور ترمذی نے اوصیج کیا اوسکو اور  
قتل کیا بخاری سے کہ وہ اصح مجلس باب میں اور حدیثوں سے اور بول ہماری اس باب میں پہلے میں کہ اور  
صاحب ہدایہ نے کہ حدیث معمول ہے اور عورت پر کہ طلاق کو لفظ واقع کرے قبل نکاح کے جیسے کہ کہ تو طلاق کر  
تو اس صورت میں ہمارے نزدیک بھی طلاق واقع ہوگا اور یہی اس کے منقول ہیں شعبی اور ترمذی سے روایت کی

ن اور بعد نکاح کے  
نہ کہ عورت  
کے خاوند کو  
اور زوجہ کو  
و طلاق  
بات کے کہ  
سکا مفید  
دیوے اور  
اور اگر کسی  
بھی زوجہ کو  
سے پھر جاوے  
بیل اسکی  
ایک طلاق دیا  
پھر اپنے ہوگا  
ن جی دیا  
اق جی  
اگر کسی شخص نے  
ہا کہ ایک  
و ایک طلاق  
اگر چاہے کہ  
جواب میں  
اصل  
نہ کہ عورت  
جو عورت کے  
باب میں  
میں نے  
سوا

ابو بکر رازی نے نہری سے کہا انھوں نے یہ جو حدیث کہ نہیں طلاق پر قبل نکاح کے تو باؤس مرتین میں ہر ایک کو  
کوئی شخص کہ نکاح کر فلانی عورت سے اور وہ کہے کہ اس کو طلاق ہو لیکن جس شخص نے کہا کہ اگر نکاح کروں میں فلانی عورت  
سے یہ تو طلاق پر واجب نکاح کر گیا اور اس طلاق واقع ہو گا اور بھی روایت کیا اس کو عبد الرزاق نے مصنف میں  
نہری سے کہا انھوں نے جو شخص کہے کہ جو عورت نکاح کروں میں اور اسے تو وہ طلاق ہو اور جو ٹوٹی کہ غریبوں میں  
وہ آزاد ہو جیسا اس سے کہا ویسا ہی ہو گا تو کہا عمر نے کیا نہیں ہوا کہ نہیں طلاق پر قبل نکاح کے تو باؤس مرتین میں ہر ایک کو  
مگر بعد ملک کے کہ نہری نے یہ باؤس صورت میں ہو کہ کسی کوئی شخص کہ فلاں نے عورت طلاق ہو اور فلاں فلاں کا آزاد  
اور روایت کی ابن ابی شیبہ نے مصنف میں سالم اور قاسم اور عبد العزیز اور شعبی اور بخاری اور نہری اور اسود اور ابی  
بن عروبن جعفر بن عمر بن عبد الرحمن اور کمال سے کہا ان سب نے جب کہے کہ اگر نکاح کروں میں فلانی سے یہ  
طلاق ہو یا جس دن نکاح کروں میں فلانی سے یہ طلاق ہو یا جو عورت نکاح کروں میں اور اسے سو وہ طلاق ہو جیسا  
اس سے کہا ویسا ہی ہو گا اور لیکن غلط میں جو جائز ہے اور غیر صحیح ہے اور یہ میں ہر ص اور شرط صحیحہ طلاق کی  
یہ کہ کیا اضافت کرے طرف ملک کے ف جیسے کہ اوپر گذرا مثلاً کہ جہنیہ سے کہ اگر نکاح کروں میں جسے تو باؤس مرتین  
ص اولیق کے وقت ملک موجود ہو گا اگر کسی اجنبیہ سے کہا کہ اگر نکاح کروں میں جسے تو تو طلاق ہو اور یہ نکاح کر کے اس  
کام کرنا تو طلاق واقع ہو گا ف اس واسطے کہ دونوں طرفین فوت ہوئیں کیونکہ اضافت کی طلاق کی طرف نکاح کے او  
نہ نکاح ہو جو تفاوت تعلیق کے ص اور اگر انہی بیوی سے کہا کہ اگر نکاح کروں میں فلاں ہوگی تو تو طلاق ہو اور وہ گھر میں داخل ہوگی  
تو طلاق ہو چکا ہو گا اس واسطے کہ وقت تعلیق کے اس گھر ملک موجود ہو گا اگر کسی شخص نے اپنی زوجہ سے کہا کہ اگر گھر میں آئے تو  
یا جب گھر میں آئے تو یا جو وقت گھر میں آئے تو تو طلاق ہو تو بعد گھر میں آنے کے ایک طلاق واقع ہو گا اور بعد اس کے شرط  
پوری ہو جاوے گی یعنی پھر بعد اس کے اگر گھر میں جاوے گی تو اب طلاق نہ ہو گا اور اگر کہا کہ جس متبہ گھر میں آئے تو تو تمکو طلاق ہو  
تو یہاں گھر میں آوے گی طلاق واقع ہو جائے اور بعد میں طلاق واقع ہونے کے شرط تمام ہو جاوے گی تو اگر بعد میں طلاق واقع ہو  
حلال کر کے پھر اس نکاح کیا تو اب جو گھر میں آوے گی طلاق واقع ہو گا اور اگر کہا کہ جس متبہ نکاح کروں میں جسے تو تو طلاق  
تو شرط باطل ہوگی پھر اگر بعد صلہ کے بھی اور اسے نکاح کر گیا طلاق واقع ہو جاوے گا اور بعد میں کے اگر زوال ملک ہو  
تو میں باطل ہوگی تو اگر شرط باطنی ملک میں متحقق ہوئی میں تمام ہو جاوے گی اور طلاق واقع ہو گا ف صورت اسکی یہ کہ  
اپنی عورت سے کہا کہ اگر اس گھر میں آوے گی تو تو طلاق ہو بعد اس کے پھر ایک طلاق بائن لہلہ اس کو نہرے کے جدا کیا او  
عدت تمام ہوئے کے بعد پھر اس سے نکاح کر لیا اور اب وہ عورت گھر میں داخل ہوئی تو وہ شرط پہلے کی متحقق ہوگی اور طلاق  
پھر ہو گا اگر بعد زیمان میں اسکی ملک نہ ہو جسے اہل ہو گئی تھی ص اور اگر شرط باطنی ملک میں متحقق نہ ہوئی تو بعد میں تمام  
ہو جاوے گی اور کچھ واقع ہو گا ف صورت اسکی یہ کہ اپنی زوجہ سے کہا کہ اگر اس گھر میں آوے گی تو تمکو طلاق ہو بعد  
اس کے اس کو ایک طلاق بائن لہلہ اسے دیا اور بعد گذرنے عدت کے وہ عورت گھر میں داخل ہوئی تو اسے گھر میں رہی  
یعنی سابقہ ہو گئی اور طلاق واقع ہو گا کیونکہ قبل از رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں طلاق ہی اس عورت میں کہ

۴  
نہری سے  
کہا



**ف** جیسے زوجہ نے بعد گزرنے عدت کے زید اور عمرو دونوں سے کلام کیا **ص** یا اول چیز تک میں ہو سکے  
 اور دوسری ہو سکے جیسے زوجہ نے حالت نکاح میں کلام کیا زید سے اور پھر خاوند نے اوسکو ایک طلاق قبول  
 دے دیا اور بعد گزرنے عدت کے اوستہ عرس سے کلام کیا **ص** تو طلاق واقع نہ ہوگا اور تخیر **ف** یعنی بفعل طلاق  
 دے دینا **ص** باطل کرنا تو اگر تعلق کی تین طلاق کی کسی شرط پر اور جب قبل وجود شرط کے تین طلاق  
 بالفعل دے دیے اور بعد اوسکے وہ عورت حلال ہوگے پھر اوسے خاوند یا اس کوٹائی اور اسے طلاق ہوئی تو پھر نکاح  
**ف** مثال اسکی یہ کہ زید نے اپنی زوجہ رحیمہ سے کہا کہ اگر تو گھر میں جا کرے تو تجھ کو طلاق میں اور پھر رحیمہ کو  
 تین طلاق بالفعل دے دیے اور رحیمہ نے بعد گزرنے عدت کے گھر سے نکاح کیا اور بکر نے اوس سے جمع کر کے پھر اوسکو  
 طلاق دے دیا اور بعد گزرنے عدت کے رحیمہ سے زید نے پھر نکاح کر لیا اور اب رحیمہ گھر میں داخل ہوئی تو پھر واقع ہوگا  
**ص** اگر کسی شخص نے تین طلاق کو معطل کیا اور پہلی کے نبی یہ کہ مالک گھر میں تیسے وہلی کر وں تو تجھ کو طلاق میں اور  
 پھر شرف کو فرج میں داخل کیا اس طرح پر کہ دونوں معتدل گئے تو خاوند پھر واجب ہوگا اگرچہ دیکر یہی ہوں اور اگر  
 باہر نکال کے پھر داخل کرے تو پھر واجب ہوگا ہدایہ **ص** اور عتق کہتے ہیں ہر مثل کو اور بعضوں کے نزدیک عتق  
 اجرت ہو وہلی کی اگر نہ حاصل ہو سکے اور ایسا ہی حکم ہے اگر سید نے اپنی لونڈی کی آزادی وہلی پہنچائی اور اگر نہ ہو سکے  
 عتق ہو اوسکی وہلی پہنچائی کیا تو فقط داخل کرنے سے وجہ تحقق نہ ہوگی جب تک نکاح کے پھر مثلاً اور جو نکاح کے لئے تو  
 رجعت ثابت ہوگی اور عتق واجب ہوگا **ف** اور امام ابی یوسف کے نزدیک طلاق صحیح منقطع ہوتا اگر اس سے  
 بھی رجعت ثابت ہوگی ہدایہ **ص** اگر کسی شخص نے اپنی زوجہ سے کہا تجھ کو طلاق پر انشاء اللہ تعالیٰ طلاق واقع نہ ہوگا  
**ف** اسواسطے کہ ہلے میں ہو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے حلف کھائی ساتھ طلاق یا عتق  
 کے اور کہا انشاء اللہ اوسے ملا ہو تو نہیں چھوڑے گا پس کہما ز طبعی نے تخریج میں غریب ہر اس لفظ سے اور روایت کی  
 ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے حضرت عبداللہ بن عمر سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسے قسم کھائی  
 پھر کہا انشاء اللہ تو اوسے چرٹ نہیں اور صحیح کیا اس حدیث کو ابن خیابان نے اور روایت کی ابن عدی نے کامل میں  
 عطار سے انھوں نے ابن عباس سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسے کہا اپنی عورت سے تو طلاق  
 انشاء اللہ یا عتق علام سے تو اگر ادھر یا میں ہاؤ گھا گھا نہ کھے میں انشاء اللہ تو اوسے کچھ چرٹ نہیں اور اسناد میں  
 اوکی آجی کہیں ہوضیف کیا اوسکو دارقطنی نے اور روایت کی عبدالرزاق اور دارقطنی نے معول سے بھونچے  
 معاذ بن جبل سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں پیدا کیا اللہ نے دوست زیادہ عتاق سے اوشو میں  
 زیادہ طلاق سے تو جس شخص نے اڑا دیا اور کہا انشاء اللہ تو نہیں چھوڑے گا اسٹنا واسطے اوسکے اور عظام آرا دہی اور  
 جسوقت کہ طلاق یا اوسے شتاک یا تو واسطے اوسکے یا شتاک اوسکا اور نہیں طلاق ہو عورت پر انتہی اور دیکر کیا  
 اور کہ عبدالحق نے اوسکے من جہت دارقطنی سے اور کہا کہ اسناد میں اوسکی حدیث میں مالک ہوا وہ ضعیف ہو  
 اور کہا ابویہی نے کہ حدیث ضعیف ہو اور معول نے معاف سے نہیں سنا اور وہ قطع ہو **ص** اگر فیہ تو قبل کہنے



نہ ہو  
 طلاق قبل  
 قبل طلاق  
 میں طلاق  
 کہ نہ ہو  
 چہرہ جو  
 بچہ اور  
 قہر اور  
 اور اگر  
 یک حق  
 یک طلاق  
 بلے تو  
 سے  
 قہر اور  
 یا عاق  
 یت کی  
 لسانی  
 کل میں  
 بطریق  
 ما میں  
 سوئے  
 دشمن  
 جو اور  
 کیا  
 نہ جو  
 کہ

انشاء اللہ کے معارف اور اگر زوج قبل کہنے انشاء اللہ کے مگر کیا طلاق واقع ہوگا؟ یعنی سارا الفاظ انشاء اللہ کا  
 ذکر ہوا کہ اگر کسی شخص نے اپنی زوجہ سے کہا تجوین طلاق میں مگر تو کیا طلاق  
 واقع ہوگا اور اگر کسی نے کہا کہ تجوین طلاق میں مگر ایک تو وہ طلاق واقع ہوگئے اس واسطے کہ اول صورت میں اس نے  
 تین سے دو نکال لیے تو ایک لکھا اور دوسری صورت میں تین سے ایک تو دورہ گئے ص اور اگر کسی  
 نے تجوین طلاق میں مگر تین تو تین واقع ہو گئے اس واسطے کہ کمال لینا کل کمال سے صحیح نہیں

### باب طلاق مریض کے بیان میں

جو شخص کمال یا دسکی طاقت پر سبب مرض کے ہو یا نہ ہو جیسا کہ وہ شخص جو واسطے حاجتوں کے گھر سے باہر  
 نہیں نکلتا اگر گھر کے اندر اس پر قدرت رکھتا ہو یا جو صحت حال میں واسطے قتل کے لگے کیا جاوے یا اس کو واسطے  
 قتل کے باہر لے کر یا تو فیض خاص میں یا حد میں اگر اسی حالت میں مر جائے تو چاہے دوسرے سبب سے مر ہو تو اسے  
 اس کا ثلث مال سے زیادہ میں درست نہیں اور اگر طلاق بائن دے دے دیوے اپنی عورت کو اور مر جائے تو بی سبب  
 سے یا دوسرے سبب سے تو وہ عورت واسکی وارث ہوگی جب کہ وہ عورت حد میں ہو اور اگر بعد حد  
 کے مگر یا تو وارث ہوگی یا نہ ہوگی اور یا وہی بی بی کہ روایت کی کہ ابن ابی شیبہ نے عمر اور عائشہ اور ابن مسعود اور ابن عمر  
 اور شرح اور طواصن سے کہ وارث ہوگی عورت مریض کی جب تک وہ حد میں ہو اور بھی روایت کی کہ امام محمد نے  
 ابراہیم سے اس شخص نے شرح سے کہ حضرت عمر نے کہا طرف اس کے کچھ شخص طلاق دے اپنی عورت کو تین اور  
 مریض ہو تو وارث کو اس کو جب تک حد میں ہو اور جیسا کہ حد تک نہ جائے تو نہیں میراث واسطے اس  
 اور بخاری میں ہے ما لا آتہ سمیع ابن شہاب کہ یقول اذا طلق الرجل امرأته نکلا وهو  
 مریض فاقطعوا فیہ یعنی کہ اگر ابن شہاب نے کہ جب طلاق دے مرد اپنی عورت کو اور وہ مریض ہو تو وہ عورت  
 وارث ہوگی واسکی وارث کیا حضرت عثمان رضی اللہ عنہما نے عدا الرحمن بن جوف کی عورت کو اور انھوں نے طلاق بائن دیا تھا  
 اس کو مریض میں اور قتل کیا امام مالک نے کہ حدت اس کی لڑکی تھی اور روایت کی شافعی نے اور لوگوں سے سولے  
 مالک کے کہ عبد الرحمن بن جوف مرے اور بیوی اس کی حدت میں تھی البیاضی پر تہذیب الاسلام میں کہ شافعی ابن العاصم نے  
 کہ قول مالک کا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہما نے وارث کیا تھا اس کو بعد حدت کے معارض ہو سکتا تھا قول جہور کے کہ وحدت میں تھی  
 ص لیکن اگر ایک طلاق یا یا دو طلاق دے تو امام شافعی کے بھی نزدیک محرم ہوگی اور اسی طرح اگر طلاق یا اس کو  
 کیا یا تو اس کو نہ ہوا جسے نزدیک عورت مریض کی وارث ہوگی یا تو لیکن نزدیک امام شافعی کے سوا اس واسطے کہ  
 کیا یا تو اس کے نزدیک طلاق صحیح نہیں لیکن اگر اپنی زوجہ سے غلط کیا تو بالافتاق وارث نہ ہوگی اگرچہ وہ حاجی الخ  
 مر ہوئے اس واسطے کہ وہ عورت خود راضی ہو گئی ساتھ جدائی کے اور مال دے کے طلاق لے لیا اور اگر ایسے  
 مریض کی زوجہ سے ایک طلاق راضی طلب کیا اور اس نے اس کو تین طلاق دے دی تو یہ جائز ہے نزدیک

ع  
 اور کسی نے  
 اور کسی نے

اوسکی وارث ہوگی اور بھی وارث ہوگی اگر اوسکی عورت نے عدت میں اپنے خاوند کے بیٹے کو بوسہ یا شہوت سے ہوا  
 کردہ بوسہ ساتھ طلاق بائن کے جدا ہوئی تو نہ ساتھ بوسہ یا شہوت کے اور جو ایسا مریض ہو جسے اگر اپنی زوجہ سے  
 لعان کیا **ف** اور لعان کا بیان آگے آتا ہے **ص** اور سبب لعان کے دونوں میں جدائی ہوگئی اور زوج  
 اوسی حالت میں ازوجہ وارث ہوگی اور اسی طرح اگر قسم کھائی کہ چارہ تک وجہ سے قربت نہ لگے اور چارہ تک  
 اوس سے قریب نہ ہوا اور دونوں میں جدائی ہوگئی بعد اوس کے زوج اوسی حالت میں مر گیا تو زوجہ وارث ہوگی اور جو  
 باہر گھر کے واسطے حائض کے باہر گئے اگر چہ بیابا ہو یا اوس کو تپ ہو اور جو کہ بند ہو جائے یا صنف قتال میں ہو و  
 یا قصاص اور جرم کے واسطے قید ہو اور اپنی عورت کو طلاق بائن سے بوسہ یا شہوت سے مرد کے زوجہ وارث ہوگی  
 اگرچہ اوسی حالت میں مر ہو و یا قتل ہو و یا عورتوں میں خود راضی طلاق سے ہوگئی **ص** اور اگر بے حکم زوجہ کے اوسکو  
 طلاق کا دیا اور زوجہ نے اپنے نفس کو اختیار کیا یا زوجہ کے حکم سے اوسکو تین طلاق دیے زوجہ اوسکی وارث ہوگی  
**ف** اسوا سیکے زوجہ ان صورتوں میں خود راضی طلاق سے ہوگئی **ص** اور اگر بے حکم زوجہ کے اوسکو  
 تین طلاق دیے اور پھر اوس مرض سے صحت پانے کے مر گیا تو بھی وارث ہوگی **ف** اسوا سیکے جب وہ مریض پہنچ  
 اچھا ہو گیا تو حکم مرض کا باقی نہ ہوگا اور اگر ایسے مریض نے عورت سے کہا کہ میں نے تجھ کو تین طلاق صحت میں  
 دیے تھے اور عورت نے تصدیق کی اور عدت گذر گئی یا زوجہ کو اوس کے حکم سے تین طلاق دیے بعد اوس کے خاوند نے  
 اقرار کیا کہ زوجہ کا بچہ کچھ مرض ہی یا بچہ کو کو وصیت کی تو اگر وصیت یا اقرار کرے میراث سے اوسکو اقرار اور وصیت  
 موافق ہوگا اور اگر میراث نہ کرے تو اقرار سے میراث وصیت سے میراث ملے گی بہر حال جو کہ بھگادی ہو یا بھگاد **ف** اور صاحب  
 نزدیک اقرار اور وصیت اوس کا بھی ہو تو دونوں صورتوں میں موافق اقرار یا وصیت کے ہوگا **ص** اور جو ایسے مریض  
 نے اپنی زوجہ کے تین طلاق کو حلق کیا ایسی شرط پر کہ وہ زوجہ کے اختیار میں نہیں ہو جیسے کسی وقت کے ساتھ  
 یا فصل سے کسی اجنبی کے **ف** اور شرط یا اپنی گئی مثلاً کہ اگر چاہے تو تجھ کو تین طلاق بہن یا زید نماز پڑھو تو  
 تین طلاق بہن **ص** اور اوسی حالت میں مر گیا تو زوجہ وارث ہوگی اور اگر حالت صحت میں تعلیق کی تو وارث ہوگی  
 اور جو ایسے مریض نے اپنی زوجہ کے تین طلاق کو اپنے فعل پر حلق کیا تو زوجہ اوسکی وارث ہوگی اگرچہ حالت صحت میں  
 تعلیق کی ہو اور مرد کو اوس فعل سے چارہ ہو جیسے مات کرے یا اجنبی سے یا چارہ نہیں ہو جیسے کھانا طعام کا اور  
 نماز فرض اور بات کرنا مان باب سے اور اگر زوجہ کے فعل پر حلق کیا تو تعلیق او فاعل زوجہ کا دونوں میں واقع ہوئے  
 او فاعل ایسا ہو کہ عورت کو اوس سے چارہ ہو جیسے بات کرنا اجنبی سے تو عورت وارث ہوگی اور اگر اوس فعل سے  
 عورت کو چارہ نہیں جیسے نماز فرض اور کھانا طعام کا تو وارث ہوگی اور اگر تعلیق صحت میں ہو اور زوجہ کو اوس فعل سے  
 چارہ ہو تو وارث ہوگی اور اگر چارہ نہیں تو تشعین کے نزدیک وارث ہوگی اور نزدیک امام محمد اور زفر کے وارث ہوگی  
**ف** اور فقہ الاسلام نے ذکر کیا کہ سبب و ملین کہ صحیح قول امام محمد کا ہے **ص** اور اگر طلاق جہی معلق کیا کسی شرط پر  
 او قبل گذر نے عدت کے عورت مر گئی تو ان سبب صورتوں میں وارث ہوگی **ف** برابر کے طلاق یا جھوٹ

کے بیان میں  
وت سے آوا  
بیاز وجہ سے  
اور زوج  
رجا یا ہا تک  
نہ ہوگی اور  
میں جو کہ  
وارث نہ ہوگی  
بکومتیار  
وارث نہ ہوگی  
کے اوسکو  
رضی بیچین  
نصحت میں  
کے خاوند نے  
اور وصیت  
اوصاف میں  
جو ایسے نہیں  
کے ساتھ  
ماز پر چھوٹو  
وارث نہ ہوگی  
مالیت میں  
اطعام کا او  
میں اتنے ہوئے  
سے فعل سے  
بکومتیار  
وارث نہ ہوگی  
لسی شرط پر  
نیا جو میں

یامرض میں اوسکی طلب سے باغیا اوسکی طلب کے اپنے فعل پہلے کیا ہو یا زوجہ کے فعل پر چارہ ہو یا نہ چلی  
صل اور تمام صورتوں میں اگر زوج بعد تمام ہونے عدت زوجہ کے اوتوا بالاتفاق اوس سے وارث نہ ہوگی تو میراث  
خاص یا وسی صورت میں جب بچہ جائے نہ خاوند اور عدت نہ گذری ہو تو اوس کے لکھا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ  
شریح کے کہ جو شخص تین طلاق کے اپنی عورت کو اور وہ مرض ہو تو وارث نہ کرواؤ سب کو نہ کہ عدت میں نہ ہوا  
جب اوسکی عدت گذر جائے تو نہیں ہی میراث واسطہ اوس کے روایت کیا اوسکو امام محمد نے اور امام مالک کے  
نزدیک بعد عدت کے بھی وارث ہوگی جب تک وہ غیر سے کاح نہ کرے جیسا کہ اوپر اسکا بیان میں گذر چکا

**باب رجعت کے بیان میں**

اور جب طلاق نے مرد اپنی عورت کو ایک طلاق جی بلا و طلاق جی ہو جائے تو خاوند کو عدت کے اندر بھی اوس سے رجعت  
کرے برابر کہ وہ مرضی ہو یا نہ ہو <sup>۱</sup> اوس واسطہ کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے <sup>۲</sup> وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ هُنَّ لَا يَمْلِكُنَّ  
اَجَلَهُنَّ فَكُلُّنَّ مِنْ حَيْثُ هُنَّ يَمُوتُنَّ <sup>۳</sup> ترجمہ اور جب طلاق و تم عورتوں کو اور ہو چو جائے تو قریب اپنی  
سیدہ کے تو رو کہ رو کہو انکو موافق و متور کے <sup>۴</sup> ص اور یہ عورت میں ہوا اور اگر لڑکی ہو تو ایک طلاق کے بعد اوس  
رجعت درست نہ فقط <sup>۵</sup> اوس واسطہ کہ وہ طلاق کے بعد لڑکی ایسی ہو جاتی ہے جیسے عورت بن تین طلاق کے  
کیونکہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طلاق اونڈی کے دوہیں اور عدت و سکی و جو میں اور عورت شاد ہو گذری  
ص اگر کہے کہ جو کیا میں تجسے با وجہ کیا میں اپنی عورت سے رجوع ثابت ہوگا اور اگر وطی کی پشتہ و شو کو  
مس کیا اوسکی فرج کی طرف پشتہ و شو <sup>۶</sup> اگر عورت نام نہ ہو <sup>۷</sup> تب بھی رجعت صحیح ہے اور امام شافعی کے نزدیک بغیر زبان کے کہنے کے  
رجعت ثابت نہ ہوگی <sup>۸</sup> ف اور دلیل جاری قول اللہ تعالیٰ کا <sup>۹</sup> وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ هُنَّ لَا يَمْلِكُنَّ <sup>۱۰</sup> اگر زبان  
سے کہنے رجعت کرے تو مستحب ہے کہ اوس پر گواہ کرے اور عورت کو گواہ کرنے کے میں تجسے رجعت کی <sup>۱۱</sup> ف اور  
گواہ کرنے کے یہی ہیں کہ جب رجعت کا ارادہ کرے تو دو مردوں کے سامنے کہے کہ تم گواہ بنا کہ میں اپنی عورت سے  
رجعت کی <sup>۱۲</sup> ص اور اگر شہادت نہ کرے تو بھی رجعت صحیح ہے <sup>۱۳</sup> ف اور یہی مذہب ہے امام احمد اور امام مالک کا اور  
امام شافعی کے نزدیک ایک روایت میں رجعت صحیح ہے اگر گواہوں کے سامنے اور دلیل لے میں ساتھ قول  
اللہ تعالیٰ کے سورہ طلاق میں <sup>۱۴</sup> وَاَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا هُوَ عَزَّ وَجَلَّ اور تم کہتے ہیں کہ یہ واسطہ مستحب ہے کہ  
اور دلالت کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرقت میں بھی فرمایا <sup>۱۵</sup> وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ هُنَّ لَا يَمْلِكُنَّ <sup>۱۶</sup> میں شہادت  
شرط نہیں لیا یہی رجعت میں اور بھی دلیل جاری ہے جو روایت کی البوداؤ نے سنن میں عمران بن یوسف سے  
اوس شخص کے طلاق و اپنی عورت کو پھر حمل کرے اوسے اور نہ لڑکی کرے طلاق اور رجعت پر سوا کہ طلاق دیا  
اوسنے خلاف سنت کے اور رجعت کی خلاف سنت کے گواہ کرے طلاق پر اور رجعت پر کو نہ اس سے معلوم ہوتا  
کہہ رجعت نہ کہہ کرنا سنون ہے اور یہی ہمارا مذہب ہے اور بھی اس میں اشارہ ہے کہ رجعت صحیح ہے بھی ہو جاتی ہے  
نقطہ قول سے اور یہی ہمارا قول ہے <sup>۱۷</sup> ص اور جو شخص کہ اپنی عورت کو طلاق جی دے تو مستحب ہے کہ اوپر داخل نہ ہو

یعنی گواہ  
کرد و قرائت  
اضافات  
والوں کو ۱۲

بدھن اوفن کے اور خبردار کرنے کے **ف** اور راؤر ہی پر حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے **ص** اگر خاوند نے طلاق بھیجی  
 کی عدت گذرنے کے بعد دعویٰ کیا کہ مینے عدت میں عورت سے رجعت کی تھی اور عورت نے اوسکی تصدیق کی تو رجعت  
 ثابت ہوگی اور اگر تکذیب کی تو دعویٰ باطل ہے اور رجعت ثابت نہوگی اور امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک عورت پر اس عورت  
 میں قسم نہیں کہ جو کہ رجعت اون جنوں میں سے ہے یا کہ امام صاحب کے نزدیک وہ بین قسم نہیں **ف** اور صاحبین کے  
 نزدیک قسم لازم آوے گی **ص** اگر خاوند نے عورت سے طلاق بھیجی کی عدت میں کہہ کہ مینے تجھے رجعت کی اور عورت نے  
 کہا عدت سہری گذر گئی اگر اوس میں تین احتمال اوسکا ہو سکے تو امام صاحب کے نزدیک عورت کا قول معتبر ہوگا اور رجعت  
 ثابت نہوگی اور نزدیک صاحبین کے رجعت ثابت ہو جائے گی اور اسی طرح اگر لونڈی کے خاوند نے بعد عدت گذرنے کے  
 اوسکے مالک سے کہا کہ مینے اوس سے رجعت کر لی تھی عدت میں اور مالک نے اوسکی تصدیق کی اور لونڈی نے  
 اوسکی تکذیب کی تو امام صاحب کے نزدیک قول لونڈی کا معتبر ہوگا اور صاحبین کے نزدیک قول مولیٰ کا اور اسی  
 طرح اگر لونڈی سے اوسکے خاوند نے کہا کہ مینے تجھے رجعت کی اور لونڈی نے کہا کہ عدت سہری گذر گئی اور مولیٰ اور خاوند  
 نے اسکا انکار کیا تو بھی امام صاحب کے نزدیک قول لونڈی کا معتبر ہوگا اور صاحبین کے نزدیک قول زوج اور مولیٰ کا  
**ف** اور دلیل اسکی ہر دین مذکور ہے **ص** جو عورت کہ عدت میں پر اگر اوسکا تیسرا حیض سوچیں روز تہام ہو تو  
 بچہ پاک ہونے کے عدت تمام ہوگی اور اگر اوس روز سے کم میں پاک ہوئی تو جب تک کہ غسل نہ کرے یا وقت نماز فرض کا  
 اوس پر تکذیب جائے یا تیمم کرے نماز نہ ادا کرے عدت تمام ہوگی اور اگر اوس نے غسل کیا اور ایک عضو کا دھواں بھول گئی  
 اور خاوند نے رجعت کر لی درست ہے اور اگر ایک عضو سے کچھ جھوٹ گیا تو رجعت ثابت نہوگی **ف** اور امام ابوحنیفہؒ سے  
 دعویٰ ہو کہ عضو اور ستمشاق ترک کرنا بہتر ہے ترک کرے ایک عضو کا مل کے ہو اور دعویٰ سے ایک روایت میں اور  
 امام محمد کے نزدیک وہ ایک عضو کے حکم میں نہیں اس واسطے کہ اونی فرضیت میں اختلاف ہے بخلاف اور اعضا کے  
 کن افی اللہ الیہ **ص** اور اگر کسی شخص نے اپنی زوجہ حاملہ کو طلاق بھیجی یا اور اسکے ساتھ وہی کہے سے انکار کیا  
 بعد اوسکے پھر اوس سے رجعت کر لی اور زوجہ بعد طلاق کے کچھ حیض سے کم میں جی تو رجعت صحیح ہوگی کیونکہ معلوم ہوا  
 کہ زوجہ وقت طلاق کے حاملہ تھی اور یہ وہی کے حاملہ نہیں ہوتی تو خاوند اپنے انکار میں کا ذہب ہوگا اس واسطے کہ اگر کا **ص**  
 صاحب فرماں ہے کہ **ف** اور اس باب میں حدیث اردی ہر ابوہریرہؓ نے نقل کیا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے اگر کا صاحب فرماں کا پورا زانی کو جو بھی یہ روایت کیا اوسکو بخاری اور مسلم نے حدیث سے اونکی اور حضرت عائشہؓ  
 کی ایک قصہ میں اور روایت کیا اوسکو نسائی نے ابن عساکر سے اور ابو داؤد نے عثمان بن عفان سے **ص** اور اگر کو بیچنے کے  
 ایک طلاق بھیجی دیا اور وہی سے انکار کیا بعد اوسکے امام عدت میں اوس سے رجعت کر لی تو صحیح ہے **ف** اور دلیل  
 اسکی اوپر گذری **ص** اور اگر بعد نفوت کے عورت کے ساتھ اوسکو طلاق بھیجی دیا اور وہی سے انکار کیا بعد اوسکے  
 اوس سے رجعت کی رجعت صحیح نہوگی مگر یہ کہ وہ عورت وقت طلاق سے قبل گذرے نہ دو سال کے اگر کا جی تو رجعت  
 درست ہوگی اسلیے کہ جب وہ برس سے کم میں پھر ہوا تو معلوم ہوا کہ وقت رجعت کے محل موجود تھا **ص** اور اگر کسی

اگر کا صاحب فرماں  
 ہے کہ اگر کسی شخص نے  
 اپنی زوجہ حاملہ کو طلاق  
 بھیجی یا اور اسکے ساتھ  
 وہی کہے سے انکار کیا  
 بعد اوسکے پھر اوس سے  
 رجعت کر لی اور زوجہ  
 بعد طلاق کے کچھ حیض  
 سے کم میں جی تو رجعت  
 صحیح ہوگی کیونکہ معلوم  
 ہوا کہ زوجہ وقت طلاق  
 کے حاملہ تھی اور یہ وہی  
 کے حاملہ نہیں ہوتی تو  
 خاوند اپنے انکار میں کا  
 ذہب ہوگا اس واسطے کہ  
 اگر کا



شخص نے اپنی زوجہ سے کہا کہ اگر تو جسے کی تو مجھ کو طلاق جو توجہ و عورت جسے کی طلاق پر جاوے گا اور اگر نہ جاسے  
 کے بانیادہ کہ دوسرا لڑکا جنی تو رجعت ثابت ہوگی اور اگر کم میں چھ مہینے سے جنی تو رجعت نہ ہوگی **ف** اور  
 دلیل اسکی اصل میں بطور **ص** اور اگر کسی شخص نے اپنی زوجہ سے کہا کہ جب تو جسے کی تو مجھ کو طلاق جو توجہ و عورت  
 تین مہینے تین باجنی تین طلاق پر جاوے گا اور دوسرے لڑکے سے اور تیسرے لڑکے سے رجعت ہو جائیگی **ف**  
 اسواسطے کہ جب طلاق کا پید ہوا تو طلاق پر گیا اور عورت معتد ہو گئی اور دوسرے لڑکے سے پھر خاوند کی حجت ہو گئی  
 اور دوسرا طلاق پر گیا اور تیسرے لڑکے سے پھر خاوند کی حجت ثابت ہو گئی اور تیسرا طلاق پر گیا ہذا یہ **ص** جس  
 عورت کو طلاق دینی ہو تو وہ عدت میں نہایت کرے اور اپنے متین کرے کہ خاوند رجعت کرے اور اس سے  
 جعت کرے **ف** ہا یہ میں ہے کہ رجعت مستحب ہے اور زینت برائے عورت کی ہے رجعت پر تو زینت بھی شرع ہو گئی انتہی  
 اور کشف الغم میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ وہ رکھتے تھے طلاق کو بے ضرورت اور رخصت دیتے تھے وقت  
 جنورت کے **ص** اور خاوند کو جائز نہیں کہ زوجہ کو جو عدت میں طلاق دے جس کے بولے اپنے ساتھ سفر میں لے جائے یہ بیان  
 کا وہی حکم ہے کہ اگر کسی نے **ف** کیونکہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وکلمتہ جو حق من ثیوبہ فوجن الا یہ یعنی نہ نکالو اور  
 اونکے گھروں سے آخر آیت تک گذارے جاشیہ ہا یہ میں ہے کہ یہ آیت نازل ہوئی اور عورتوں میں جو معتد ہیں طلاق دیتی  
 اور اور ہوا میں ہے کہ شہادت کو دینا مستحب ہے جیسا کہ اوپر گذارے **ص** اور خاوند کو جائز ہے کہ اپنی زوجہ سے کہے کہ طلاق دینی  
 دیا ہو وہی کرے اور امام شافعی کے نزدیک وہی درست نہیں یہاں تک کہ زبان سے رجعت کرے اور ہا یہ  
 نزدیک وہی خود رجعت **ف** اور یہی قول ہے امام احمد کا اور ہمارے دلیل قول ہے عین جہ میں کہ جیسا کہ گذارے  
 روایت کیا اسکو ابو داؤد نے اور دوسرے یہ کہ وہ بنو لڑکے سے کہہ کر نکالے اور سکودوسرا طلاق دے تو پر حرج آتا ہے  
 اور وارث ہوتی ہے اور تیسرے یہ کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وبقولکم حق حق ہیں اور خاوند اسکو زیادہ قہدار  
 ہیں اسکو پھر لینے پر اور خاوند عورت کا نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ عورت اسکی زوجہ نہ ہو اور تفصیل اسکی تفاسیر میں  
 مذکور ہے **ص** اور جب عورت کو طلاق بائن دے تین سے کم تو مرد کو جائز ہے کہ اس عورت سے عدت میں یا بعد  
 عدت کے نکاح کرے **ف** اسواسطے کہ جب تین طلاق دیکھا تو اسکا حکم لگے آتا ہے **ص** اور اگر تین طلاق  
 دے آزاؤ کہ یا دو بولے ہو تو پھر اسکو حلال نہیں ہوتی جب تک کہ وہ عورت دوسرے خاوند سے نکاح نہ کرے اور  
 نکاح صحیح ہو اور وہ پھر اسکو طلاق دے یا م جائے اور عدت گذارے یہ مذہب اکثر لوگوں کا ہے اور بعض مذہب کے  
 نزدیک دوسرے خاوند کی وہی شرط نہیں بلکہ فقط نکاح کافی ہے اور دلیل لانے میں ساتھ قول اللہ تعالیٰ کے حتیٰ ان ینکح  
 زوجہا عنک بعد از ہمارے دلیل حدیث شمس کی ہے اور وہ حدیث مشہور ہے اس سے یہ بات نکام اللہ پر درست ہے  
 قول اللہ کا یہ واقعہ طے ہے مخالف ہمارے حدیث کے یہاں تک کہ اگر قاضی اسکا حکم دے تو کم اور سکا جاری ہوگا **ف** نیز  
 میں ہے کہ اتفاق کیا گیا ہے کہ جو شخص تین طلاق دے پھر اپنی عورت کو پھر اسکو وہ درست نہیں یہاں تک کہ  
 دوسرے خاوند سے نکاح کرے اور نکاح سے مراد اس مقام پر وہی ہے اور نکاح صحیح کی قیادہ اسطے کہانی کہ اگر

فی طلاق جنی  
 بن کی توجہ  
 ت پر رجعت  
 رجعت کے  
 لی اور عورت  
 ہوگا اور رجعت  
 بت گذرے کہ  
 بوڑھی نے  
 لی کا اور اسی  
 اور مولیٰ اور خاوند  
 وجہ اور مولیٰ کا  
 ہر روز تمام ہو  
 ت نماز فرض کی  
 ہونا بھول گئی  
 امام ابی یوسف  
 آیت میں اور  
 اعضا کے  
 سے نکاح کیا  
 یہ کہ معلوم ہو  
 طے کہ لڑکا اسطے  
 لی اللہ علیہ وسلم  
 حضرت عائشہ  
 و اگر رجعت کے  
 بت اور دلیل  
 امر کیا بعد اسکو  
 حاجی توجہ  
 ل اور کسی

نکاح کا سد سے پہلے جو طلاق ہو گیا انتہی اور حدیث غسیکہ یہ کہ داخل ہوئی عورت رفاعہ قطری کی رسول اللہ صلی علیہ وسلم پر اور کہما کہ تحقیق رفاعہ نے طلاق بائن النکاح اور عبد الرحمن بن زبیر نے نکاح کیا مجھے اور اوس کے پاس کیا نہ کر کہ پٹنے کا اور کہ بڑا یا اپنی چادر کے گرد سے کو تو سبم فرمایا رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے اور فرمایا کہ شاید تو چاہتی ہو کہ پھر رفاعہ کے پاس چلی جاوے نہیں ہو گا جب کہ تو نے کچھ شہر بنی عبد الرحمن بن زبیر کی اور وہ شہر بنی تری رہا تو کیا اوس کو بجا رہی رسول اور صاحبین نے اور ایک روایت میں صحیحین کے یہ کہ تین طلاق دیے تھے اوس کو رفاعہ نے اور ایسا ہی اخرج کیا اوس کا مالک نے نو طامین اور نام رفاعہ کی عورت کا تیسرہ بہت وہب تھا اور بھی روایت کی جماعت نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ صلی علیہ وسلم پوچھے گئے اوش شخص سے تین طلاق نے اپنی زوجہ کو اور پھر نکاح کرے وہ عورت کسی اور سے او طلاق دے دے وہ اوس کو قبل جماع کے کیا حلال ہے وہ عورت اب پہلے خود کو بیٹھ فرمایا اپنے نہیں رہا نہ کہ کچھ کہے دوسرا خود نہ فرما و سکا جیسا کہ چکھا تھا او را خود نے اور بھی اخرج کیا اب ہا المندرجہ متقابل بن جان سے مانند اس کے ص اور جو اور کا قریب بلوغ کے ہو وہ بھی حلالہ میں مثل بالغ کے ہے **ف** جب شہر فرج داخل ہو جائے اور اگر بعضوں نے لکھا ہے کہ بارہ برس کا ہووے اور بعضوں نے لکھا ہے کہ دس برس کا ہو اور ہلے میں پہلے یعنی اسکے پہلے کہ آلت اوس کی سحر کا اور شہوت ہو تو ہوا ورنہ ایسے میں ہوا اگر الترشاشی لگا اگر بہت بوڑھاں اپنی آلت کو ماتھ کے زور سے داخل کرنے تو حلال ثابت ہو گا بحال شہوت اور داخل متبر **وص** اور ایسے لڑکے کو مزاج کہ کہتے ہیں اپنی قریب بلوغ کے ہوئے اور اوس کا امثال جماع کرے کہ تمہوں اور ضرور یہ کہ آلت اوس کی سحر ہو اور استہنا ہووے جماع کی اور اگر نکاح کیا عورت سے شرط پر حلالہ کے تو مکر وہ ہے **ف** مسئلہ کہ نکاح کر کر تاجوں میں اس شرط سے کہ حلال کر دو گا کچھ یا عورت یہ لکھا اور پہلی شہ شہ شرح و قایہ میں یہ کہ اگر دو دنوں اپنے دل میں نیت کر بن اور شرط کر بن بان سے تو مکر وہ نہیں بلکہ اجر ہا وینکے واسطے قصد اصلاح کے اور یہ نکاح اس واسطے مکر وہ کہ لغت کی رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے حلال کرنے کے ذیل پر اور جس کے واسطے حلال کیا ہے روایت کیا اوس کو دارمی نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے اور ابن ماجہ نے حضرت علی اور ابن عباس اور حنفیہ بن عامر سے اور ظاہر یہ کہ یہ قول قطعی ہے تحریر **کوص** لیکن حلال ہو جاوے گی واسطے او را خود کے اور حسب وقت کے طلاق یا عورت نہ کر دو کا ایک یا دو اور عدت اوس کی گذر گئی اور اوس نے دوسرے خاوند سے نکاح کیا پھر اول خاوند پاس لوٹا یا تو اب پھر او را خود مالک تین طلاق ہو گیا اور امام محمد کے نزدیک مالک ایک طلاق کا نہ پیدگا اگر دو طلاق دے چکا تھا اور دو طلاق کا اگر ایک دے چکا تھا **ف** اجماع کیا ایہ اور یہ ہے کہ دوسرا خاوند ساقط کر دیتا تین طلاقوں کو اول خاوند سے تو اگر پھر دو عورتوں خاوند پاس لوٹ کرے مالک تین طلاق کا ہو جاوے گا اور تین سے کم میں اختلاف ہے اور تیسری قول رسول اللہ صلی علیہ وسلم کا لغت کی اندر سے حلال کرنے کے ذیل پر اور جس کے واسطے حلال کی جاتی یہ تو معلوم ہو گا کہ دوسرا خاوند نہ مالک طلاق اور دوسرے یہ کہ جب تین طلاق کو ساقط کر دیا تو تین سے کم کہ کو بد پر او لی ساقط کر دیا اور بھی قول جاری وہ ہے جو روایت کی محمد بن یحییٰ نے کہنا بالاثابین ابن عباس سے **اِنَّهٗ قَالَ يَحْدُثُ لَكَ ذِكْرٌ فَوَيْلٌ لِّلْمَاكِ الْوَاحِدَةِ وَالْمُتَكَلِّفَةِ الْبَلَاءِ**

۵  
انجام حضرت  
عالیہ رحمۃ  
کہ عسیدہ کی  
جمعہ ۱۱  
۶  
بھی ہے  
اور قادر  
تین جمعہ ۱۲  
منہ عسیدہ ۱۳

مفتی محمد رفیع  
حرام اور حلال کے  
مابین تفریق کرنا



کہ حیوت ایلام کرے اور نہ زوج کرے یہاں تک کہ گز جاوین چار مہینے تو وہ ایک طلاق بائن ہو اور عارض ہو روایت مالک کہ جو روایت کی کہ عبدالرزاق نے عمر سے انھوں نے قنات سے کہ حضرت علیؑ اور عبدالمسیحؑ تھے حضرت علیؑ نے حیوت گز جاوین چار مہینے تو وہ ایک طلاق ہو اور عورت مختار ہو اپنے نفس کی اور عدت کرے عدت مطلقہ کی اور بھی اخراج کیا عبدالمزنا نے عمر سے انھوں نے قنات سے تحقیق کہ حضرت علیؑ اور حضرت عبدالمسیحؑ دو اور حضرت عبدالمسجد بن عباسؓ ان سب سے فرمایا کہ حیوت گز جاوین چار مہینے تو وہ ایک طلاق ہو اور عورت مستحق ہو اپنے نفس کی اور عدت کرے عدت مطلقہ اور عارض ہو روایت احمد کہ جو روایت کی کہ عبدالرزاق نے عمر سے انھوں نے عطا خراسانی سے انھوں نے ابی سلمہ بن عبد الرحمن سے کہ عثمان بن عفانؓ اور زید بن ثابتؓ فرماتے تھے ایلام تین کہ حیوت گز جاوین چار مہینے تو وہ ایک طلاق ہو اور عورت مختار ہو اپنے نفس کی اور عدت کرے عدت مطلقہ کی کہ عثمان بن عفانؓ نے وہ جو روایت کی کہ عثمان بن عفانؓ اور زید بن ثابتؓ سے بہتر ہوا اس سے کہ روایت کیا اوسکو احمد نے عثمانؓ سے اس واسطے کہ ہماری سند جدید ہو وصول ہو بخلاف روایت امام احمد کے کیونکہ وہ عین حال حال کا معلوم نہیں حبیب تک انفصل کیا انھوں نے اوسکو اور نہیں معلوم ہو کہ طلاس نے اند کیا ہو عثمانؓ سے اور جو روایت کی مالک نے محمد بن علی سے انھوں نے علی بن ابی طالبؓ سے مسل بن جہشل روایت قنات کے اور دونوں ہم عصر ہیں اور جو روایت کی کہ عثمان بن عفانؓ نے عمر سے ہماری روایت پر اور بن کعبہ سے کہ اخراج کیا اون سے بخانؓ سے محمد بن یونسؓ نے قنات پر روایت بخاری کو ابن عمر سے ہماری روایت پر اور بن کعبہ سے کہ اخراج کیا سے مثل ہمارے مروی ہو اخراج کیا اوطفی نے مسلم بن شہاب سے انھوں نے سعید بن المسیبؓ اور ابی بکر عیینہؓ نے تحقیق کہ عمر بن الخطابؓ فرماتے تھے حیوت گز جاوین چار مہینے تو وہ ایک طلاق ہو اور نہ مالک ہو اوسکے روکا جب تک کہ عدت میں ہو اگر اس سے ثابت ہوتا ہو کہ ایک طلاق رجعی واقع ہوتا ہو اور نہ عبدالرزاق میں ہو **حاصل شد** معمر بن ابی عیینہ عن ابی قحطہ قال لی الثعالبی من امرائہ وکان جالساً عند ابن مسعود فقرب فحان کا وقال اذا مضت اربعة اشهر فاعترف بطلاق یعنی ایلام کیا لغمان نے اپنی عورت سے اور تھے تھے نزدیک حضرت عبدالمسجد بن حویر کے تو ہماری انھوں نے ان ابی اور کہا کہ حیوت گز جاوین چار مہینے تو سمجھ لیا طلاق اور علیؑ نے فرمایا میں ہو کہ نکاح الا بن ابی شیبہ نے مانند ہمارے فرمایا کہ ابن اخطبہؓ نے فرمایا ابوہریرہؓ اور حسن اور بن ہریرہؓ اور قیسیدہؓ اور سالم اور ابی سلمہ سے اور بھی نکاح الا اوطفی نے ان سب سے اور بھی اخراج کیا عبدالرزاق نے عطاء اور حابر بن یزید اور کلید اور ابن المسیبؓ اور ابی بکر بن عبد الرحمنؓ اور کھول سے مثل ہمارے مذہب کے اور علیؑ نے میں ہو وہو الکاف عن عثمان وعلی والعباد والکلف والکلف و زید بن ثابتؓ سے رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور کہا امام محمدؒ نے موطا میں ابوہریرہؓ کہ حضرت عمرؓ اور عثمانؓ اور زید بن ثابتؓ سے کہ کتنے تھے حیوت گز جاوین چار مہینے تو وہ ایک طلاق ہو اور عورت مستحق ہو اپنے نفس کی اور عورت سے اور گز گئے چار مہینے قبل جوع کے تو وہ عورت بائن ہو گئی تھی ایک طلاق بائن کے اور فرمایا حضرت عبدالمسجد بن عباسؓ نے تو فرمایا شریف میں مانند اسکے اور ابن عباسؓ نے بارہ جانتے والے تفسیر قرآن کو غیر سے اور یہی قول ابی صفیہ کا ہو اور اکثر فقہ کا انتہی صل لودت ایلام سے کہ کی اگر قسم کا گیا

یہی روایت ہے کہ حضرت عبدالمسجد بن حویر نے فرمایا کہ اگر عورت سے چار مہینے گز جاوین چار مہینے تو وہ ایک طلاق ہو اور عورت مستحق ہو اپنے نفس کی اور عورت سے اور گز گئے چار مہینے قبل جوع کے تو وہ عورت بائن ہو گئی تھی ایک طلاق بائن کے اور فرمایا حضرت عبدالمسجد بن عباسؓ نے تو فرمایا شریف میں مانند اسکے اور ابن عباسؓ نے بارہ جانتے والے تفسیر قرآن کو غیر سے اور یہی قول ابی صفیہ کا ہو اور اکثر فقہ کا انتہی صل لودت ایلام سے کہ کی اگر قسم کا گیا









شیخ ابن حجر نے گوشاید لوس کے دو نام ہیں اور ایک حدیث میں جمید واقع ہو اور وہ جو بجا ظاہر ہو یا یہ کہ ثابت رہی ہیں کے  
دو قسم ہیں کہ وہ وثوق میں ہو سکی واقع ہوئے کیونکہ دونوں طریقے صحیح ہیں **صل** برے میں اوس مال کے کہ حاکمیت  
رکھتا ہو مہر ہونے کی اور ایک طلاق بائن خلع سے پڑ جائے **کاف** اور یہی شہور ہو قول امام شافعی کا اور ایک روایت  
میں اونٹنے اور امانہ کے نزدیک خلع فرخ ہو اور طلاق نہیں ہو تو یہ دونوں طلاق کے اگر خلع کیا تو اونس کے نزدیک پھر  
نکاح کرنا اوس سے درست ہو اور پھر اسے نزدیک درست نہیں اور استدلال دونوں میں یہ کہ اوس کا اوس کی آیت سے صحیح  
خلع میں وارد ہوئی ہو اور طریقہ استدلال کتب اصول میں کور ہو اور یہی امام شافعی دلیل لائے ہیں اثر ابن عباس سے کہ وہ  
پوچھے گئے ایک شخص سے کہ وہ طلاق کے اپنی عورت کو پھر خلع کرے اوس سے آیا درست ہو کہ یا اوس سے نکاح کرے  
تو فرمایا انھوں نے کہ ہاں درست ہو چاہے نکاح کرے اوس سے روایت کیا اوس کو ابن ابی حوری سے اور اخرج کیا اوس کا  
عبدالرزاق نے اور روایت کی ہذا قطنی نے ابن عباس سے کہ خلع فرقت ہو اور ایسا ہی مروی ہو حضرت عثمان غنی سے اور  
دلیل ہماری آہو جو ذکر کیا صاحب ہر ایک نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خلع ایک طلاق ہاں ہو اور روایت  
کی ہذا قطنی اور یحییٰ بن مسعود بن عبد بن کثیر سے انھوں نے ان کو ب سے انھوں نے حکم سے انھوں نے ابن عباس  
سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا خلع کو ایک طلاق ہاں اور روایت کیا اوس کو ابن عباس سے کہ کامل میں ابو نعیم کا  
اوس کو ساتھ عبد بن کثیر نقضی کے اور روایت کی بخاری سے کہ وہ ترک ہو اور کہ انسائی نے متروک الحدیث ہو اور شہر  
سے کہ انھوں نے کہا ہر ترک ہو اور سکی حدیث سے اوس کو کہ اوس سے واقف نہیں ہے اور ایک طریقہ اس میں یہ کہ  
صحیح ہو وہ جو روایت کی عبدالرزاق نے سعید بن السیب سے مسال تحقیق کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا خلع کو ایک طلاق  
اور یہ اس میں جو صحیح ہو اور اسل ہمارے نزدیک حجت ہو خصوصاً صاحب کہ یوید ہو اوس کی حدیث سننا اور کہ ایک امام شافعی  
نے بھی کہ اسل صاحب بن السیب کے او کہ جو حکم حاصل کا ہو کہ یوید کہ سینے او کو سنا پیدا یا اور حدیث ثابت نہیں کی  
جو ابوبکر زری ہمارے غریب پر دلالت کرتی ہو اور روایت کی ابن ابی شیبہ نے عثمان غنی سے کہ انھوں نے کیا  
خلع کو ایک طلاق اور حضرت ابن مسعود سے کہ انھوں نے کہا نہیں ہو تا ہی طلاق ہاں اگر فرقیے میں یا ایلا میں اور  
ایسا ہی روایت کی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ابو نعیم کی سکی اس مقام میں شیخ ابن الامام نے صل اور اگر شرات غازی کی  
طریقہ ہو تو بلا خلع کا لینا کہ وہ ہر طرف بخیر اس واسطے کہ روایت کی امام محمد نے کہا میں انا ابی حنیفہ وغیرہ  
عن ابن اہیم قال اذا كان الظلم من قبل المرأة فقد حلت لك الفدية وان كان من قبل  
قبل الرجل فلا تحل له الفدية قال محمد بن كوكبة لا تحل الفدية الا اذا كان من قبل المرأة لا يحل له الفدية  
عورت کے کہ وہ طلاق ہو چکا ہو فدیہ اور اگر وہ عورت کے کہ تو نہیں حلال ہو چکا ہو فدیہ کہا محمد نے اسی سے ہم انکار کرتے ہیں  
صل اور اگر شرات طرف سے عورت کے کہ وہ تو قہراً دیا ہو اوس سے زیادہ لینا کہ وہ ہر طرف اس واسطے  
کہ روایت کی ابو داؤد نے اسل میں اور ابن ابی شیبہ اور عبدالرزاق نے قصہ ثابت نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے کہا ان کی عورت سے کیا چہرے ہی جو کہ وہ ہر طرف کے بل کہ اوس نے چکھوہو میں دیا ہو کہ اوس نے ہاں

ابن حجر

ابن حجر





ایک غلام جو بھال گیا ہو خاوند سے خلع کیا طلاق واقع ہوگا اور اس غلام کا تسلیم کرنا عورت کو واجب ہوگا اور اگر اس پر قاضی  
 اور قریبی اولیٰ اگر کسی تسلیم سے عاجز ہوگا اگرچہ عورت نے شرط لگائی ہو کہ میں اس کو کسی تسلیم سے بری ہوں اور اگر کسی  
 عورت نے خاوند سے اس کا طلاق لے لیا ہو یعنی تین طلاق لے چکا ہو پس میں ہزار روپے کے اور خاوند نے اس کو  
 ایک طلاق لے تو عورت پر تمنا کی حد ہزار روپے کا لازم ہوگا اور اگر عورت نے طلاق لے لیا ہو علیٰ الفیہ یعنی تین  
 طلاق لے چکا ہو ایک ہزار روپے کے اور خاوند نے اس کو ایک طلاق لے دیا تو اس صورت میں ایک طلاق رجعی  
 واقع ہوگا نہ کہ امام ابو حنیفہ کے اور عورت پر کچھ نہ لازم آوے گا اور صاحبین کے نزدیک ایک طلاق یا تین طلاق واقع ہوگا اور  
 تمنا کی ہزار روپے کی زوجہ پر لازم ہوگی اور اگر کسی مرد نے اپنی زوجہ سے کہا کہ تین طلاق لے لے پتھن میں نے ہزار  
 یا اوپر ایک ہزار کے اور عورت نے اپنے شوہر کو ایک طلاق یا تو کچھ طلاق ہوگا اور اگر مرد نے زوجہ کے لئے طلاق لے لیا اور پتھن  
 یا لوثی سے کہا کہ تو آزاد ہو اور اوپر پتھن سے ہزار روپے کی زوجہ پر طلاق واقع ہو جائے گی اور لوثی نے آزاد ہو جائے گی یا یہ کہ  
 قبول کیا ہو ہزار روپے کا یا کیا ہو اور صاحبین کے نزدیک اگر زوجہ اور لوثی نے شرط قبول کی ہے پتھن ہزار روپے کا لازم آئے گا  
 اگر قبول نہیں کیا تو زوجہ پر طلاق واقع ہوگا اور لوثی نے آزاد ہو کر طلاق عورت کے حق میں جواز ہے یہ بیان ہے کہ صحیح  
 کہ عورت قبل قبول کرنے خاوند کے رجوع کیا ہے جبکہ ایجاب عورت کی طرف سے ہو کہ تو اگر کسی عورت نے خاوند سے  
 کہا کہ خلع کرے مجھے اتنے مال پر تو قبل قبول کرنے خاوند کے پتھن تو عیناً ہوگا اس اور شرط خیال کی صحیح ہوگا  
 عورت کے نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور نزدیک صاحبین کے صحیح نہیں ف تو اگر خاوند نے عورت سے کہا کہ تو  
 طلاق ہو اور ہزار روپے کے اور شرط خیال ہو تو میں نے نکاح تو اگر عورت رو کرے خیار کو تو میں نے میں باطل ہوگا اور اگر دیکھا  
 تب ہی تو نکاح تو اس کو طلاق ہو جائے گا اور ہزار روپے کا لازم آئے گا اور جبکہ ایجاب عورت کی طرف سے ہو تو ہزار  
 قبول کرنا خاوند کا مجلس میں ف تو اگر بعد اختلاف مجلس کے قبول کر گیا پتھن ہوگا اس اور خاوند کے حق میں  
 میں نے تو جب یہ ایجاب خاوند کی طرف سے ہو تو میں صحیح ہو رجوع اس کا قبل قبول کرے عورت کے اور نہیں صحیح ہو  
 شرط خیال کی واسطے خاوند کے اور قبول نہ کیا مقید ساتھ مجلس کے ہوگا ف تو اگر عورت بعد اختلاف مجلس کے  
 قبول کرے جائز ہوگا اس اور صاحب غلام کا خالق میں ال پر شرط خیال عورت کے ہر طلاق میں غلام کی طرف  
 سے معاوضہ ہوگا اور حلی کی طرف سے یہ صحیح ف تو صحیح ہوگا رجوع کرنا غلام کا قبل منظور کرے غلام کی  
 اور خیال ہوگا غلام کو اور شرط ہوگا قبول حلی کا مجلس میں اور نہیں صحیح ہوگا رجوع حلی کا قبل قبول کرے غلام کے  
 اور نہیں صحیح ہوگی شرط خیال کی واسطے حلی کے اور نہ خوف ہوگا منظور کرنا غلام کا مجلس میں ص اور اگر  
 مرد نے اپنی عورت سے کہا کہ کل سینے چھو ہزار روپے پر طلاق دیا تھا اور تو نے قبول نہیں کیا تھا اور عورت نے کہا کہ  
 سینے چھو لیا تھا تو قول خاوند کا ساتھ قسم کے مقبول ہوگا اور اگر رائے نے زشتی سے کہا کہ کل غلام کو پس میں  
 ہزار روپے کے تیرے ہاتھ چھو لیا تھا اور تو نے قبول نہیں کیا اور زشتی نے کہا کہ سینے قبول کیا تھا تو قول زشتی کا قبول ہوگا  
 ساتھ قسم کے ف اور ہر فرق کی دھون سن لوں میں اہل بن مذکور ص اور طلاق اور مہر اراٹ



















خضع اگت کے بعض محرموں پر نکاح اور بعض پر نہیں سبب حرم کے یا برسن کے تو وہ عین ہی نسبت اوس  
عورت کے جس پر قاذر نہیں اور بعض کتابوں میں امتحان اسکا اس طرح پر مرقوم ہے کہ ایک طشت میں ہر دانی بھر کے اوسکو  
اوس میں چھلا دین اگر کو اوسکا چھوٹا اور مال ہو جائے طرف پیڑ وکے تو معلوم ہو کہ عین نہیں ہے ورنہ عین ہو چکا ہے  
مقرر کیا ضروری ہے کہ اگر طشت میں اوسکا سفید ہو کہ نہ فرج میں ادخال اوسکا مکمل نہیں ہو تو عورت کو مطلق  
تفریق کا نہیں ہو چکا اور اگر نہایت صغیر ہو تو وہ مانند مجبوب کے ہے فی الغرض تفریق کرادی جاوے گی جیسا کہ کتاب میں  
اگر وٹھو لے کر ایک میں جورت پر نہیں پڑھا یا **ب** یعنی ادخال نہیں کیا **ب** تو ایک سال قمری کی حاکم مدت مقرر ہے  
اوسکو اور یہی صحیح ہے اور روایت حسن میں امام ابوحنیفہ سے ایک سال شمسی مہلت ہے اور سال شمسی تین سو پچھتر دن  
اور ہجری دن کا مہو تا ہوا اور سال قمری تین سو چوبیس دن اور تیسرا حصہ ایک ویز کا اور تیسواں حصہ دن کا مہو تا ہوا اور مہو  
اور ایام حیض اوسی مدت سے شمار کیے جاویں گے نہ ایام مرض زوج اور زوجہ کے **ف** بولے میں ہے کہ ایک  
بیس کی مدت دینا مردی حضرت عمر اور علی اور ابن مسعود سے انہی کی روایت عورت کی سوا خارج کیا اوسکا علیہ الزنا  
نے سعید بن المسیب سے کہ فیہ کیا عین الخطاب نے عین میں کہ مدت قمری کی جاوے ایک سال کی کہ ماہ عمر نے  
اور یہ مدت اوس روز سے ہوگی جب سے نزاع واقع ہوا اور اسی طرح نکالا اوسکو ابن ابی شیبہ نے شعبی سے کہ عمر  
بن الخطاب نے لکھا شیخ کو کہ مدت مقرر کر دے واسطے عین کے ایک برس جہد سے کہ قصہ وٹھا یا جاوے  
نزدیک تیرے اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت عمر نے مدت مقرر کر دی واسطے عین کے ایک برس اور زیادہ کیا کہ اگر اس  
میں حجام کیا عورت سے تو فہماورد تفریق کر دو وریاں اوسکو اور واسطے عورت کے چہر کی کامل اور روایت کیا اوسکو  
امام محمد بن حسن نے ابوحنیفہ سے انھوں نے استعمل بن اسلم کی سے انھوں نے فحسین سے کہ آئی ایک عورت نزدیک  
عمر بن الخطاب کے اور خبر کی اوسکو کہ خاوند میرا نہیں ہو چکا تھا ہو حکم تو مدت مقرر کر دی انھوں نے اوسکے لیے ایک  
سال تو میرا گاہ کہ لڑ گیا ایک سال اور نہ بچا اوسکو تو اختیار دیا عورت کو اور اوسنے اختیار کیا اپنے نفس کو نو کیا  
حضرت عمر نے اوسکو ایک طلاق بائن اور لیکن حدیث حضرت علی کی سورت روایت کیا اوسکو عید الزنا ق اور ابن ابی شیبہ  
دونوں نے اپنی سندوں سے اور حدیث ابن مسعود کی روایت کیا اوسکو ابن ابی شیبہ نے کہ انھوں نے مدت مقرر کیا  
جاوے عین ایک سال تو اگر حجام کرے فہماورد تفریق کرادی جاوے وریاں اپنے اور بھی خارج کیا اوسکا دوسری  
اور عید الزنا ق نے اور روایت کی ابن ابی شیبہ نے میری شہ سے کہ انھوں نے مدت دی عین کو ایک سال اور نکالا  
ابن ابی شیبہ نے حسن اور شعبی اور عطاء اور عیین بن مسید بنی الدیختم سے کہ کہا او ان سب مدت دیا جاوے عین  
ایک سال کی **ص** اور ابن ابی عورت ساتھ ایک طلاق کے اور عورت کو کل چہر کی اگر خلوت کی جاوے سواور  
واجب ہے مدت اور اگر وریاں زوج اور زوجہ کے اعتقاد پر جیسا کہ زوج نے کہا کہ میں نے تجھ پر قاذر ہوا ہوں اور زوجہ نے  
اوسکا انکار کیا اور وہ قبل کلام کے کہہ کر بھی بائیں اور عورتوں نے دیکھ کر کہ گواہی دی کہ شہیہ یا خاوند کو قسم ہے کہ اگر قاضی  
تو حق زوجہ کا یعنی تفریق باطل ہو جاوے گی اور اگر قسم سے نکول کیا یا عورتوں نے گواہی دی کہ کہہ کر بھی قاضی

ایک سال  
مہلت نہ  
نکول کیا  
افتدیا کہ  
خصیہ کا  
ف  
کہ اوسکو  
ص  
عید الزنا  
جنوں کا  
اس طرح  
رقا  
اوشا  
کر سہ  
جہد  
جواب  
تو ہے  
جہل  
حیدر  
اوسکا  
مطلق  
اس  
کے  
ابو  
او



حاصل ہے اور اس کا کمال اسی طرف ہے کہ عید بن و عید کے کہ انھوں نے سننا زید بن ثابت سے کہ کہتے تھے عدت  
لوثری کی دو حیض ہیں تو یہ بھی معارض ہوگی رعایت کے زید بن ثابت سے اور یہی قول ہے سعد بن المسید بن جابر  
اور عطا اور طاوس اور عکرمہ اور مجاہد و قتادہ اور حاکم و حسن بھری اور قتال اور شریک قاضی اور ثوری اور اوزاعی  
اور ابن شبرہ اور ربیعہ اور شریک اور ابو عبیدہ اور سہمی کا اور اسی طرف رجوع کیا امام احمد نے اور کہا امام محمد بن حسن نے  
موسطین **صلی اللہ علیہ وسلم** عیسیٰ بن ابی عیسیٰ الخیاط العدنی عن الشعمی عن ثلثه عن عیسیٰ بن ابی عیسیٰ الخیاط العدنی  
صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حدیث **قَالَ الرَّجُلُ احْسَنَ مَا مَنَ آيَهُمْ حَتَّى تَقْتَسِلَ مِنَ الْخِيَصَةِ الثَّلَاثَةِ** یعنی کہا  
تیرے خصوص میں سے صحابہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ وہ حد زائد یہاں ہی عورت کے ساتھ یہاں تک غسل کرے تیس  
حیض **صل** اور اگر اس عورت کو حیض نہیں آتا جیسا کہ وہ غیر ہو یا کم ہو یا وسر یا اس کو پہنچے کوئی عورت یا اس کو پہنچے کوئی عورت  
اور حیض نہیں آیا تو اس کو تین مہینے تک عدت واجب ہوگی **ف** اس واسطے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے **وَاللَّائِيْهِ يَكْسِبْنَ**  
**مِنْ الْخِيَصَةِ مَنَاسِكَتًا كَذٰلِكَ يَدْرُسُ** اور اگر کچھ ہو گیا بسبب خیار یوسف کے یا احد الزوجین کے یا اسبب کوفہ ہونے کے  
دوسرے یا اسبب بوسہ لینے و جبر کے یا بربہ و جبر کو شہوت یا اسبب بربہ و جبر کے یا احد الزوجین کے یا اسبب کوفہ ہونے کے  
یا اگر کسی سبب سے بعد نکاح کے اور زوجہ آزاد صاحبہ حیض ہو تو اس کی عدت تین مہینے تین ماہ ہونگے **ف**  
اور عدت شروع ہوگی وقت طلاق سے یا منیخ سے نہ وقت خبر سے ایسا ہی جو جامع الزوجین **صل** اور تین حیض کا کل  
اس واسطے ہے کہ اگر کسی شخص نے اپنی زوجہ کو حیض میں طلاق یا تو حیض عدت میں محسوب ہوگا اور جس ام ولد کا نکاح  
کر گیا یا اس کو آزاد کر دیا اور جس عورت سے عوطی کی کسی شخص نے شہد سے اپنی بیوی یا نکاح فاسد سے نکاح قوت  
اور تہ کے اور خاوند ہو گیا یا انہیں فرقت ہو گئی تو اگر عورت صاحبہ حیض ہو تو تین حیض اس کی عدت ہوگی اور اگر صاحبہ  
حیض میں تین مہینے **ف** اور امام شافعی کے نزدیک جب مولا ام ولد کا مہر یا آزاد کر دلوے تو عدت اس کی  
ایک حیض ہو اور دلیل جاری ہو جو روایت کی ابن ابی شیبہ نے یہی کہ کثیر سے تحقیق کہ عربین العاص نے حکم کیا ام ولد کو  
کہ آزاد ہو گئی تھی عدت کرے کہ اساتذہ حیض کے اور لکھا یہ طرف حضرت عمر کے نوایس نے پسند کیا اس کو اور وہ قاضی  
قول اور بخاسمہ نہیں لیکن نکالا ابن ابی شیبہ نے اس سے انھوں نے علی اور عبداللہ سے کہا ان دونوں نے  
عہد علم و لد کی تین حیض میں ہی جہت کہ مولا اس کا اور نکاح لا مثل اس کے اگر بیہوشی اور ابن ہریرہ اور حسن بھری  
اور عطاء سے **صل** اور اگر وہ کاغذ نہ لکھا **ف** برابر ہو کہ وہ عورت مسلمان ہو یا کافر یا عیاضہ یا غیر افضہ ہو کہ  
یا غیر ذوالہ یا مسعود یا غیر **صل** تو عدت اس کی چار مہینے من ہیں **ف** اس واسطے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے  
**وَالَّذِيْنَ يَتَاَتَوْنَ مِنْكُمْ وَكَرِهَوا فَارْتَدُّوا عَنْكُمْ قُلْ عَلَيْهِمْ مَا كَفَّ اللَّهُ عَنْكُمْ وَالْأَتْصَابَةُ أُولَئِكَ عَلَيْهِمْ مَا كَفَّ اللَّهُ عَنْكُمْ**  
ترجمہ یہ عورت ہے جن تم پر آئے اور جو چاہو گئے ہیں ہوا ہو کہ کہیں اپنے نفسوں کو چاہے مہینے من ہیں **صل** اور قتادہ  
اور ابن شریک کی جو صاحبہ حیض ہو واسطے طلاق اور منیخ کے دو حیض ہیں **ف** اس واسطے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
علیہ وسلم نے لوثری کے دو طلاق ہیں اور عدت اس کی دو حیض ہیں اور یہ حدیث اور یہ حدیث اس کی اور اس واسطے

اور تین حیض کا کل  
یا انہیں فرقت ہو گئی  
تو اگر عورت صاحبہ حیض  
ہو تو تین حیض اس کی  
عدت ہوگی اور اگر صاحبہ  
حیض میں تین مہینے





ثابت نہ ہوگا اور عدت نہ ہو جائے گی **ف** یعنی اوس شخص کی شہنشاہی نزدیکی میں طلاق یا اور کسی اور میں خاص  
 واسطے طلاق یا میں کے **ف** ایک ہوا تین حصوں میں اولاً جلدین یعنی اگر عدت طلاق کی گزری ہو اور وہ نہ جہیز نہ  
 مشا اور عدت موت کی نہیں گزری تو ضرور چوکانو کہ موت کی عدت تک ٹھہر جائے اور اگر عدت موت کی گزر چکی اور عدت  
 طلاق کی نہیں گزری تو طلاق کی عدت تک ٹھہر جائے اور واسطے طلاق رجعی کے عدت وفات ہوا اگر گزرا نہ ہو یعنی  
 نوٹھی کو آزاد کیا ہو وہ اپنے غلاموں سے عدت میں طلاق بھی کے تھی تو عدت نہ ہو کہ تمام کرے اور اگر عدت میں طلاق نہ ہو  
 کے باعد میں بت کے تھی تو عدت نوٹھی کی تمام کرے اور اگر عدت نہ ہو یعنی جہیز یا اس میں یا بیعت جہیز میں برس یا زیادہ کی  
 ہو تو اس اور بن و اسکا موت ہو گیا ہو اور طلاق یا اسکا ونا نہ ہو تو عدت کرے گی ساتھ میں مہینے کے تو اگر قبل کرے  
 ان تین مہینوں کے خون نہ کھا تو معلوم ہوا کہ وہ آئندہ تھی تو اب پھر عدت حیضوں سے شروع کرے اور بارہ مہینے تک  
 کہ یہ بھی صحیح **ف** اور بعضوں کا مذہب یہ ہے کہ اگر بعد اس یا اس کے خون نہ کھا تو عدت حیض نہ ہوگا اور عدت مہینوں سے  
 باطل نہ ہوگا اور نہ اسکا علی علی خاں نہ ہوگا اور بعضوں نے کہا کہ حیض نہ کھا تو عدت مہینوں سے باطل ہو جائے گی اور نہ اس  
 نکاح خاں نہ ہوگا اور نہ اسکا علی خاں نہ ہوگا اور بعضوں نے کہا کہ اگر آئندہ تھی تو اب پھر عدت حیضوں سے شروع کرے اور بارہ مہینے تک  
 ہو تو حیض ہو جائے گی اور فتویٰ دیتے تھے کہ عدت مہینوں سے باطل ہو جائے گی اگر خون نہ کھا تو عدت تمام ہو جائے گی  
 مہینوں سے اور اگر بعد تمام ہونے عدت کے خون نہ کھا تو باطل نہ ہوگی ہلکانی الکفایت و فہم القرآن اور وہ مہینے  
 لکھا ہے کہ اگر بعد عدت گزرنے کے بھی خون نہ کھا تو بھی اس سے عدت حیضوں سے شروع کرے اور بارہ مہینے تک  
 کہ بن میں کذا فی الجملی ص اور ابو علی دقاق کی روایت میں ہے کہ اگر کسی عورت کو کھانا نہ کھا جائے اور وہ خون  
 نہ کھا تو عدت مہینوں سے باطل نہ ہوگا اور اگر بعد مہینے کے اس سے نکاح کر لیا تو تو اسے خون سے نکاح  
 فاسد نہ ہوگا اس واسطے کہ وہ خون اپنے وقت میں نہیں **ف** اور موافق روایت وقایہ کے فاسد ہوگا خاص  
 اور اگر اوس عورت نے کہ اس یا اس میں پونجی ہو حیضوں سے عدت کی اور بعد گزرنے ایک یا دو حیض کے خون نہ کھا  
 منقطع ہوا تو مہینوں سے عدت شروع کرے **ف** اور جو کچھ کہ حیض نہ کھا گیا اور عدت میں محسوب نہ ہوگا  
 ص اور اگر ایک عورت عدت میں تھی اور کسی شخص نے اوس سے شہسہ سے وطی کی **ف** برابر ہو کہ وہ شخص  
 اس کا غلام ہو جو طلاق سے بچا ہو یا اجنبی ہو ص تو اس میں کسی کے لیے یا نہ عدت چاہیے اور دونوں عدتین  
 منقطع ہو جائیں گی یعنی جو کچھ عدت اول سے باقی ہو اب وہ دونوں میں محسوب ہوگا اور جب پہلی عدت تمام ہو جائے  
 تو دوسری کو تمام کرے اور صورت اس کی یوں ہے کہ زوج نے اسکا ایک طلاق یا بن یا تین طلاق دیے اور اسکا ایک  
 حیض آیا اور پھر اوس سے کسی نے شہسہ سے وطی کی تو اس پر دو عدتین ہر ایک اول حیض پہلی عدت کا ہوگا اور دو  
 حیض بعد اس کے دونوں عدتوں میں ہو جائیں گے تو عدت پہلی تمام ہو جائے گی اور دوسری عدت کے واسطے انکشاف  
 اور چاہیے اور امام شافعی کے نزدیک منقطع ہوگا کہ وہ طی یا شہسہ زوج سے ہوا اور عورت عدت میں ہو کہ اگر  
 دوسرے کسی اجنبی سے ہو تو منقطع نہ ہوگا اور عدت طلاق اور موت کی گزر جائے گی اگرچہ زوجہ کو فاسد نہ ہو

یعنی اگر کسی عورت نے  
 شہسہ سے وطی کر لیا  
 بعد اس کے تو عدت  
 تمام ہو جائے گی  
 تو معلوم ہوا کہ  
 منقطع ہو جائے گی

یعنی اگر کسی عورت نے  
 شہسہ سے وطی کر لیا  
 بعد اس کے تو عدت  
 تمام ہو جائے گی

یہ بیان خاص  
برقہ میں نہیں  
ہندو کی اور عدت  
المرور لائے ہیں  
تین طلاق بہن  
باز بارہ کی  
اگر قبل کرنے  
ہے یہ بیان  
نیوں سے  
وہی اور فساد  
بہت طرح کا  
مہوگو عدت کے  
اور وہ کہ میں  
ہی ہر اکثر تین  
ہو اور وہ  
ان سے نکاح  
مہوگا خاص  
لے خواہ اسکا  
بہن ہوگا  
وہ شخص  
فولتین  
تہ تمام چو  
اور اوکا کی  
کا اور و  
طے اکثر  
ہو کی اگر  
وہ کی تو

اور طلاق کا علم ہوئے **ف** اور اگر بیچ میں عدت کے علم ہو گیا تو باقی کو تمام کرے **ص** اور شروع میں  
عدت کا طلاق اور موت کے وقت سے ہوگا اور نکاح فاسد نہیں جب سے تفریق ہو گیا ہو کہ نہ والا قصد کرے  
ترک علی کا عدت شروع ہوگی اور اگر زوجہ نے کہا کہ عدت میری تمام ہو گئی اور کذب کی یا وہ کی بیوی نے تو قول بحیث  
کا مستبر ہوگا ساتھ کہ اس کے اور اگر طلاق بائن دیا بیوی نے اپنی زوجہ کو کچھ نہ کیا اور اس سے عدت میں اور طلاق دیا یا کو  
قبل دخول کے تو فساد پر کامل مہر لازم ہوگا اور اس پر تین سو روپے سے ایک عدت متعلق واجب ہو کر نہایت نہیں کے  
اور امام محمد کے نزدیک غاوند پر نصف مہر بھی اور عورت پر تمام کرنا پہلی عدت کا واجب ہے اور امام شافعی کے نزدیک  
بالکل عدت نہیں **ف** اور دلائل مذہب شافعی کے مذکور ہیں ہر ایسے اور شرح وقایہ میں **ص** اور اگر بیوی طلاق  
ذمہ کو تو اس پر عدت نہیں اگر نہ ہو کہ ایسی اعتقاد ہو اور اگر اعتقاد میں اس کے عدت ہو تو اس پر عدت لازم ہے امام صاحب  
کے نزدیک اگر صاحبین کے نزدیک نہ ہوں تو میں عدت اور اس پر واجب ہو **ف** اور اگر عورت نے حرمہ کو طلاق  
دیا تو بالاتفاق عدت لازم نہ ہوگی اور اگر مسلمان نے ذمہ کو طلاق دیا تو عدت واجب ہوگی جامع الہدی میں  
اور شرح اگر بیوی عورت نے طلاق دیا تو اس پر عدت نہیں اگر نکاح کر کے جائز ہو گیا کہ عدت ہو **ف**  
اور صاحبین کے نزدیک میں بھی اس پر عدت ہو اور ایک روایت میں امام ابو حنیفہ سے یہ کہ اگر وہ حاملہ ہو  
تو جائز نکاح اسکا اور وہی کرے اس سے جسے وہ عورت ہو حاملہ ہو نہ اسے اور اول صبح ہو کر نہانی طلاق دیا  
**فصل** جس عورت کا نکاح نہ ہو گیا اس کو طلاق بائن دیا اور وہ بائع ہو مسلمان بی بی حرمہ ہو یا نہ ہو اس کو عدت میں بیعت  
کہ سوگ کرے اور امام شافعی کے نزدیک سوگ نہیں ہے نہ بائن پر **ف** دلیل ہماری یہ ہے فرمایا رسول  
صلی اللہ علیہ وسلم نے عدت میں سوگ نہ کرے عورت دس پر تین دن سے زیادہ گھر سے پھانسی دے  
چار مہینے اور سن بن روایت کیا اس کو بخاری اور مسلم نے یہ تو توفی عنہما الزوج میں ہر اور کیوں کہ بیعت میں دس دلیل  
اس کی ہر ایسے میں نہ ہو کہ بی بی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا مستند کو کہ فضاہ کرے منہدی سے اور فرمایا کہ  
خاتون شبو ہو کہ ابن امام حسن نے فتح القدر میں کہ اس حدیث کو سہوچی نے ذکر کیا اور نسبت کیا اس کو طرف سنائی کے  
اور لفظ اس کا یہ ہے فی المعتدة عن الکحل والدھن والخصاب بالحناء قال الحناء طیب اور جائز ہے کہ یہ حدیث  
کسی کتاب میں ہو کہ نسبت سنائی سے اور روایت کی ابو داؤد نے مرسل میں عمرو بن شیب سے تحقیق کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فحشہ ہی عورت کو کہ سوگ کرے اپنے خاوند پر مانتا کہ گدھا سے عدت دے اس کی اولیٰ  
دوسرے غیر بنون پر تین دن تک **ص** یعنی آرائش کرے اور جائزہ عفرانی اور کر نہ کہ نہ پینے **ف** اس طرح  
کہ او میں خشیو اتنی ہر اور خشیو منع ہے جو جس کا کہ روایت کیا اس کو حسنہ اور باور حدیث ام عطیہ میں کہ یہ پینے کہ  
رنگین مل کر کہ اس کے سوت کا **ص** اور منہدی نہ لگاوے **ف** کیونکہ حدیث ام سلمہ میں ہے اور یہ منہدی سے  
کہ وہ فضاہ ہے روایت کیا اس کو ابو داؤد اور سنائی نے اور شہاد اس کا حسن ہے **فصل** انہو شہاد میں لگاوا  
**ف** ہر ایسے میں جو اس واسطے کہ تیل بھی خالی نہیں خشیو سے اور زلیلی نے تصریح کی کہ تیل میں کئی حدیث میں

اور اگر بیوی طلاق دیا تو اس پر عدت نہیں اگر نکاح کر کے جائز ہو گیا کہ عدت ہو  
اور صاحبین کے نزدیک میں بھی اس پر عدت ہو اور ایک روایت میں امام ابو حنیفہ سے یہ کہ اگر وہ حاملہ ہو  
تو جائز نکاح اسکا اور وہی کرے اس سے جسے وہ عورت ہو حاملہ ہو نہ اسے اور اول صبح ہو کر نہانی طلاق دیا  
کہ سوگ کرے اور امام شافعی کے نزدیک سوگ نہیں ہے نہ بائن پر  
دلیل ہماری یہ ہے فرمایا رسول  
صلی اللہ علیہ وسلم نے عدت میں سوگ نہ کرے عورت دس پر تین دن سے زیادہ گھر سے پھانسی دے  
چار مہینے اور سن بن روایت کیا اس کو بخاری اور مسلم نے یہ تو توفی عنہما الزوج میں ہر اور کیوں کہ بیعت میں دس دلیل  
اس کی ہر ایسے میں نہ ہو کہ بی بی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا مستند کو کہ فضاہ کرے منہدی سے اور فرمایا کہ  
خاتون شبو ہو کہ ابن امام حسن نے فتح القدر میں کہ اس حدیث کو سہوچی نے ذکر کیا اور نسبت کیا اس کو طرف سنائی کے  
اور لفظ اس کا یہ ہے فی المعتدة عن الکحل والدھن والخصاب بالحناء قال الحناء طیب اور جائز ہے کہ یہ حدیث  
کسی کتاب میں ہو کہ نسبت سنائی سے اور روایت کی ابو داؤد نے مرسل میں عمرو بن شیب سے تحقیق کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فحشہ ہی عورت کو کہ سوگ کرے اپنے خاوند پر مانتا کہ گدھا سے عدت دے اس کی اولیٰ  
دوسرے غیر بنون پر تین دن تک  
یعنی آرائش کرے اور جائزہ عفرانی اور کر نہ کہ نہ پینے  
اس طرح  
کہ او میں خشیو اتنی ہر اور خشیو منع ہے جو جس کا کہ روایت کیا اس کو حسنہ اور باور حدیث ام عطیہ میں کہ یہ پینے کہ  
رنگین مل کر کہ اس کے سوت کا  
اور منہدی نہ لگاوے  
کیونکہ حدیث ام سلمہ میں ہے اور یہ منہدی سے  
کہ وہ فضاہ ہے روایت کیا اس کو ابو داؤد اور سنائی نے اور شہاد اس کا حسن ہے  
انہو شہاد میں لگاوا  
ہر ایسے میں جو اس واسطے کہ تیل بھی خالی نہیں خشیو سے اور زلیلی نے تصریح کی کہ تیل میں کئی حدیث میں





سے اور خود بدلا گو  
 لہر کا پیر اور بواو  
 ام سلمہ بن بکر  
 مگر نہ سے  
 وندا و نکستہ اور شد  
 رقصہ و دو و از  
 ص ابنہ سوگ  
 فی نبی بلک کائنات  
 متہ و وفات  
 یمہ کھڑکے  
 ورتوں کے اور  
 باوے جھگے کوئی  
 چا تا یما بن کے  
 یہ میں تھیں بن  
 اور یہاں سے  
 نہ وہ کہ تو کو  
 ق کی تو اس  
 ہر کو تو وہ اپنے  
 ف کا کا  
 حضرت عبد اللہ  
 عبد اللہ بن ابی  
 کے مال میں سے  
 بکلا اور چھوٹا  
 آج ہوگے طرف کھٹکے  
 تھا اسی گھر میں  
 ت کے اسوے  
 زینت ملک

مروئی جو کہ خاندان کا کھلا نکاح میں اپنے بھائی کے ہوتے نکاح میں کی بھر چل کر انھوں نے اس کو برباد کر دیا اور اس کو  
 کہا اس کے بچہ کو بچا دینے کی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ بچہ جانوں اپنے لوگوں میں کہ خاندان نے میرے لیے نہیں چھوڑا  
 سکاں اور خرچ تو فرمایا اچھا بچہ کی میں جس سے میں پکا اچھا بچہ فرمایا تھو تو اپنے گھر میں جب تک کہ بچہ نہ لے لیا اس کا  
 اپنی مدت کو بچہ عدت تمام کی اور میں چار مہینے اور سن میں کہ نہ لے لیا اس کی اس کے بعد عثمان نے نکالا اس کو  
 احمد اور چاروں عالموں نے اور مالک نے عثمان میں اور ابن جہان نے صحیح میں اور حاکم نے اور مالک نے صحیحہ الا سند  
 من اللہ محمد بن جہدہ اور ان کے بھائی صحیحہ جہدہ اور اس کا دونوں طریقوں سے اگرچہ نکالا اور اس کا بھائی سلم  
 اور مالک بن عیسیٰ نے کہ یہ حدیث صحیح محفوظ ہے اور ایسا ہی کہ اس حدیث نے ص مگر یہ گھر سے نکالی جاوے اور خوف  
 ہووے اس کو نکال لیا گیا گھر کے کھانے کا کھانا لے کر اس کو لے کر تو ان سب رتوں میں نہ جھو کہ سخت مایوس کہ  
 اس گھر سے نکل جاوے اور اگر زبردت میں طلاق بائن کی ہو تو گھر میں پر وہ چاہیے اور اگر گھر تنگ ہو تو اس کی  
 کہ خاندان میں سے نکل آوے اور زبردت میں نکل آتا مابقی یہاں رہا ایدہ ص اور اسی طرح اگر خاندان  
 فاسق ہووے تب بھی نکل آوے اور اولیٰ یہ کہ خاندان نکل جاوے ف فتح القدر میں یہ کہ جہان کوئی اس  
 شہر کا عذر تحقیق ہو تو عورت کو خرچ مباح ہو جاوے اور اولیٰ یہ کہ خاندان نکل آوے ص اور اسی طرح کہ ان  
 دونوں کے بیچ میں ایک عورت معتبر مقرر کی جاوے کہ تقاریر ہووے منع پر ولی سے اور اگر کسی شخص نے سفر میں  
 اپنی زبردت کو کہ اس کے ساتھ یہ طلاق بائن دیا مگر کیا اور بائن موضع اقامت نہیں ہے اور زبردت کے شہر کا بائن  
 مدت سفر نہیں ہے تو وہاں سے پھر آوے اور ان کے مدت شہر کے اور اگر جہان کا ارادہ رہتی ہے اور جہان سے اتنی ہی  
 دونوں تین دن میں رات کی مسافت سے کہ نمونہ دونوں تین دن میں رات کی مسافت سے کہ نمونہ عورت کو اختیار  
 جہان ان دونوں جانب سے چلی جاوے ہو سکتا ہے یا نہیں کہ اس کے ساتھ کوئی ولی ہو یا نہ ہو اور احتیاط میں یہ کہ بیچ  
 کرے اور اپنے مکان میں آکے جہان چلی جاتی مدت کرے اور امام شری کے نزدیک تو ان دونوں جو اقرب ہو اس کو  
 اختیار کرے مدت سفر سے زیادہ ہو یا کم اور اگر چہ جگہ سے علیٰ ہر طرف کی راہ ہووے اور جس طرف جاتی ہو کم ہو تو ادنیٰ  
 چلی جاوے اور اگر وہ جگہ موضع اقامت ہو شام ہو تو امام کے نزدیک ہر مدت تمام کرے اگرچہ اس کے پاس کوئی ولی  
 موجود ہووے اس واسطے کہ کفار مسندہ کو حرام ہے اگرچہ مسافت مدت سفر سے کم ہووے اور صاحبین نے یہ کہ اگر اس کے  
 ساتھ ولی ہو تو نکلتا اور کفار میں نہیں ہے تو نکلا واسطے حشمت جہانی کے نکلتا مباح ہے اور حشمت مگر کوئی وجہ ولی کے  
 تو اب نابار قول صاحبین کے جب نکلتا مابقی تو اب کس طرف جاوے اس میں بیسی ہی تفصیل ہے جیسے گذری

باب ثبوت نسب کے بیان میں

اگر کسی شخص نے کسی عورت کو کہا کہ اگر اس سے میں بچا کر دوں تو وہ طلاق ہے اور پھر نکاح کیا اس سے اور وہ بچی بعد  
 چھ مہینے کے وقت نکاح سے تو نسب لڑکے کا اس شخص سے ثابت ہو جاوے گا اور لازم ہو گا اس کو کہ اس  
 عورت کا ف اور ذلیل کی اصل میں مذکور ہے اس اثبات ہو گا کہ نسب مطلقہ بطلاق ہی کا جب لاوے

وہ لڑکے کو دو برس میں یا زیادہ میں جب تک قرار نکرسے عدت کے گزرنے کا اگر قرار کر لیگی عدت کے گزرنے کا  
اور پھر چنی اور طلاق اور ولادت کے بیچ میں دو برس سے زیادہ کی مدت ہو تو نسب ثابت ہوگا اس واسطے کہ نسب جب  
ثابت ہوتا تو کہ مدت قرار اور ولادت میں چھ مہینے سے کم گزرنے سے ہون چھ مہینے سے کم گزرنے کے آج اور اگر لڑائی اور لڑنے کے  
کم میں دو برس سے تو بائیس ہو جائیگی اپنے خاوند سے ساتھ گزرنے عدت کے اور نسبت ثابت ہو جائیگا بخلاف اس  
صورت کے جب جسے زیادہ میں دو برس سے کم وہاں حجت ثابت ہو جائیگی کیونکہ اب حمل وطی کا نہیں ہو سکتا ہو مگر  
عدت میں **ف** اور اول صورت میں ہو سکتا ہو کہ وطی کا حمل میں ہو کیونکہ وہاں وقت طلاق سے دو برس سے  
کم مدت گزری ہو جس صورت کو طلاق بطلاق یا نین ہو تو اس کے لڑکے کا نسب ثابت ہوگا جب جسے وقت طلاق  
سے دو برس سے کم ہیں اور جو دو برس کے بعد چنی تو نسبت ثابت ہوگا مگر یہ کہ خاوند اس کا دعویٰ کرے کہ نہ ہو سکتا ہو  
کہ اس وقت وطی کی ہوتے ہوئے سے ایام عدت میں اور جو عدت مقررہ ہو یعنی ایسی لڑکی ہو کہ اس کے مثل اور عورتوں  
سے جامع ہوتا ہو اور وہ سن بلوغ میں نہ ہو یا دو برس یا زیادہ کی ہر لیکن علامات بلوغ ظاہر نہیں ہونے وہ اگر بعد  
طلاق کے کم میں نو مہینے سے چنی نزدیک طریقوں کے نسب لڑکے کا ثابت ہو جائیگا اور اگر نو مہینے میں چنی تو  
نسب ثابت ہوگا اور نو مہینے اس واسطے معتبر ہونے کا اقل مدت حمل چھ مہینے ہیں اور عدت اس کی تین مہینے اور اگر  
میں اس مقام تفصیل کی **ب** صورت اور نزدیک امام ابو یوسف کے اگر طلاق بھی ہو تو تین مہینے تک نسب ثابت ہوگا  
اس واسطے کہ تین مہینے اس کی عدت کے مدت میں اور دو برس کی شدت حمل میں اور اگر طلاق بائن ہو تو دو برس تک اور  
اگر کسی عورت معتد نے قرار کیا کہ عدت میری تمام ہو گئی اور پھر چھ مہینے سے کم میں وقت قرار سے چنی تو نسب  
لڑکے کا ثابت ہو جائیگا لیکن اگر چھ مہینے میں یا زیادہ میں وقت قرار سے چنی تو نسب ثابت ہوگا **ف** کن یا اور  
فتح القدیر وغیرہ میں لکھا ہو کہ چھ مہینے کی مدت وقت قرار سے معتبر ہو اور نسخہ شرح وقایہ میں وقت طلاق سے  
لکھا ہو اور ظاہر یہ ہے کہ یہ سوچ و فکر مانع سے **ص** اگر عورت معتدہ نے دعویٰ کیا کہ سینے لڑکا جانا اور ضاوند نے  
اس کی ولادت کا انکار کیا تو اگر قبل ولادت کے حمل ظاہر تھا یا خاوند نے اس کا اقرار کیا تھا تو ایک عورت کی گواہی سے  
نسب ثابت ہوگا اور اگر قبل ولادت کے حمل ظاہر تھا اور خاوند نے بھی اس کا اقرار نہیں کیا تھا تو دو مردوں کی ایک رو  
اور دو عورتوں کی گواہی واسطے ثبوت نسب کے ضروری طرح کہ نہ روثیہ نہ مانگہ میں گئی اور اس کے ساتھ کوئی تھا  
اور گھر میں بھی کوئی نہ تھا اور گھر کے دروازے پر پستے کہ کواڑ لڑکے کی تھی یا لڑکے کو اپنی آنکھ سے دیکھا اور  
مصابین کے نزدیک سبب رتوں میں گواہی ایک عورت کی کافی ہو مسلمہ اگر کوئی عورت عدت موت میں بیہ حال کے  
تیل جسے تو نسبت ثابت ہو جائیگا اور اگر معلوم نہیں کہ قبل موت کے چنی یا بعد اس کے دو برس میں یا کم میں کہ اقرار کیا وہ  
نہ ہو گا اور نہ عورت کا ہو گا اگر صاحب قرار ایسے ہیں کہ اس وقت شہادت نہیں دے سکتی ہو بہر حال اسے ہفتہ نماز سے  
کے یا عدم عدالت کے توقف نہ ہو گا وارث ہو جائیگا اس سے کہ حق میں یا اگر صحیح الشماۃ میں ہونے کے نسب ثابت ہوگا  
مگر اگر غیر مقرر سبب کے حق میں نہ ہو ورنہ نہ اقرار نہیں کیا تو نسبت ثابت ہوگا مسلمہ ایک عورت کے گواہی کی عورت



کسی نے ایک لڑکے کو اما کی سیر افزندہ پر اور وہ اس کا اڑکا ہو سکتا ہو یا نہ ہو اس کے وہ شخص کو گیا اور لڑکے کی مانگ سے کہا کہ وہ اس کا بیٹا ہو اور میں اس کی بیوی ہوں تو وہ دونوں راض ہو گئے اگر وہ عورت معروفہ نہ ہو اور بیچنی شہور ہو کر اس لڑکے کی مانگ پر اور اگر مسلم ہو کہ وہ عورت حرہ ہو اور ورنہ نہ لے کر تو وہ مسلم نہ ہو تو عورت کو بیعت نہ لگی اور لڑکا وارث ہو گا

### باب حضانت کے بیان میں

اور اس طے تربیت صغیر کے مقدار اور ان پر اور اس پر جب تک کہ لڑکے اگر چہ اس کے اور خاوند کے درمیان میں تفریق ہو چکا ہو کیونکہ روایت ہے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ ایک عورت نے کہا یا رسول اللہ میرا بیٹا میرا تھا میں نے اس کو سکا پر تنہا پر چھٹی میری ان کی شکل نہ کر گود میری اور سکا کھان اور باپ نے اس کے مجھے طلاق دیا اور چاہتا ہی چھین لیا اس کو مجھے سو فرمایا اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو زیادہ مقدار پر اس کے رکھنے کی جتن تک کھانج کرے روایت کیا اس کو احمد اور ابوداود اور جامع نے اور صحیح کیا اس کو ابوداود اس واسطے کہ مان کی شفقت زیادہ ہو تو دنیا اس کی طرف چھا ہو گا اور حضرت ابوبکر نے نہ یا عاصم یہ حضرت عمرؓ کو لکھ کر لیا اس کو طرف اس کی مان کے وقت توجع فرقت کے روایت کیا اس کو مالک نے اور عبد اللہ بن زبیر نے اور زیادہ کیا بوقت ہی نے کہ کہا ابوبکر نے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ فرما تھے میں نے جب لڑکا جو اسے والدہ اپنے لڑکے سے اور خاندان ابی شیبہ میں ہو کہ عمر بن خطاب نے طلاق نہ یا عاصم بن بنت عاصم بن ابی الفلح کو تو اسے تنہا کیا اور اسے حضرت عمرؓ اور لے لیا اپنے بیٹے کو اور لڑکا اس کو اس کی مان نے بیان کیا کہ رافعہ بن ابی واثق نے حضرت ابوبکرؓ پاس تو فرمایا حضرت ابوبکرؓ نے کہ چھوڑ دو اس کی مان اور لڑکے کو تو لے لیا اس کی مان لے لڑکے کو اور ایک روایت میں حضرت ابوبکرؓ کی کہ فرمایا حضرت ابوبکرؓ نے بھڑنا مان کا اور گود اس کی اور بواو کی بہتر ہو اس کے لیے تھے یہاں تک کہ جوان ہو جاوے اور کا تو اختیار کر لے اپنے نفس کو اور جہان نمونہ کو یعنی مگر یہ ہو یا کسی عینی سے اسے کھانج پڑایا ہو لکھایا کہ ص تو مافی اولیٰ ہو اگر چہ کتنی ہی بلند ہو جاوے یعنی مافی کی مان اور مافی کی مافی وغیرہ اس واسطے کہ یہ حق ماؤں کی جانب کا تو جو ب مان نمونی تو مان کی مان کی طرف منتقل ہو چکا ہو یا ص اور اگر مافی نمونہ سے تو وادی بہتر ہو نمون سے اس واسطے کہ وادی بھی حصہ مان کا رکھتی ہے کہ یہ اور شفقت بھی اس کو زیادہ ہو بہ نسبت نمون کے ص تو اگر وادی نمونی نمونہ اس کی تحقیق پھر اخیانی ہے طلاق ص اور وادی نمونہ خالہ سے اس واسطے کہ یہ بیٹیاں ہیں اپنے باپ کی اور اس واسطے مقدم ہیں میراث میں اور ایک روایت میں خالہ اولیٰ جو بہن سے اس واسطے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خالہ چھان کے جو حق میں بیٹھے حضرت حمزہ کے خاللا اس کو بخاری نے اور نکالا اس کو امام احمد نے حدیث سے علی کی پھر فرمایا اور لڑکی اپنی خالہ کے پاس ہے کہ بیشک خالہ مان ہو اور روایت آتی ہے ابوہریرہؓ میں جو لڑکی سے فان الخالۃ والدۃ اور بہن عبارت واقع ہو چکے ہیں ص بعد اس کی تفسیق بہن کی کہ پھر اخیانی بہن کی کہ پھر علاتی بہن کی کہ پھر وادی بہن کی تفسیق بہن اخیانی پھر علاتی ص اور جو اصل ہو کہ اول جو ذات قرابت میں ہیں باپ اور اس کے دونوں کی طرف کی ہو مقدم کی جاوے گی پھر مان کی جانب پھر باپ کی جانب کی اور خالہ اس واسطے مقدم ہو کہ پھر بھی باپ کی بہن ہو



لی مان نے کہا  
ہشموہو کہ اس  
راٹھا کا وارث ہوگا

فریق ہو جاوے  
سیر اتحاد میں ہر  
پاہتا ہر تھیں  
مرویت کیا  
رف چھا ہوگا  
کے روایت  
المذہب و سلم  
طلاق یا بیاہ  
لی مان نے  
کو تو لے لیا  
لی اور بوادی  
ہو و  
ف  
ن کی طرف  
جی حصہ مان کا  
سکی تھی پھر  
طے مقدم ہیں  
دیکھا مان کو  
ریا اور لڑکی  
الذہ اور بیٹی  
مان کی بھوپا  
لی طرف کی ہو  
لی بن جعفر کو

اور خالوان کی بہن اور قرابت ماری اس مقام میں ملی جو **ص** اور جب کہ یہ محرمین آزاد ہوں اس واسطے کہ کوئی  
اور ارمہ کو دقت تہیت اپنے لڑکے کا نہیں **ف** اس واسطے کہ انکو حضرت سے فراغت نہیں جس امر کا اگر کمال  
ہو اور مان کو کسی مہر جو تو اسکی مان کو تھی جو پرورش کا بہت کم ہے نہ بچانے دین کو یا الفت نہ بڑے کے لئے سے توان و وزن  
صورتوں میں مان سے چھین لیا جاوے گا اور جس عورت نے لڑکا کو کر لیا غیر محرم سے ولد کے تو پرورش کا حق اسکی جاتا رہا  
**ف** اور دلیل اسکی حدیث عبد البر بن عمر جو اور بگزندی **ص** اور اگر محرم سے نکاح کیا جیسے اسکی مان نے  
نکاح کر لیا لڑکے کے چچا سے یا اسکی دادی سے اس کے دادا سے تو یہ حق باطل نہ ہوگا **ف** اور دلیل اسکی غایہ **ص**  
اور اگر نکاح جو غیر محرم سے ہوا تھا سا قلم ہو گیا تو یہ حق اسکا لوٹ اوٹا اور اگر کوئی عورت مان یا مرہا پ کی جانب سے سوچو ہوگا  
تو حق پرورش عصبیت کو جو علی الترتیب **ف** یعنی پہلے باپ پھر دادا پھر بھائی تہی پھر بھائی علاتی پھر بیٹا تہی حق کی  
پھر بیٹا علاتی بھائی کا اور اسی طرح بیٹے تک لڑکی اور دونوں سے پھر چچا پھر چچا کے بیٹے **ص** لیکن جینہ کو ساتھ عصبہ غیر  
محرم کے مثل منی علقا چچا کے بیٹے کے نہینگے **ف** اور جینہ کو دیو لینگا اور منی علقا نہ کہتے کہ آزاد کرنے والے کو  
اور کافی میں ہر کو بہت نیک کوئی عصبہ نہ تو اختیار ہی بھائی کو دینگے پھر اس کے بیٹے کو یا پ کے اختیار ہی بھائی کو پھر اس کے بیٹے کو  
پھر مان کے حقیقی بھائی کو پھر علاتی کو پھر خانی کو اس واسطے کہ ان لوگوں کو بھی ولایت ہو نکاح میں نزدیک امام ابوحنیفہ  
کہا کہ اور اگر لڑکی تھی پرورش ایک ہی درجے میں ہون تو زیادہ پر بزرگ بچا ہوگا اور کو جو بڑا باہر عروالا ہوگا اور کو دینگے  
جامع الاموال **ص** اور نہ اس کو جو فاسق ہو لوگوں کو حیلہ کھانا ہو اور ولد کو اختیار ہوگا بخلاف امام شافعی کے **ف**  
کو ان کے نزدیک لڑکے کو اختیار ہی اس واسطے کہ روایت بخاری میں ہے کہ وہ اسلام لائے اور ان کا کیا اور انکی عورت نے  
اسلام سے سو بھلا یا بیٹی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ایک گوشہ میں اور باپ کو ایک گوشہ میں اور لڑکے کو ان کے درمیان  
سو چھوڑا لڑکا بیٹی مان کی طرف پھر فرمایا آپ نے یا اللہ تو ہدایت فرما اسے پھر چھوڑا اپنے باپ کی طرف تو لے لیا اسے اس کو نکالا  
اس کو ابوداود اور نسائی نے اور صحیح کیا اس کو کجا کہ نے اور بھی نکالا چاروں عالموں نے ابوہریرہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
اقتدار یا لڑکے کو مان اور باپ کے درمیان میں کہا تو بڑی نے حدیث میں صحیح ہو اور صاحب ابی نے یہ جواب دیا کہ لڑکے کی  
اعتل فاعلم جو سوا اختیار کر گیا اسی شخص کو جو اس کو تفسیر دے کہ یہ میلان اس کے کے طرف اسب کے اور صحیح ہو یا جو صاحب سے کہ  
انصاف ہے اقتدار میں نہ یا اور یہ حدیث سوا اس واسطے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی الحدیث سے کہ اس کو اس واسطے  
ستیمایہ جو عقل پرور ہی میں ہستی ہی واسطے لڑکے کے کے حامل ہو اس سے ہو کہ لڑکا مان ہوگا **ص** اور مان سنا خدا  
ہیں لیکن کی بیان تک کہ کھادے اور پوسے اور پینے اور ہر شے کا لے لے لیا اس کے خصاص نے نہات بہت  
**ف** اور بی بی ہنفی **ص** اور دقتی بیان تک کہ تفسیر دے اور امام احمد سے مروی ہو کہ یہاں تک کہ شہوت اس کو  
اور بی بی ہنفی واسطے سنا دے مان کے اور سوا مان باپ کے خدا پر بی بی ہنفی کے بیان تک کہ شہوت والی ہو اور طلاقہ کو اور بی بی  
کو بعد مدت کے کہیں اپنے قریب کو غیر میں ایجاوے لڑکے پر وطن علی میں چھوڑا اس کا حال ہو **ف** اس کو کہلا  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص اس کو لے لیا ہو اس کی من و توہ الی و ش کا ہر نماز سے متبرک کی روایت کیا اس کو



نکاح میں منسوخ القید میں اور لامل ہمارے اور جوابات اولیٰ مسئلہ استدلالات کے بھی تفصیل مذکور میں اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے  
 وَإِنْ كَانَ ذُو عُسْرَةٍ فَنُتِجْ بِهَا عَلَىٰ مِلَّةِ رَبِّهَا بِمَا ضَرَبَ لَهُ الْبَیِّنَاتُ حُدُودَ الْحَرَامِ وَرُبِمَا كَانَ عَلَیْکُمْ مِنْهُ حَرَجٌ لِّمَا ضَرَفَ لَکُمُ الْکِتَابُ ۚ وَرَبِّمَا كَانَ عَلَیْکُمْ مِنْهُ حَرَجٌ لِّمَا ضَرَفَ لَکُمُ الْکِتَابُ ۚ وَرَبِّمَا كَانَ عَلَیْکُمْ مِنْهُ حَرَجٌ لِّمَا ضَرَفَ لَکُمُ الْکِتَابُ ۚ وَرَبِّمَا كَانَ عَلَیْکُمْ مِنْهُ حَرَجٌ لِّمَا ضَرَفَ لَکُمُ الْکِتَابُ ۚ  
 ص اور ہمارے علمائے دین نے لکھا کہ بے تفریق کے معاش ممکن نہیں ہیں اس واسطے کہ نفقہ حاجت الہی کا مسئلہ ہے جس کے  
 مشکل چار اور بہت ایسا ہو گا کہ کوئی ایسا کہ قرض نہ کیا اور غنی ہو جائے اور نہ کیا ایک مرتبہ ہو تو چاہا جائے اس بات کو کہ تین  
 ایک تار شافی الذہب کو معدن کر دے کہ وہ اول و دون کے بیچ میں تفریق کر دے **ف** اور اس سے معلوم ہوتا ہے  
 کہ حنفی کو مخالفانہ اپنے مذہب کے فتویٰ دینا جائز نہیں اگر جب کہ مجتہد ہو **ص** اور اگر قاضی نے واسطے عورت کے  
 خاوند اس کا ستائش سے نفقہ قرض کیا ہو اس کے خاوند غنی ہو اور زوجہ نے طلب کیا تو خاوند نفقہ نہ دینا تمام کرے اور اگر  
 خاوند نے مدت تک اپنی زوجہ کو نفقہ نہیں دیا تو ان ایام گزشتہ کا نفقہ ساقط ہو جائے گا اگر یہ کہ قاضی نے اس کے واسطے  
 نفقہ نہیں کیا ہو یا وہ دونوں کسی چیز پر راضی ہوئے ہوں **ق** اور حق میں ان دنوں باہم ماندگی نفقہ دلا جاوے گا جب تک کہ وہ  
 دونوں تر نہ رہیں تو اگر کوئی اور غنیج سے مرگیا اطلاق دیدیا خاوند نے عورت کو تو بھی ساقط ہو گا اگر جب کہ قرض کیا ہو  
 عورت نے نکاح قاضی سے تو وہ موت اور طلاق سے ساقط ہو گا اور ادا شدہ فی کے نزدیک اگر گزشتہ ساقط ہو گا بلکہ مرد میں  
 ہو جائے گا اور اگر پہلے سے پیشگی خاوند نے مثلاً چھ مہینے کا نفقہ دیدیا اور بعد ایک مہینے کے خاوند نے زوجہ کو قرض کیا تو  
 اب باقی نفقہ زوجہ سے پھیرا جائے گا بخیرین کے نزدیک اگر ادا شدہ فی کے نزدیک سارے ایک مہینے کا نفقہ عورت  
 کے پاس رہے گا اور باقی مہینے کا پھیر لیا جاوے گا **ف** اور فتویٰ تو ان خیرین پر **ص** اور اگر غلام نے نکاح کیا تو اس  
 مولیٰ کے نفقہ اس کا اوپر واجب ہو تو پھر چاہا و گیا اور میں پھر کا نفقہ جمع ہوا تو پھر چاہا و گیا اس طرح ہر مہینے **ف**  
 مثلاً تھوڑا روپیہ اوپر نفقہ کے جمع ہو گئے اور وہ باریعہ میں دے دے اور دیکھے پھر اوپر راجع ہونے تو پھر پھر ہی باقی کیا جاوے گا  
 پھر جو بھی بار پھر پانچوں بار ذیلی **ص** اور صورت اس کی یوں کہ ایک غلام نے نکاح کیا اپنے مولیٰ کے اذن سے کسی عورت  
 سے اور قاضی نے اوپر نفقہ قرض کیا یہاں تک کہ ہر لڑم جمع ہو پھر اوپر راجع ہو کر چاہا گیا اور پہلی اسکی حیات ہوا دوسری جاتا ہے  
 کہ اس کے اوپر دوسری نفقہ کا پھر تو پھر چاہا و گیا اور اگر غلام پر دین نفقہ کا نہیں ہو بلکہ اور طرح کا یوں کہ ایک ہی باقی کیا جاوے گا  
**ف** اور باقی دین وہ عورت رہے گا اسکی حریت پر **ص** اور خاوند پر واجب ہے کہ عورت کو رکھے ایک جگہ مگر میں اس میں  
 کوئی مخلوق نہ کہ اہل سے نبھوے اور نہ اس کا بیٹا ہو تو اور میں سے ہو کر جب کہ زوجہ راضی ہو جائے خاوند کے اہل  
 ساتھ رہنے پر اور اگر گھر پر اس اور اس میں کوئی قطع ہون تو بھی ایسا قطع چاہیے کہ نہ پھر اور قرض اس کا علمی ہو واد خاوند  
 یہ بھی چاہے کہ والدین نے زوجہ کو اور اس کے والد کو جو اس خاوند سے نو گھر میں نہ آئے دیوئے اس واسطے کہ گھر کا خاوند کا ہو  
 تو اس کو کہ منشی ہو پھر چاہے اور نہیں جائز ہے کہ منکر سے اور نہ دیکھنے سے زوجہ کے کا کلام ہے اس کے ساتھ حقوق  
 چاہے وہ اور اور جنہوں نے گزشتہ ایک خاوند کو جائز نہیں ہے کہ عورت کو والدین کے پاس چلے جائے یا والدین کے پاس  
 آئے سے ہوتے ہیں ایک مہینے کے اور اور اور جنہوں کی زیارت سے سال میں ایک بار کہ اس کو اور اس میں چھ  
 اور اس میں ہر مہینے میں والدین کے پاس چلے جائے کہ ایسی برکتی ہو **ص** اور میں کے قاضی نفقہ اس شخص کی زوجہ کا چاہا و گیا ہے

منشی وہ اہل اس  
 نہیں کہ گزشتہ ایک  
 زوجہ سے عورت  
 باہم عورت  
 ہو واد فی دستور  
 اصل اگر چہ  
 ہی ہو یا چھوٹی  
 خاوند نے نفقہ  
 تو نفقہ نکاح کا  
 کیا ایک قسم کا  
 سے بلکہ اگر  
 میں اعتبار  
 سے اوپر  
 فی حق القید  
 ما و کھانا تو  
 رات سے  
 دلی سے  
 و قرض میں  
 خاوند کے  
 راز گھر اور  
 بلکہ عورت  
 فی حق عورت  
 ہوتا ہے کہ  
 اس اور  
 اور والد  
 کے ہوتے

اور اسکے والدین کا اور اسکی اولاد صفا کا اسکے مال سے جو اسکے حق کی مجلس سے ہوتا اور اہم یا دنانہ یا کچھ سے ہوں  
 برفائاد و معورت کے کہ وہ اونکے حق کی مجلس سے ہوتا مندرجون اسباب کے کہ اوکلی بیع کی حاجت پرتی **وف**  
 جیسے مکان میں آلات وغیرہ **ص** کہ وہ بیع جاونیکہ کہ نزدیک ٹوٹنے یا مضارب یا بیع بچہ اور وہ گول قدر کرتے ہیں اس  
 مال کا اور اسکی زوجہ ہونے کا یا قاضی بزرگ ہونے کو جانتا ہے اور قاضی کو چاہیے کہ عورت سے ضمان لینے کے لیے سے اور  
 حلف دلاوے اور اسکو اس بات پر کہ اس شخص غائب نے اسکو نفقہ نہیں دیا یا جو اگر وہ شخص قرض کچھ کے ہونا یا قاضی بھی  
 شہادت دلاوے اور زوجہ اپنے مکان پر گواہ دلاوے تو قاضی فقہ کو اس پر قرض کر گیا اور حکم کچھ بھی نہ کر گیا اسوقت کہ حکم غائب پر  
 جائز نہیں **ف** یعنی مدعا علیہ کے غائب ہونے فیصلہ کر دینا اور سپر جائز نہیں **ص** اور اہم زفر کے نزدیک نفقہ اوپر  
 قرض کر دے اور کچھ حکم نہ کرے اور آج کل میں واسطے حاجت آدمیوں کے قاضی قلیل موافق مذہب امام مقرر

کرتے ہیں **ف** اور خط بین بھی اسکو اختیار کیا ہے

**فصل** جو عورت کہ عدت میں بلاق رجبی یا بائن کے ہووے یا عدت میں اس فرقت کی ہووے جو بسبب معصیت  
 زہد کے نہیں ہے جسے خیار علق اور بایع اور وہ طریق جو بسبب کونوٹوں کے ہووے تو اسکا نفقہ اور سکر عادت کے  
 گذرے تکس خاندان واجب ہوا و نزدیک لام شافی کے طلاق بائن میں نفقہ اونکے خاندان پر نہیں اور دلیل لاتے ہیں  
 حدیث غلطہ بنت عیسیٰ **ف** کہ تین طلاق دیے تھے اوکو خاندان دے اونکے تو نہ مقرر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے واسطے اسکے سکر اور نفقہ روایت کیا اسکو اسلام اور اصحاب سمن نے **ص** اور ہماری دلیل یہ ہے کہ حضرت عمرؓ نے  
 اس معصیت کو رو کیا **ف** جامع ترمذی اور ابوداؤد و صحیح مسلم وغیرہ میں ہر کما فی غلطہ بنت عیسیٰ نزدیک عمرؓ خطابؓ  
 سو فرمایا آپ نے کہ نہیں ہیں ہم کہ چھوڑ دیوں اپنے رب کی کتاب کو اور اپنے نبی کی سنت کو بسبب قول ایک عورت کے  
 کہ نہیں جانتے ہیں ہم کہ کیا درکھا او سنے یا نہیں زیادہ کیا لھاوی اور داؤد اطمین نے کہ فرمایا حضرت عمرؓ نے سنائے سوال اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ طلاق الثلاث کو سکر اور نفقہ ہوا و حضرت عائشہؓ نے بھی اس حدیث کو رو کیا  
 اور کہا غلطہ سے کہ کیا تمہیں بخون کرتی جو اللہ کا پیچھے بخاری میں ہوا بھی غانا اسکو کبار تابعین نے مثل اسود اور  
 سید بن جبیب کے اور طول کیا شیخ ابن الامام نے اس مطلب کی بحث میں نہ سکو و کھنا جو متبع القدر میں دیکھے  
**ص** اور جو عورت کہ عدت موت میں ہووے یا قفر کر لائی جاوے بسبب معصیت کے جیسے مرتد ہو جاوے یا بائن بیع  
 کا ہووے لیوے تو نفقہ اسکا واجب نہیں اور جو عورت کہ عدت میں بلاق کے ہووے اور وہ مرتد ہو جاوے  
 تو نفقہ اسکا قاعدہ ہوا اگر اگر بیع ہو کو اپنے اوپر قاور کر دے تو ساقط ہوگا **ف** اور دلیل اسکی یہاں ملے مگر جو  
**ص** اور نفقہ اولاد صفا کا باب پر جو ب و غفلت ہوں اور کوئی او میں نہ ہوگا جیسا کہ ان باب کے اندر دیکھے  
 آتے ہیں کوئی اسکا شریک نہ ہوگا **ف** اس واسطے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے و علی النبی و آلہ کہ رزق حق اور وہ  
 آپ پر و ہدایہ **ص** اور اگر اولاد اسکی نبی تو نفقہ اسکا اسکے مال میں سے ہوگا اور اگر وہ دیکھ شریعی تو  
 ان کو دینا واجب ہے پر ہر کچھ **ف** اس واسطے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے و لا تصلاؤا الی النبی و آلہ

نفقہ عورت کے  
 پس مال بائن  
 اور مضارب  
 جب مال بائن  
 کی عورت پر نفقہ  
 قرضہ کر دے  
 منہ دیکھ







کے احکام میں  
 سب سے  
 تہی کے اور ایک  
 نزع کو کافر  
 نزع میں اور  
 بوجہ گناہ میں  
 جلا الہی اللہ  
 ص اور  
 ہوجا اور اگر  
 سے غیر نزع  
 ساری کہ جس کو  
 کم تو ملاحظہ  
 یا تو وہ مال  
 اسلامی اللہ  
 بردست ہو  
 مغلیہ کے  
 داو د نے  
 علی علی سے  
 بن اخراج  
 اگر قابل  
 باوجود اگر  
 روایت کیا  
 ہی حضرت  
 ملازم کے  
 ماوے  
 الہدایہ  
 سلطان کو

پاک کرنا ہوا اور اسکے برعوض کے بدلے آزاد کرنے والے کے عضو کو لگ سے روایت کیا اور سب کو بخاری ہی مسلم نے اور  
 صحیح ترمذی میں بھی بولی اور اسی سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مرد مسلمان آزاد کرے وہ جو تین سلمان  
 بنوئی وہ وہ دونوں غلامی اسکی لگ سے اور روایت بولی ذریعہ سے کہ اگر کو چھاپنے بھی صلی اللہ علیہ وسلم سے کون عمل  
 افضل ہے فرمایا ان لانا اللہ پورا ورجہا کوڑا اسکی راہ میں کہ اسنے پھر کون ہی گردن آزاد کر فی افضل ہے فرمایا اسکی میت  
 زیادہ اور نفیس زیادہ ہوا اپنے مالک کے پاس رعایت کیا اور کو بخاری ہی مسلم نے اور صحیح مسلم میں جو حضرت ابوہریرہ سے  
 کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں بدلتے سکتا ہو بیٹا اپنے باپ کو مگر یہ کہ باپ سے اسکو غلام بچا آزاد کرے اسکو  
 اور سون رکھا علمائے کہ آزاد کرے عمر و غلام کو اور عورت کو بیٹی کو تاکہ مقابلہ اعضا کا ہو جائے ہدایہ ص  
 عشق صحیح ہوتا جو برائے مائل سے اپنی ملکیت میں ف تو یہ کا غلام آزاد نہیں کر سکتا اسواسطے کہ فرمایا رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں عشق ہو اور میں جسکا مالک نہیں آدمی روایت کیا اسکو ترمذی نے اور اگر مالک حسن  
 صحیح ہے جس کو اگر لفظ صحیح ہو تو بغیر نیت کے آزاد ہوگا جسے کہ تو یہ کہ باعینق ہوا آزاد کیا اسنے جسکو یا  
 محرم یا محرم کیا اسنے جسکو یا مولا یا میرا یا پکا را کہ اس سے مولا ف اور ایسا ہی اگر کہ مالک اسکو آزاد کرے اور اگر نام  
 اسکا خیر اور اسنے پکارا یا تو آزاد ہوگا اور اگر نام اسکا خیر تھا اور فارسی میں کہ اس آزادیا نام اسکا آزاد تھا اور  
 عربی میں کہ اس یا تو آزاد ہوگا وگاہدایہ ص یا کہ اس سے تیرا خیر یا اور جو اعضا کہ اسنے تقیر سارے بدن سے  
 ہوتی جو ف اور گزرا یا ان او کا کتاب الطلاق میں ص اور اگر لفظ نکاح ہو کہ احتمال آزاد ہونے اور نہ ہونے کا  
 رکھتا ہو جیسے کہ میری ملک تیرے اور میں نے یا تو میری ملک سے نکل گیا یا چھوڑ دی اسنے تیرا تیری مال دینی سے کہا  
 چھوڑ دیا اسنے جسکو ف کہ ان سب لفظوں سے عشق اور عدم عشق مراد ہو سکتا ہے کہ جب کہ اسکو تیری ملک سے نکل گیا  
 معلوم نہیں کہ بسبب عشق یا بسبب بیعت کے یا بسبب بیہ کے اور ایسا ہی باقی الفاظ میں ص تو بغیر نیت کے آزاد ہوگا  
 اور اگر بولی نے اپنے غلام کو کہ اسے بیٹا میرا ہو تو اگر فرزند اسکا وہ ہو سکتا ہے تو بغیر نیت کے آزاد ہوگا اور اگر فرزند اسکا  
 نہیں ہو سکتا تو بھی امام صاحب کے نزدیک بے نیت کے آزاد ہو جائیگا اور صاحبین کے نزدیک ہوگا کاف اور  
 دلائل اسنے مذکور ہیں ہر ایک کو شرح وقایہ میں ص اور اگر خواجہ اسنے اپنے غلام کو پکارا کہ تیری سے بیٹے یا تیری سے  
 بھائی یا تو آزاد ہوگا اسواسطے کہ مقصود پکارنے سے حاضر ہونا اور اسکا ہوا اور غلام میں کا نہیں بر خلاف اسکو شکیانی  
 ساتھ کہ کیونکہ وہ میرے حق قصہ یعنی کی طرف خلق نہیں اور اسی طرح اگر کہ اسنے حکومت میری ہے میری تحریف  
 اگرچہ نیت کرے آزاد کی ص تو بھی آزاد ہوگا کیونکہ ہو سکتا ہے کہ اسکا غلام ہوا اور قصہ مولا کا ہو سکے جیسے کہ  
 مجاہد میں ف اور بیان اسکا آگے آگیا ص اور لفظ طلاق اور جو کتابیات طلاق ہو یا ہوتے ہر ایک  
 کو بی آزاد ہوگی اگرچہ نیت بھی ہو آزاد کی کی بر خلاف امام شافعی کے کہ اسنے نزدیک آزاد ہو جائیگا ف اور اگر  
 طعن میں کہ اسے میں طبع میں ص اور اگر اسنے غلام سے کہ اسکو تو شل کر کے آزاد ہوگا اگرچہ نیت بھی ہو آزاد کی  
 اور اگر کہ اس نے نہیں تو تو کہ تو آزاد ہو جائیگا اور جو شخص کہ مالک ہو جائے اپنے ذی رحمہ کو تو وہ آزاد ہو جائیگا ف

عشق صحیح ہوتا جو برائے مائل سے اپنی ملکیت میں ف تو یہ کا غلام آزاد نہیں کر سکتا اسواسطے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں عشق ہو اور میں جسکا مالک نہیں آدمی روایت کیا اسکو ترمذی نے اور اگر مالک حسن صحیح ہے جس کو اگر لفظ صحیح ہو تو بغیر نیت کے آزاد ہوگا جسے کہ تو یہ کہ باعینق ہوا آزاد کیا اسنے جسکو یا محرم یا محرم کیا اسنے جسکو یا مولا یا میرا یا پکا را کہ اس سے مولا ف اور ایسا ہی اگر کہ مالک اسکو آزاد کرے اور اگر نام اسکا خیر اور اسنے پکارا یا تو آزاد ہوگا اور اگر نام اسکا خیر تھا اور فارسی میں کہ اس آزادیا نام اسکا آزاد تھا اور عربی میں کہ اس یا تو آزاد ہوگا وگاہدایہ ص یا کہ اس سے تیرا خیر یا اور جو اعضا کہ اسنے تقیر سارے بدن سے ہوتی جو ف اور گزرا یا ان او کا کتاب الطلاق میں ص اور اگر لفظ نکاح ہو کہ احتمال آزاد ہونے اور نہ ہونے کا رکھتا ہو جیسے کہ میری ملک تیرے اور میں نے یا تو میری ملک سے نکل گیا یا چھوڑ دی اسنے تیرا تیری مال دینی سے کہا چھوڑ دیا اسنے جسکو ف کہ ان سب لفظوں سے عشق اور عدم عشق مراد ہو سکتا ہے کہ جب کہ اسکو تیری ملک سے نکل گیا معلوم نہیں کہ بسبب عشق یا بسبب بیعت کے یا بسبب بیہ کے اور ایسا ہی باقی الفاظ میں ص تو بغیر نیت کے آزاد ہوگا اور اگر بولی نے اپنے غلام کو کہ اسے بیٹا میرا ہو تو اگر فرزند اسکا وہ ہو سکتا ہے تو بغیر نیت کے آزاد ہوگا اور اگر فرزند اسکا نہیں ہو سکتا تو بھی امام صاحب کے نزدیک بے نیت کے آزاد ہو جائیگا اور صاحبین کے نزدیک ہوگا کاف اور دلائل اسنے مذکور ہیں ہر ایک کو شرح وقایہ میں ص اور اگر خواجہ اسنے اپنے غلام کو پکارا کہ تیری سے بیٹے یا تیری سے بھائی یا تو آزاد ہوگا اسواسطے کہ مقصود پکارنے سے حاضر ہونا اور اسکا ہوا اور غلام میں کا نہیں بر خلاف اسکو شکیانی ساتھ کہ کیونکہ وہ میرے حق قصہ یعنی کی طرف خلق نہیں اور اسی طرح اگر کہ اسنے حکومت میری ہے میری تحریف اگرچہ نیت کرے آزاد کی ص تو بھی آزاد ہوگا کیونکہ ہو سکتا ہے کہ اسکا غلام ہوا اور قصہ مولا کا ہو سکے جیسے کہ مجاہد میں ف اور بیان اسکا آگے آگیا ص اور لفظ طلاق اور جو کتابیات طلاق ہو یا ہوتے ہر ایک کو بی آزاد ہوگی اگرچہ نیت بھی ہو آزاد کی کی بر خلاف امام شافعی کے کہ اسنے نزدیک آزاد ہو جائیگا ف اور اگر اسنے غلام سے کہ اسکو تو شل کر کے آزاد ہوگا اگرچہ نیت بھی ہو آزاد کی طعن میں کہ اسے میں طبع میں ص اور اگر اسنے غلام سے کہ اسکو تو شل کر کے آزاد ہوگا اگرچہ نیت بھی ہو آزاد کی اور اگر کہ اس نے نہیں تو تو کہ تو آزاد ہو جائیگا اور جو شخص کہ مالک ہو جائے اپنے ذی رحمہ کو تو وہ آزاد ہو جائیگا ف





وچا وگا او سپر دیت  
 زود ہوا سدا س  
 نے اس کے کلام کی  
 یہ شخص مالک ہو  
 ی نے حضرت عرف  
 بنائے غلام کو اس  
 صاف کیا عشق کو  
 میرا آزاد چا وگا  
 وسے تو آزاد چا وگا  
 ویاں سے سلمان  
 غریب کا لغرفہ  
 آزاد ہو جا وگا  
 ہی کے چہرے  
 لار اس کے پانچا  
 اذن سے ایک  
 بی مات کے اور ولا  
 طرف بھینچ گیا تو اگر  
 زکا کا بی بی کان  
 ہو گا اور اگر مدبرہ  
 سے آزاد ہو +

تو امام صاحب  
 نذکات کے  
 اور دلیل  
 دوسرا شریک  
 نذکات میں  
 سطر ہی گروہ

دوسرا شریک بھی آزاد کرے یا سنی کر اوسے اور اگر ضمان کیوسے تو کل لار آزاد کرے والے کو چا وگا اور کرے والا  
 جمع کرے تو ضمان کا غلام پر او صاحبین کے نزدیک سے دوسرے شریک کو دوی باقون کا اختیار ہے چاہے ضمان ہو  
 آزاد کرے والے سے اگر وہ غمی جو یا سنی کی کر اوسے اگر وہ فقیر جو ف اور آزاد نہیں کیسکتا کیونکہ وہ پہلی سے کمال اور ہر چکا  
 او کی کرے پر اور دلیل لائے ہیں حیات ابی ہر سے صحیحین میں کہ فرما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص آزاد کرے  
 اپنا حصہ غلام کا تو غلامی او کی او سپر جو اگر اس کے پاس مال ہو اور نہیں جو قیمت گیا جا وگا اور سی کرانی جا وگا اور دلیل  
 امام ابو حنیفہ کی مذکور ہے دینے اور فتح القدر میں ص اور ولا قطع آزاد کرے والے کو چا وگا اور دونوں شریکوں نے  
 کو ابی دوی یاں بات کی کہ دوسرے نے اپنا حصہ آزاد کیا جو ف شلا زید اور دوسرے شریک تھے ایک غلام میں جو فید نے  
 شہادت دی کہ عمر نے اپنا حصہ آزاد کیا اور عمر نے شہادت دی کہ زید نے اپنا حصہ آزاد کیا ص تو غلام سی کرے  
 اون دونوں کے لیے او کہ صحیحین اور ولا را ون دونوں کو اسے ہی پر لہ جو کہ وہ دونوں شکست میں ہوں یا دونوں فرار ہو  
 یا ایک شکست و دوسرا فرار ہو و صاحبین کے نزدیک سی کرے اگر وہ دونوں شکست میں ہوں اور لا و دونوں فرار ہو و دست  
 ہوں تو سی کرے اور ایک شکست ہو اور دوسرا فرار ہو تو شکست کے واسطے سی کرے اور دونوں شکست ہو یا ایک شکست  
 صورتوں میں ہوں تاکہ اتفاق کریں دونوں ایک کی آزادی پر اس واسطے کہ ہر ایک نے اپنے عشق کا منکر ہو اور اگر ایک نے  
 اس کے عشق کو اس کی کمال کے روز ایک فعل کے وجود پر اور دوسرے نے اس کے عدم پر ف شلا ایک شریک تھا  
 کہ اگر کل زید اس گھر میں جاوے تو حصہ میرا آزاد ہو اور دوسرے نے کہا کہ اگر کل زید اس گھر میں جاوے تو حصہ میرا آزاد ہو  
 ص اور کل کا روز گذر گیا اور شرط او کی معلوم نہ تھی ف شلا زید اس گھر میں گیا یا نہ گیا معلوم نہوا ص تو آزاد  
 ہو جا وگا نصف دوس غلام کا ف اس واسطے کہ دونوں باقون سے کوئی امر ہو گا تو نصف آزاد ہو جا وگا ص  
 اور سی کرے نصف میں واسطے اون دونوں کے اور امام محمد کے نزدیک سی کرے واسطے کل کے و دونوں کے لیے اور اگر  
 غلام دونوں کے خدایں شلا ایک شخص نے کہا کہ اگر غلام ایک شخص کل گھر میں داخل ہو تو غلام میرا آزاد ہو دوسرے نے کہا  
 کہ اگر غلام ایک شخص گھر میں داخل ہو تو غلام میرا آزاد ہو اور کل کا روز گذر گیا اور حال معلوم نہوا تو کوئی آزاد ہو گا اور اگر ایک  
 غلام ساتھ خرید یا میرا دوسرے کا یا دوسرے کی ملک میں آیا اور ایک نے نہیں سے اس غلام کا باپ جو یا نصف اپنے بیٹے کا  
 غیر سے خرید لیا یا اس کے عشق کو حلق کیا یا اس کا شریک ہو کر کے اور پھر خرید اس کو کسیکے ساتھ ملے تو ان سب دونوں میں  
 حصہ دوسکا آزاد ہو جا وگا اور باپ ضمان ہو گا برابر جو کہ شریک جاتا ہوا اس بات کو کہ یہ بیٹا جو اسکا یا نہ جاتا ہے یہ اسکا کنیز  
 ضمان میں نہا جو باپ اگر وارث ہوے دونوں ایک غلام کے اور صورت اس کی ہوں جو کہ ایک عورت مرگئی اور اسکا  
 ایک غلام تھا کہ وہ اس کے خاوند کا بیٹا تھا اور وہ عورت چھو گئی اپنے بھائی اور خاوند کو تو باپ نصف غلام مالک ہو جا وگا  
 اور آزاد ہو گا اور اس کے بھائی کے حصے کا ضمان ہو گا اب دوسرے شریک کو اختیار ہو چاہے اسکا آزاد کرے یہی کر اوسے  
 اور صاحبین کے نزدیک غیر سیراٹ میں دوسرا شریک یا سنی ہو گا او کسی نصف قیمت کا اگر غمی ہو اور سی کرے غلام اگر وہ فقیر ہو  
 اور سیراٹ کی صورت میں کیسے نزدیک ضمان ہو گا اس واسطے کہ ثبوت مالک لیراٹ میں کچھ اختیار دی نہیں ہے تو باپ کا

کیا تصور ہو جس مسئلہ اگر کسی شخص نے بعض غلاموں کو اپنے مولیٰ سے خرید لیا ہو اسکے بعض باقی کو باب سے اوس غلام کے  
 جو خریدی ہو یا اوقاف اس شخص کو اختیار ہو چکا ہے پاب ہے اوسکے بقدر اپنے حصے کے ضمان ہو یہ اس غلام سے ہے کہ اگر وہ  
 اور صاحبین کے لئے نہ ہو ایک خطا ضمان ایسے مسئلہ ایک غلام میں تین شخص برابر کے شریک تھے ایک نے اوسکو مدبر کیا  
 اور دوسرے نے آزاد کیا اور وہ دونوں الدار بنی کر تھیں اور چپ بستے والا اپنے تئامی حصے کا ضمان ایسے مدبر  
 کرنے والے سے اور یہ ضمان ایسے آزاد کرنے والے سے اور مدبر ضمان ایسے آزاد کرنے والے سے تئامی حصے کا لازم  
 مدبر ہونے کے ساتھ تھے کا بننا چپ بستے والے کو وہاں پر یہ مدبر کا نام ابو حنیفہ کا جو ف مثلاً اوس غلام کی شائیں پانی  
 قیمت تھی تو چھپا ہونے والا مدبر کسے دے سے اور مدبر کرنے والا ضمان ایسے آزاد کرنے والے سے ہے جو پانی  
 کا اس واسطے کہ قیمت مدبر کی وقت غلام کے اس واسطے کہ جو ملک میں تین یا تین ملکی اور خدمت لینا اور مدبر کرنے  
 ایک قلمہ ہمارا یا میں اب اوسکیچ نہیں سکتا تو ایک ثلث قیمت بھی اوسکے مقابلے میں کہ ہو جاوے گی **ص** اور صاحبین کے  
 نزدیک غلام اوس شخص کی ہوگا جسے اول واسکو مدبر کیا اور ضمان ہوگا دولت قیمت کا **ف** یعنی انھارہ روزہ کا صورت  
 مذکور میں **ص** واسطے دونوں شریکوں اپنے کے برابر جو کتنے غلام دست ہو یا فراخ دست اور ولاد افراخ نہیں نام ابو حنیفہ  
 کے تین حصے کہ جاوے گی دو حصے مدبر کرنے والے کو اور ایک حصہ آزاد کرنے والے کو **ف** اور صاحبین کے نزدیک کے موافق  
 والا کہ مدبر کرنے والے کو ملے گی **ص** اور اگر ایک نے دو شریکوں میں سے نوٹدی میں ایک لکھ بیسے دوسرے شریک کی ام ولد  
 اور اسے انکار کیا تو نوٹدی ایک بنی غلامی ہوگی اور ایک دن خدمت کہ لگے منکر کی امام صاحب کے نزدیک کہ مدبر لینا  
 نزدیک اگر چاہے منکر سنی اگر ایسے نوٹدی سے نصف قیمت میں پھر وہ آزاد ہو جاوے گی اس واسطے کہ جواب اوسکے شریک نے  
 تصدیق ام ولد ہونے کی نفی تو اقرار کا اوس پر پڑ گیا تو گواہ کی ام ولد ہو گئی تو شریک غلام ہے جسے کے موافق کہ لکھا  
 اور پھر آزاد ہو جاوے گی مسئلہ اگر ایک ام ولد دو غلاموں میں شریک تھی اور ایک نے اون میں سے اوسکو آزاد کر دیا تو دوسرے کے  
 حصے سے ضمان نہ ہوگا امام کے نزدیک کہ امام صاحب کے نزدیک میں ام ولد کی کچھ قیمت نہیں اور صاحبین کے نزدیک  
 ضمان ہوگا اس واسطے کہ ام ولد اس کے نزدیک قیمت دار ہو جس مسئلہ اگر تین شخص کے تین غلام تھے اور وہ اوسکے باقی ہو گئے  
 اور اسے کہا ایک تم میری آزاد ہو پھر کیا میں دین سے چکا گیا اور تیرے غلام آیا اور پھر کیا ایک تم میں کا آزاد ہو اور دوسرے  
 وہ شخص مر گیا اور پھر کیا میں دین سے چکا گیا اور تیرے غلام آیا اور تیرے غلام آیا اور پھر کیا ایک تم میں کا آزاد ہو اور دوسرے  
 اور امام ابو یوسف کے اور ایسا ہی ہوا امام محمد کے نزدیک کہ تیسرے کا ایک ہی آزاد ہوگا اون کے نزدیک **ف** اور لیکن علی بن اسلم  
 میں غلام جو جس اور اگر مولیٰ نے یہ قول مرض موت میں کیا اور وارثوں نے اسکو جائز رکھا اور سوا ان تین غلاموں کے  
 اور کوئی مال اور ضمانت اور قیمت ان سب کی برابر ہو تو یہ غلام کے سات حصے کرے گی موافق حصوں عتق کے ان کے نزدیک **ف**  
 اس واسطے کہ تین یا تین اور نصف کے چار یا چار ہونے تو سات حصے عتق کے تھے **ص** تو سات حصے ثلث مال لکھا اس واسطے  
 کہ قیمت غلام کی سادہ ثلث مال کے ہو تو جو غلام علی کیا تھا اوسکے دو سب آزاد ہوئے اور پانچ سب میں باقی قیمت کے  
 سب کی گارہی طرح داخل کے اور ثلث کے تین یا تین میں سے الاشی کہ لکھا چار سب باقی قیمت کے اور امام محمد کے نزدیک

اپنے اوس غلام کے  
سے یا غلام سے کسی کراؤ  
لیک لے اور سود پر کیا  
حصے کا ضمان ہو سکے  
لے سے تھانی حصے کا بعد  
وس غلام کی ستائش ہو  
زاد کرے فدا سے بچے ہو  
ت لیا اور بیع اور ہر کرے  
صاحبین کے  
اٹھارہ روپیہ کا صورت  
واقف نہیں یا مودعہ  
میں کے نہیں ہو فاق  
وہ سے شریک کی اور اگر  
بے گنہ زور و صاحبین  
بجاء اسکے شریک لے  
حصے کے موافق ہو گیا  
لو آزاد کر دیا تو دوسرے  
صاحبین کے نزدیک  
رو دوا اسکے موافق ہو  
ین کا آزاد ہو و بعد اسکے  
نہ اور بکنا کر دیا اور اگر  
ف اور لیل کی اسل  
ان تین غلاموں کے  
ج کے ان کے نزدیک  
حصے مثال گناہ اسو  
مع میں باقی قیمت کے  
د اور امام محمد کے نزدیک

سما علق چھ سٹک مال بنا ونگے اور غلام کے چھ حصے کرے تھانے کے دو سدا آزاد ہو گے اور بیع کر گیا  
چارہ صحت میں ان ثبات کے تین حصے میں سے کسی کر گیا تین حصے میں اور ہر مال ایک قوسی کر گیا یا جس میں شتا قیمت ہر غلام  
کی یا لیس روپیہ تھے اور بیع مثال کے مال ایک و پچیس روپیہ ہوئے تو تین حصے کے نزدیک خارج کے دو سدا یعنی  
بارہ روپیہ آزاد ہو گئے اور بیع مع تین حصے میں سے کسی کر گیا اور بیع کے داخل کے اور ثبات کے تین حصے میں یعنی اٹھارہ روپیہ  
آزاد ہوئے اور چارہ بیع یعنی چوبیس حصے میں سے کسی کر گیا اور امام محمد کے نزدیک خارج کے دو سدا یعنی جو روپیہ آزاد ہو گیا  
تین سدا یعنی اگر کسی روپیہ آزاد ہو گیا ایک سدا یعنی سات روپیہ آزاد ہو گئے تو سب سما علق و فون و فون پر یا لیس روپیہ  
ہوئے **ف** اس صورت سے یا اٹھارہ حصے کے نزدیک اور اس صورت سے یا امام محمد کے نزدیک **ص** اور  
و فون مال پر اور سما علق چارہ بیع ہوئے اور وہ و فون مال کے ہیں **ق** اس صورت سے یا تین حصے کے  
زاد کرے **ل** اس صورت سے یا امام محمد کے نزدیک و اسرا **ص** اور بیع چھ حصے میں جو تین حصے میں بکنا کر دیا اور ہر مال ایک  
بر لیس روپیہ اور اس سے کسی کے ساتھ و علی نہیں کی اور وہ جو تین روپیہ اسکے پاس تین حصے میں اس سے لکھا ایک تہم بیع طاق ہر  
بعد اسکے ایک و فون سے چلی گئی اور تیسری آتی ہے کہ لکھا ایک تہم بیع طاق ہر توجہ حوت کھڑی رہی اسکے مہر سے  
تین شمن ساقط ہوئے اور جو بکلی کی اور کھڑے مہر بیع و فون ساقط ہوئے اور جو داخل ہوئی اس کا ایک شمن **ف**  
اور تفصیل اور دلائل اسکے اصل میں یہ کور **ص** اور اگر کسی شخص نے دو فون و فون یا بی سے لکھا ایک تہم بیع طاق ہر  
بعد اسکے ایک سے کسی کے ساتھ و علی کی یا ایک گئی تو دوسری بکنا کر دیا اور اسو اسکے کہ ایک لکھی سے معلوم ہو گئے  
حراد و کسی دوسری تھی اور بیع ایک کے مہر سے دوسری عمل طاق نہیں ہی اور اس بی طرح اگر کسی شخص نے اپنے  
دو غلاموں سے لکھا ایک تہم میں آزاد ہو بعد اسکے ایک کو بیجا یا بکر دیا یا نقد کیا اور اس کو سو روپیہ یا ایک کر دیا یا  
ایک کو دو لوٹیوں سے امام لکھا تو دوسرا آزاد ہو جاوگا اسو اسکے کہ ان تین فون سے معلوم ہو گئے تو تھانے کے فون  
دوسرا آزاد ہو جاوگا امام صاحب کے نزدیک و صاحبین کے نزدیک ہو جاوگا **ف** اور دلائل طرفین کے نزدیک میں اصل **ص**  
اور اگر کسی شخص نے اپنی اوٹھی سے لکھا کہ اگر اول بار تو لکھا جی تو آزاد ہو و اس سے لکھا اور لکھا لکھی جی تو آزاد ہو و  
کہ کو ان اول پیدا ہو اوٹھی اوٹھی اور اس کی آزاد ہو جاوگی اور لکھا غلام بکنا کر دیا اور اگر دو فون سے لکھا بی بی کہ  
غلانے فون و غلاموں میں سے اپنے ایک غلام کو آزاد کیا جو تو امام صاحب کے نزدیک لکھی اوٹھی باطل ہوگی لیکن اگر دو فون میں ہوئے  
اس بات پر شہادت دی کہ اس نے اپنے مرض میں ایک کو آزاد کیا یا بیعت میں یا مرض میں ایک کو سود کر دیا تو لکھا جی جی  
اور اس طرح اگر دو فون کا ہو تو لکھا لکھانے کے ایک کو دو بیویوں یا بی سے طلاق یا بی تو بالاتفاق درست ہوگا خلاف و صاحب  
کھڑی بی بی اس کے دو فون یا بی سے آزاد کیا تو نہ نزدیک امام کے درست ہوگا کہ بی بی یا ایک تہم میں جی کی آزاد

باب احلف بالحق

جب شخص نے لکھا کہ اگر میں بکنا کر دیا یا بیعت میں یا بی تو غلام میرا اسد ہوگا وہ آزاد ہو و اس کی ہر مین وقت و فون میں  
ہوگا وہ آزاد ہو جاوگا اگر بعد بیعت کے اس کا مالک نہ ہو و اس کو بکنا کر دیا لکھی جی جی تو غلام میرا آزاد ہوگا







بیچ او بیہ او سکی جائز ہے اور جب خواہاں وہی حضرت پر ہر جاوے تو وہ ثلث مال سے آزاد ہو جاوے گا۔

### فصل ام ولد کے بیان میں

اگر لونڈی و لاسے جسے تو وہ ام ولد ہو گئی اگر کسی پہلے سے اس کا مالک تھا مالک میں بھی اور غیر مالک میں اگر وہ نکاح کر لیا اور نکاح کرنا  
مذہب کے ہر فرقے میں بیچ او بیہ او سکی جائز نہیں اور وہی کرنا اور خدمت لینا اور بیاہنا اور دینا اور بیچ کر دینا یا بیچ کر  
کنافہ اللہ لایہ اور داؤد ظاہری اور بعض فقہاء کے نزدیک بیچ او سکی جائز ہے اور روایت ابن عباس سے  
کہ نوکر کی گئی یا براءیم کی نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تو فرمایا آپ نے آزاد کیا اور اس کو اس کے لئے نہ اور روایت  
کیا اور اس کو ابن عباس نے کامل میں اور ابن عباس نے تہجد میں اور روایت کی داؤد ظاہری نے حضرت عیسیٰ کے لئے کیا انھوں نے  
بیچ سے ام ولد کی اور کہا کہ نہ بیچ جاویں یا ورنہ میرا شہر ہو میں ورنہ ہمہ کیا میں ورنہ فائدہ اٹھاؤ اسے اس سے سید او کا  
جب تک جیتا رہے سو جب مر جاوے تو وہ آزاد ہو گا لاا و سکو مالک نے فرمایا میں نافع سے انھوں نے  
ابن عباس سے کہ سید او کا آزاد ہو جاوے گی کل سے اس کے ف اس واسطے کہ حید بن الیاس سے مروی ہے کہ  
کہ ام ولد کی بی بی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آزاد ہو جاوے گی صحت اولاد اور نہ بیچ جاوے کسی قرض میں اگر نہ کی جاوے ثلث  
مال میں بیچ کر کیا اس کو بی بی میں اور فتح القدر میں ہے کہ نہ کر کیا اس کو امام محمد نے نقل میں اور نکاح لا ابن عباس سے  
کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو لونڈی کہ جسے اپنے سید سے تو وہ آزاد ہو جائے گی موت کے اور روایت کیا  
اور اس کو حاکم نے مستدرک میں اور کہا کہ صحیح الاسناد ہے اور روایت کیا اس کو ابو یعلیٰ مرسل ہے اور زیادہ کیا کہ وہ آزاد ہو  
بعد اس کی موت کے کہ یہ کہ آزاد کرے اور سکو و الا قبل بی بی موت کے ص او نہ بیچ کر گی واسطے میں اس کے اور لونڈی  
کے لئے کہ کا نسب ثابت ہو گا کہ یہ کہ ولا اور اس کا قرار کرے اس واسطے کہ لونڈی فراتش ضعیف ہے اور جب قرار کر لیا تو وہ  
ام ولد ہو گئی اب جو نکاح جسے گی تو بغیر قرار کے نسب اس کا ثابت ہو جاوے گا کہ یہ کہ خواہ اس کا قرار کرے اس واسطے کہ  
فراتش تو صحیح ہے اور فراتش قری سنکو صحیح ہے کہ اس کے لئے کہ کا نسب ثابت ہو و گا بغیر قرار کے اور اس کا حکم سے نفی ہو گا  
بلکہ اس کا جب ہو گا اور اگر ام ولد نصرانی کی اسلام لائی تو نصرانی پر اسلام پیش کرے کہ اگر وہ یہی مسلمان ہوا تو وہ اس کی  
ام ولد ہو گئی اور اگر اسلام سے اس نے انکار کیا تو ام ولد بقدر انبی قیمت کے سی کر گی بعد اس کے آزاد ہو جاوے گی ف  
اور امام فرخ کے نزدیک بالفعل آزاد ہو جاوے گی اور رعایت کی تمام او سپرد ہو جاوے گی ص او جب کہ لونڈی فراتش  
میں ہو وے اور وہ جسے اور ایک نے دو شریکوں میں سے اس کا دعویٰ کیا تو نسب او اس کا و س سے ثابت ہو جاوے گا  
اور وہ اس کی ام ولد ہو جاوے گی او شام میں ہو گا اس کی نصف قیمت کا اور نصف حق کا ف اعتراف سے مراد مثل چادر  
یہ مضمون کے نزدیک عقروہ ہے کہ موت جسے پر بیاہرہ لی جاتی واسطے وہی کے اگر نہ طالع ہوتی ص قیمت ادا  
اور جو دونوں نے دعویٰ کیا تو دونوں سے نسب ثابت ہو گا ف اور براءیم شافعی کے نزدیک قیافہ ان کی ملک  
ہر جہ کرے اور وہ چھوٹا ہو گا اس سے نسب ثابت ہو گا اور براءیم شافعی کے نزدیک قیافہ ان کی ملک  
بن منصور نے اور عثمان سے روایت کیا اس کو انہوں نے نے انور میں شیخ القدر میں اس سے دور دونوں



یو لا تو وہ واجب ہو مگر غلاق اور شلاق اور کج اور روایت کی عبدالرزاق نے علی اور عیسیٰ سے موقوفہ کہ انھوں نے کہا تین چیزیں ہیں کہ نہیں ہو سکتی اول غلاق اور شلاق اور کج روایت میں نے چار چیزیں ہیں اول زیادہ کیا مذکر کو کا شیخ ابن امام نے ولا شلاق ان الیہم فی معنی الذکر فیما س علیہ یعنی نہیں ہو سکتا کہ میں منون میں مذکر کے ہر قیاس کیا گیا ہو گا اور پورا امام شافعی کہتے ہیں کہ جبر سے اور عیسیٰ سے قسم نقد نہیں ہوتی اور ابن ماجہ نے تحقیق میں استدلال کیا جو واسطے اور نہ کے اوسے جبر روایت کی دارقطنی نے کہا ابن اسحق سے اور ابی امامہ سے کہ کہا اور دونوں نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں جو قسم یعنی مجبور ہیں بجز کہ کہا کہ عید اسنادوں اور کئی ضعیف جو کہا صاحب تنقیح نے کہ حدیث ملکہ جو ملکہ موضوع ہے اور او کی اسناد میں ایک جماعت ہے کہ اوسے جبر کا جائز نہیں **ص** یا اس طرح اگر قسم کھائی کہ بخدا میں نہیں آؤ گا اور جو جبر سے یا سہو سے آنا یا نہ ہو گا اور یہی حکم ہے جو دیہ الکی اور بیہوشی کا **ص** اور قسم ساتھ لہ کے جو کسی ہم سے اور نہ کے اسما سے جیسے رن اور جبر کا کسی قسم سے او کی کہ وہ معروف جو قسم میں شلا غرت اللہ کی اور طلال اللہ کا اور کبر الی او کی اور جو حلف کیا ساتھ خبر اوسے شلا غرت کہے کی تو وہ حلف نہ ہو گی **ف** اس واسطے کہ صحیح میں جوی جو کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص ہم سے ارادہ حلف کرے تو حلف کرے ساتھ اللہ کے یا جب ہے اور طالع ترمذی میں روایت جو حضرت عمر سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص نے حلف کی سوا اللہ کے اور کسی تو اوستہ شک کیا یعنی شک کیا غیر خدا کو خدا کے ساتھ تقدیر میں اور یہ ثابت زجر جو اور ان باپ کی قسم کھانا بھی منع ہے اور یہ حدیث سے ثابت ہے **ص** اور جو حلف کر گیا ساتھ اول و سہات آئی کے جبر سے عرفت میں قسم نہیں کی جاتی شلا غرت اللہ کی اور طلال اللہ کا اور رضا او کی اور غصہ او کا اور غراب او کا تو قسم نقد نہ ہو گی اور قسم نقد ہو جاوے گی اگر قسم کھائی ساتھ عمر اللہ یعنی بقا او کی کے یا او کی قدرت سکے او کے عہد اور یہ شلاق کے یا تانہ لاکو میں قسم کھانا ہوں یا حلف کرتا ہوں یا شہادت کرتا ہوں اگر یہ لفظ اللہ کا نہ کے او پر یہ نیز جو **ف** اس واسطے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے من کذب لکم فی عہدہ کفانہ کفانہ کفانہ یعنی جو شخص نہ ذکر کرے ایسی نہ کہ نہ نام لہ سے او کا تو کفارہ او کا کفارہ میں ہے روایت کیا او کو ابو داؤد اور ابن نے عبد اللہ بن عباس سے **ص** یا میں جو عہد ہے اگر ایسا کام کروں تو کافر ہو جاؤ گا اگر وہ کافر ہو جاؤ گا وقت کرنے کے او و بیہوشی کے نزدیک اگر کافر ہو جائے گا تو کافر ہو جاوے گا یا کج میں حج ہے کہ کافر ہو جاؤ گا وہ اس بات کو جانتا ہو کہ یہ قسم ہے اور اگر او کی عہد میں ہو کہ اس کے کہے سے کافر ہو جاوے گا یا کج میں سور دن میں کافر ہو جاوے گا یا کج میں ہوں میں ساتھ خدا کے اور قسم نہیں نقد ہو گی حقا و حق اللہ اور زور اللہ اور لی طرح اگر کہ قسم کھائی ان سے خدا کی عہد کے طلاق کے یا اگر اس کام کروں تو او سے غضب اللہ کا وترے بالعت اور کئی یا میں فی ہوں یا میں سابق ہوں یا شہادت نہیں ہوں یا اکل ہوا ہوں تو قسم نقد نہ ہو گی اور قسم کے حروف و او اور بے اور تے میں **ف** مثلاً کہ وامدہ یا اللہ یا اللہ **ص** اور کہ میں بے کو نہ کہ نہیں کرے لیکن مراد ہے میں جیسے کہتے ہیں اللہ لا فلف **ف** تو تعدد براو کی یہی یا اللہ لا فلف یعنی قسم اللہ کی البتہ کہ رو کا میں اور

۱۰۵

اور اگر کفار کا تو کفار ہوں  
ساتھ خدا کے تو قسم نقد  
ہو جاوے گی کو کفار میں  
علامت عہد لکھائی  
نقد تاکہ جو جوی عہد  
اس قول سے  
منہ مدلل



فصل کفارۃ قسم کے بیان میں

جو شخص کو اپنی قسم میں ممانت ہو **ف** یعنی قسم کے خلاف امر موقع میں اور جسے قسم کھانی گئی ہو ان کے لئے نہ کھانے پر مجب کر لیا سو تو اس کو اختیار ہو کہ اس کے کفار سے پر ایک مردہ آزاد کرے اور کافی ہو جو پاک ہو یعنی مردہ جو کافی ہو غلام میں یا دس کنہوں کو کھانا کھلاو اسے مثل لہاکے یا ایک بولہ بھینٹ دے اس طرح کہ اگر مردان اور عورتیں چھپ چکے تو اگر فقط ازاد سے تو جائز ہوگا **ف** اور یہی صحیح ہے اور بدلے میں یہ کہ ادنیٰ اور سب سے بڑا کفار اس سے جائز ہو اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر کافی ہو جو کفار سے جیسا کہ کفارے میں یہ اور ایک وایت میں امام محمد سے یہ کہ اگر مردہ آزاد کر لیا گیا کافی ہو جو کفار سے کفارے کو کافی نہیں اس واسطے کہ عورت کا ستر اس سے زیادہ حصہ ان میں جنیون میں سے جس کو چاہے کرے **ف** اور دلیل اس باب میں قول اللہ تعالیٰ کا ہے **فَلَا تَكْفُلُ كَيْفَ لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ** نکستی تو مستحقین کے لیے **ص** اور جب ان تینوں میں سے کوئی نہ کر سکے تو تین روز پور روزے رکھے **ف** اور امام شافعی کے نزدیک پور روزے رکھنا ضرور نہیں اس واسطے اطلاق آیت کے اور دلیل ہماری قرآن ابن مسعود کی ہے **فَمَنْ كَفَرَ بِالْإِيمَانِ فَمَا كُنْ فَمَنْ كَفَرَ بِالْإِيمَانِ فَمَا كُنْ** یعنی یہ روزے میں تین دن پور **ص** اور جابر بن عبد اللہ سے کہ قبل حنث کے تو اگر قبل حنث کے کفارہ دیا گیا جو حنث کے بھر دیا بارہ دینا لازم آگیا اور امام شافعی کے نزدیک کفارہ دینا قبل حنث کے درست ہے اور دلیل ہماری اس میں ہے کہ پور روزہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے **مَنْ حَنَثَ حَلَفَ عَلَى إِمَانٍ** قرآنی **فَمَنْ كَفَرَ بِالْإِيمَانِ فَمَا كُنْ فَمَنْ كَفَرَ بِالْإِيمَانِ فَمَا كُنْ** اللہ تعالیٰ نے یہ بوجھ معلن کرے کسی میں یہ پور ہو چکے اور اسکے خلاف کو بہر تو کرے اور کو چھ کفارہ دے اور یہ حنث اس نقطہ سے نہیں بلکہ ہر روزی صحیح مسلم میں اس نقطہ سے **مَنْ حَلَفَ عَلَى إِمَانٍ فَمَا كُنْ فَمَنْ كَفَرَ بِالْإِيمَانِ فَمَا كُنْ** اللہ تعالیٰ نے یہ بوجھ معلن کرے **فَمَنْ كَفَرَ بِالْإِيمَانِ فَمَا كُنْ** حدیث میں جاتے ہے اور خارج کیا ایسا ہی امام احمد سے عبد اللہ بن عمر سے اور تفصیل فتح القدیر میں **ص** جو شخص کہ مصیبت قسم کھائے مثل ترک کلام کے ساتھ والدین کے **ف** یا ترک نماز کے یا قتل مسلمان کے یا سوا **ص** تو واجب ہو اس کو کہ قسم توڑے اور کفارہ دیوے **ف** اور دلیل اس کی ابھی گذری **ص** اور اگر کفارے قسم کھانی بعد اس کے حاشا نہ ہو تو کفارہ اوسے لازم نہ آگیا اگرچہ بعد کلام کے حاشا نہ ہو جسے اویسے ملال کو اپنے اوپر حرام کر کے تو حرام نہ ہوگا اور اگر اوس کو کفارہ تو کفارہ لازم ہوگا اس واسطے کہ حرام کر لینا حلال کا یہ بھی نہیں ہے جو شخص جنس سے طلاق کی شکل نکال دے اس واسطے کہ وہ اس کے بھر دے یا کفارہ دے تو پورا کرنا اس کا واجب ہے **ف** اس واسطے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے **وَمَنْ حَنَثَ فَمَا كُنْ فَمَنْ كَفَرَ بِالْإِيمَانِ فَمَا كُنْ** اور چاہیے کہ پور کرے یا نہیں تندرہ وں کو اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس شخص نے نذری اور میں کیا تو اس پر جو ایسا اوس چیز کا جو عین کیا تو کیا اس کو ممانت میں اور ابن امام نے کہا **وَمَنْ حَنَثَ فَمَا كُنْ فَمَنْ كَفَرَ بِالْإِيمَانِ فَمَا كُنْ** یعنی یہ نذری غریب ہے یا تدری وایت انسانی میں یہ کہ فرمایا حضرت نے نذریں مطلق کی ہیں ایک نذرہ جو عداوت کو تو یہ اللہ کے واسطے ہے اور اس کو پورا کرنا لازم ہے اور ایک نذرہ جو مصیبت خدا میں ہے اور یہ واسطے شیطان کے ہے اور نہیں ہے ایسا اس کفارہ دے اور میں کفارہ قسم کا **ص** اور اگر نذرہ مطلق کی ہو

کے کفارہ کے بیان میں  
و تو قافہ انھوں نے  
بروی پر ان زیادہ کیا  
مکہ میں جنوں میں  
جو فی اور ابن ابی جریج  
ہے اور ابن امام  
بجہر کہ اگر عینہ سنائیے  
نہ کہ او سے جہر کرنا  
نہ ہوگا اور یہی حکم ہے  
ہا کہ کسی سے اس کی  
یہ کہ نذری کا کہے کی  
نہ میں ارادہ خلاف کا  
سول اللہ صلی اللہ علیہ  
کے ساتھ تعلیم میں  
نہ کر لیا ساتھ اون  
سوا اس کا اور عذاب  
ن قدرت کے یا اس کے  
مدکانہ کے یا اس کے  
قافہ کفارہ کا یہ بھی  
سکو ابو داؤد اور ابن  
ان کا اگرچہ کافر نہ ہو  
نذرہ کا اگر وہ اس  
ور تون میں کافر ہوگا  
یعنی قسم کھانے سے  
یعنی انی جن باطن  
بجہ اور سے نہیں  
نہ جسے کہے ہیں  
بن اس کو



کے لئے کہ اگر ان کو  
نہ نہ کہ لیتا  
و اس واسطے کہ  
مکمل اور اور  
ستم القدر  
بانی اس واسطے  
و میں یا دین  
داخل ہوگا  
ایا دوسرا  
سے عرف میں  
نہ پر ہوگا  
اگر مافق  
رہ نہ میں گے  
انے سے  
رہی ہووے  
و کا اگر حلف  
ہر بنانے کے  
نے سے ہوا  
سے بیت  
رہن تو میں  
ایک تفصیل  
ہو کر کی  
ساکر کی  
کا اور میں  
جی ضرر  
فت کی اس

کے میں داخل ہوگا اور میں بھیجا تو حادث ہوگا کیونکہ داخل کئے میں باہر سے آئے اور اس واسطے کہ اگر اس کے بعد کیا تو  
حادث ہو جائے اور میں نے حلف کی کہ نہ ساقط کر گیا اس میں تو ضرور کہ پہلے اہل امر و اسباب کل کمال لیا جے یہاں تک  
کہ اگر ایک پنج و بان باقی رہی حادث ہوگا اور یہ قول امام صاحب کا ہے اور ابو یوسف کہتے ہیں کہ اگر اسباب نکل گیا تو  
حادث نہ ہوگا **ف** اور اسی پر فتویٰ ہے کہ ذی قاضی حاکم و الکافی **ص** اور امام محمد نے فرمایا کہ اگر اسباب  
گے یا جو سے کتنی ہی اور ضرورت معاش نکل سکتی ہو تو حادث نہ ہوگا اور فقہانے لکھا ہے کہ یہ قول حسن اور ملائم زیادہ ہے  
اور میں کے **ف** اور جانا چاہیے کہ یہ اختلاف اسباب میں ہے اور اہل میں سے اگر کوئی بھی یہ جانتا ہو تو حادث ہوگا  
توضیح یہ کہ تاجی اہل کو کمال لیا جے کہ ذی القوائد الظہیر **ص** اور اگر حلف کی کہ نہ سکون سے کیا اس میں یا  
گاہوں میں تو وہاں جو زمین کے تمام اہل اور متعلق عیال ملے آپ ہی اگر کیا اہل جانتا ہو تو حادث نہ ہوگا اور اگر کسی نے حلف  
کی کہ اس گھر سے باہر نہ جاؤ گا یا اس گھر کے اندر نہ جاؤ گا اور اسکو کوئی اور ٹھکانے کے باہر نہ گیا اندر نہ گیا تو اگر اس کے  
مکمل سے گیا ہو تو حادث ہوگا اور اگر اس کے واسطے کہ چاہے وہ راضی ہو یا ناراض لے گیا ہو تو حادث نہ ہوگا اور جو شخص  
کہ نہ کھائے یا نہ کرے واسطے چاہے کہ اس کے واسطے کہ اس کو کام بھی کیا تو حادث نہ ہوگا اور جو قسم کھائی کہ نہ کھائے  
بیتھ کے اور نہ کھا اور لوٹ آیا تو حادث ہوگا کہ نہ کھائے یا گیا پر حلف اس کے جب کہ نہ آؤ گا میں کے میں  
تو بخشنے سے کے کی طرف جب تک اس کے اندر نہ جاسے حادث نہ ہوگا اور اگر حلف کی کہ میں کے میں آؤ گا تو آخر  
درمیان میں حادث ہوگا اس واسطے کہ اس وقت میں آنا معلوم ہوا اور اگر قسم کھائی کہ کل اگر استطاعت ہوگی تو  
میں میں جاؤ گا اور اس وقت کوئی مانع نہ ہوگا یا حکم بادشاہ وغیرہ کے ہوا اور نہ کیا تو حادث ہوگا قصداً اگر نہ ہونے  
ملاو استطاعت سے استطاعت حقیقی بقدرت نامی اور مقدار فعل کے ہوتی ہے اور اولی ہونہ و دائر **ف** یعنی فقہانے  
و میں اندر حادث ہوگا اور قاضی کے نزدیک حادث ہو جائے گا **ص** اگر کسی شخص نے حلف کی کہ باہر نہ جاؤ گا مگر اس کے  
اؤن سے تو باہر نکلنے کے واسطے اؤن چاہیے اور اگر نکل گیا بغیر اؤن کے اس کے ایسا بھی تو حادث ہو جائے گا اور اگر  
یہ کہ اس کے باہر نہ جاؤ گا یا نہ کہ اؤن سے بچاؤ تاکہ بار اؤن کافی ہو اور اگر کسی شخص کی عورت نے ارادہ کیا کھانے کا  
اور اس کے کہ اس کو کھانے کو تو طاقی ہے اور وہ بیچہ گئی اور بیچہ نکل گیا تو حادث نہ ہوگا اور اسی طرح اگر عورت نے کوئی شے کے  
ماری یا کھا ارادہ کیا اور اسے اؤن سے اس کے کہ اس کو تو طاقی ہے اور اسے اسکو بیچہ دیا پھر اسے تو حادث نہ ہوگا  
**ف** یعنی عورت و دونوں دونوں میں ملحقہ ہوگی **ص** اور اگر کسی شخص نے ایک سے کہ اس کو کھانے کا کھانا نہیں ہے  
ساتھ کھا اور اسے کہ اس کو کھانے کا کھانا کھاؤن تو غلام میرا ارادہ ہو تو شرط کے واسطے یہ کہ اؤن اسی وقت اس کے  
ساتھ کھاوے **ف** اور اگر اپنے مکان کے چار کے پھر کہ کھا کھا یا تو حادث نہ ہوگا ہاں **ص** اور جو کما  
کہ اگر کھانا کھاؤن آج کے روز تو غلام میرا ارادہ ہے **ف** یعنی لفظ آج کے روز کا زیادہ کیا **ص** تو جہاں  
میں کھا کھانا و میں کھا کھا حادث ہو جائے گا اور اگر حلف کی کہ نہ یہ کہے یا تو میرا ارادہ ہو تو حادث نہ ہوگا اور اس کے بعد  
غلام اؤن کے جانور پر غلام میرا ارادہ ہو تو اگر غلام میرا ارادہ ہو تو اس کے قیمت اس کو کھانے کو بیچہ تو

کیونکہ اس میں  
استقامت ہو  
کے میں کا فقہ  
اصطلاحات  
ہوں اور کوئی  
مانع نہ ہو  
بیش نہ ہو  
منہ نہ ہو





















فرمایا کہ حد مارا جائے کہ مرد کو کھڑکے اور عورت بٹھا کے **ص** بغیر مرد کے **ف** اس واسطے کہ روایت کی عبد اللہ بن مسعود سے کہ کمال انھوں نے نہایت عیال جو اس امت میں ہنگام کرنا اور نہ **ص** یعنی نہیں پڑا کہ گھسیٹ کر تین بائیکوڑا مارے وقت ہاتھ کو سر پہنچے نہیں تاکہ پوت سخت لگے یا یہ کہ کوٹھے کو مار کر گھسیٹیں کہ زخم کرسے اور مالک نے علام کو بدوں فرما دیا شام کے حد مارے **ف** اور امام شافعی کے نزدیک مارے اور ہماری دلیل قول ابو حنیفہ علیہ السلام کا کہ چار چیز چاکوں کی طرف ہیں محدود اور حد قات اور زنجیات اور قیامت روایت کیا اس کو صحابہ سنی ابن مسعود اور ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابن الزبیر سے مروی ہے اور عورت کے کہہ سے نہ اڑتا ہے جاوین چوہے پستین اور روٹی مارے اور حد ماری جائے بٹھا کے اور جائز نہ کیا اسکے سنگسار کر کے کو ایک گڑھا کھودیں اس واسطے کہ گڑھا کھودا تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے اس عورت کے چھاتی تک اور حضرت علی نے ہدایہ **ص** نہ مرد کے لیے **ف** اس واسطے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گڑھا نہیں کھودا واسطے اس طرح کے ہدایہ **ص** اور حصین میں کوڑے مارنا اور سنگسار کرنا دونوں نہ کیے جاوین یعنی دونوں ہر زمانہ نہیں چاہیے **ف** اس واسطے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جمع نہیں کیا ہدایہ **ص** اسی طرح حصین میں جھکاؤ ملے اور کوڑے مارنے چاہیے **ف** اور امام شافعی کے نزدیک حصین میں کوڑے بھی جائزے اور جھکاؤ ملے کہ اس واسطے کہ فرمایا سوال احمد بن حنبل علیہ السلام کہ کوئی نہ کرے ساتھ بکر کے تو سو کوڑے ہر باور جھکاؤ ملے ہر ایک سال کی روایت کیا اس کو مسلم اور ابو داؤد و ترمذی اور ابی ہریرہ سے ابو کلام المدنی اور جہنم بن مسعود اور روایت کی عبد الرزاق نے سعید بن ابی سبک لکھا کہ ملے کیا حضرت عمر نے اسیرہ عقیقہ طرف غیر کے اور وہ گیا یہ قتل سے اور نصرانی ہو گیا تو فرمایا حضرت عمر نے نہیں جھکاؤ ملے کہ وہ گھلین ایک ہی مسلمان کی **ص** ہاں اگر کھانسیا سے کسی عورت کو واسطے چند کوڑے کو جھکاؤ ملے کہ سے تو درجہ ہر بار اگر نہ سنگساری کی ثابت ہو تو سنگسار کیا جائے والا کوڑے نہ لگائے جاوین جب تک پہنچا نہ ہوئے **ف** اسکے کہ سنگسار کرتے ہیں مخصوص دوا و انعام تو ہیں ہر اور تندرست بزرگ و بزرگ کوڑے اس نے میں غرض جھڑکنا ہر نہ مارا و انار پشید یا حالت مرض میں کوڑے دینے معاف واسطے انتظار محبت ضرور ہے ہدایہ **ص** اور جامعہ عورت نہ اسے جرم کیا و بک بعد وضع حمل کے اور کوڑے لگانا بھی ہر بعد نفاس کے

### باب محبت موجب حد اور غیر موجب بیان میں

حدود سے ساقط ہونے تین **ف** اس واسطے کہ فرمایا سوال احمد بن حنبل علیہ السلام نے دفع کوڑے و حدود کو ساتھ شہدوں کے روایت کیا اس کو امام ابو یوسف نے سنہ میں اور روایت کی ابن ابی شیبہ نے حضرت عمر بن خطاب کے کہ فرمایا آپ نے البتہ اگر تین موقوف کروں حد کو ساتھ شہدات کے تو بہتر ہے اس سے کہ تا کر تین میں ان کو شہدوں سے لہو اسبابی نقل کیا تھا تا اور عبد اللہ بن مسعود اور عقبہ بن عامر سے اور اشراف کیا یہی حق نے قول سے حضرت علی کے کہ دفع کوڑے و حدود کو شہدوں کے کہ سے **ص** اگر نفس محبت پیش نہ حلال ہو گیا ہوا و زور وہ مریض ہے گنا گناہ میں اس کو حلال سمجھے جیسے دلی کہہ رہے ہیں باب کی یامان کی یا حور کی یا موالی کو مٹی سے یا شہن اش مٹی سے جو اس کے پاؤں میں ہو یا چھ غیب میں ہر مرد و عورت سے جو تین ملاوٹوں کی عدت میں نہ لگاؤ اس کو حلال ہے ہر مال کے ہر باہر نام علی سے جو عدت میں میں ہو کر ان سے بے تعلقی میں لکرس

سے  
تاریخ  
میں





حدیث میں کہ ملعون ہے جو عجل کے قوم کو طاعن بالملک منہ روایت کیا اور سکو تندی نے **ص** یاد اور کرب بن علی بن ابی  
 کثیر بن باغیوں کے پاس ہو چکرے زنا کرے **ف** اور پھر وہ ہمارے پاس بیٹا آئے تو اوپر چڑھو گی اور انہا شامی کے نزدیک  
 حدیث کی اور اس حدیث میں کہ نبی زاری تو انہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان کیا ہے کہ نہ قائم کی جاوین جن میں ان کرب بن علی بن ابی  
 حدیث کا نشان بخونہ نہیں لکھیں وہایت کی امام محمد نے یہ کہ میں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص زنا کرے  
 کسی عورت سے یا چوری کرے در ان کرب بن ابی اور پھر وہ جمال کو مسلمان بن کر چھاری طرف چلا آئے تو اوپر چڑھیں اور  
 شامی نے روایت کی زید بن ثابت سے بواسطہ امام ابو یوسف کے کہ فرمایا زید بن ثابت نے نہ قائم کی جاوین جن میں ان کرب بن علی بن ابی  
 اور ایسا ہی مروی ہے غیر ان خطابت صدیق اکبر کا یاد اور عورت بالملک منہ روایت سے زنا کرے **ف** تو دونوں پر  
**ص** اور امام زفر اور شامی کے نزدیک عورت کو حد پڑگی اور اگر اس کا اولاد ہو یعنی مرد کسی ایک یا دو یا غیر سے زنا کرے تو وہ  
 واجب پڑگی اور یزید ان کا اقرار کرے اور طرف ثانی اقرار کرے نہ کچھ کا تو بھی حد ہو گی اور جو شخص کسی لونڈی سے زنا کرے اور وہ  
 اوش قبل سے معاشقہ سے ہو تو اوپر چڑھیں واجب ہو گی اور اس لونڈی کی قیمت بھی مالک کے حوالہ کرنی پڑے گی اور اگر شامی سے معاشقہ  
 مالک کو ملے تو انہا کیا گیا ہے حد ہو گی مواخفہ کیا گیا ہو یعنی بندوق کا مواخفہ اور اس گزین اور امتدائی کے معاشقہ کا بیان

باب ناپ گواہی دینے اور گواہی سے بچ جانے کے بیان میں

گواہی دینا ایک بڑی بات ہے گواہی ہی جو موجب حد تھی اور وہ امام سے لے کر ہر ایک کے لئے شہادت ہے اور کوئی مانع نہ ہو  
 تو شہادت دینا قبول ہو گی مگر زنا میں نہیں **ف** مقبول ہو گی اور زنا میں نہ کرنے والے پر حد اور کسی پر گواہی دینے والے کی حد پڑے گی  
 میں اور اس طرف اشارہ ہے جس میں صغیر بن اور امام ابو حنیفہ نے اس کا کچھ اندازہ نہیں کیا ہے اور اسے قاضی پر غرض کیا ہے  
 امام محمد نے اس کا اندازہ ایک مہینے سے کیا ہے اور یہی مروی ہے شیعین سے اور یہی صحیح ہے حد دیا ہے **ص** اور اگر گواہی دینے  
 ہو گی تو اس شخص سے تاوان ہے جب بے وقار ہو گیا جاوے گا **ف** اگر پختہ نہ کا جاوے گا اور امام شافعی کے نزدیک یہ شہادت  
 مقبول ہو گی **ص** اور اگر مرد اقرار کرے اس امر موجب حد کا جو نہ اپنا ہو تو حد مارا جاوے گا مگر حد شرعی ہی پر لایا ہوا حد کا حد  
 بیش بہا کر دیا ہو کسی جاتی ہے اور معاہدین اس کے ایک مہینہ یا دو اور اگر اقرار کر دین کہ اس مرد نے اپنا غرض عورت سے کیا ہے  
 یعنی عورت جو وہ نہ تو اس مرد پر حد جاری جاوے گی بخلاف چوری کے کہ اگر غیر ہو جو شخص کے مال چور نے کا ثبوت کر سکیے تو  
 پختہ کا نشان لاوے گا اور جو چار گواہوں کو ایسی ہی نالی لکھیں کہ پھر ہی کے گوشوں میں اختلاف کیا تو مرد اور عورت دونوں  
 حد لگائی جاوے گی اس واسطے کہ وہ سب سے ایک ہوتے ہیں ان میں ایک گواہ سے میں چھ و دس میں چھ گواہوں میں اور اگر اقرار کیا نہ  
 اور عورت فرزند کو نہ چھان تو حد واجب ہو گی اور اگر گواہوں میں کہ اسے ایک عورت سے اسلام سے نہ نکالے تو حد نہ لگایا جائے  
 وہ اور گواہ سے اسے نہ لکھ کر گواہی دینے کی خواہش اور چھوڑی نہ نہ نکال کر نہ **ف** شہادت کو مہین کہ وہ راضی تھی اور وہ  
 کہیں کہ اس سے نہ دینی کا تو مرد اور عورت گواہوں کو کسی پر حد واجب ہو گی اور جو صاحبین کہ نہ تو کہ اس صورت میں مرد چور ہو  
**ص** یا جس میں عورت نے گواہوں سے اختلاف کرین اور امام زفر کے نزدیک دونوں پر حد پڑے گی مسلمہ اگر چار گواہوں  
 گواہی دینی اس کے زنا پر ایک وقت میں اور ایک شہر میں پر اور دوسرے جہاں نے اس وقت میں لیکن اس وقت میں عورت

یعنی امام کے گواہ  
 ہر ایک کے لئے شہادت ہے  
 چھ گواہوں میں  
 ایک گواہی دینے والے کی حد پڑے گی

دارالحرمین کی طرف  
یا شام کی طرف  
راحت پر ایک  
چوتھوں نے زنا کر  
پہر نہیں اور  
وین کے ایک  
تو دونوں پر  
بنا کر کے تو  
نا کرے اور وہ  
اے قصاص کا  
کے حقوق کا

اور گواہ کسی پر جرح ہو کر گواہوں نے ایک عورت کے زنا پر شہادت دی حالانکہ ایک عورت نے دیکھ کر کہا کہ یہ گواہ  
یعنی مرد کے ساتھ ستر نہیں ہوئی یا گواہ بدکار ہیں یا گواہی دیوں میں یا گواہ ہونے پر اس شخص نے زنا کی گواہی دی جو مرد  
گواہ بھی اچانک کر اس نے گواہی دی تھی اس صورت میں کسی پر جرح نہ جاری ہوگی نہ سب سے گواہی دی اور نہ گواہوں پر اور اگر گواہ  
انہوں نے کسی کے زنا کے بہتان میں جھوٹا گواہ کیا ہو یا چاہے کہ جگہ تین ہوں یا کوئی اوٹین سے محدود یا غلام ہو تو ان  
صورتوں میں گواہوں پر حد کی گئی نہ اور اس شخص پر سب سے گواہی دی ہو اور اگر کسی شخص کو گواہوں کی گواہی سے  
حد جاری کی ہے معلوم ہوا کہ گواہ غلام تھا یا بہتان کی علت میں نہ ہوا یا چاہے کہ جرح نہ کرے بہتان کی علت میں نہ  
اور اس میں اول مرد کو جو کہ سب سے حد کی اور زخم یا چوٹ پہنچو یا سکا تو ان کسی پر لازم نہ آوے گا اور صاحبین کے نزدیک یہ حد  
میں سے دلا یا جاوے گا اور اگر کوئی گواہی سے وہ سنگسار ہو گیا ہو گا تو اس کا خون بجا وارثوں کو بیت المال سے دلا یا جاوے گا  
اور اگر بعد اس کے جب کہ ایک گواہ پھر گیا تو اس کو سزا بہتان کی لگا لی جاوے گی اور اگر لام زفر کے نزدیک لگا جائے گی  
ص اور جو تھا تو خون بجا کا تو ان لیا جاوے گا اور اہم شافعی کے نزدیک قصاص قتل ہو گا اور جو اسے سنگسار کرے  
پیشہ اگر کوئی گواہ پھر گیا تو چاروں کو حد کی گئی اور زخم یا چوٹ نہ ہو گا اور اہم محمد کے نزدیک فقط پھرے والے کو لگے گی اور  
اگر یا چھ گواہوں میں سے ایک پھر گیا تو اس پر بہتان کی سزا لازم ہوگی لیکن اگر دوسرے گواہ اور جو چاہے تو اس وقت  
دونوں کو حد جاری ہوگی اور دونوں کو لگے جو تھا تو خون بجا دینا ہوگا سنگسار کیا کہ شخص پر جرح کا حکم مواد و سر سے  
جرح کی جگہ اس کو تلواریں سے مثلاً مار ڈالا گیا ہو گواہوں کا ترکہ فری کے کیا اور پھر وہ بعد جرح کے معلوم ہوئے کہ غلام تھے  
یا کافر تھے تو اول صورت میں قاتل اور دوسری صورت میں زنی خون بہا کا خاتمہ ہو گا ف اگر کوئی شخص کو قتل کرے  
جو گواہوں کا حکم تھا کہ بتا کر بعد از مرگ شہادت قابل میں یا نہیں ص اور اگر کوئی شخص پر جرح کا حکم ہوا  
سنگسار کیا جاوے اور پھر وہ گواہ غلام بن گیا تو فری کے کیا تو ترکہ نہیں کیا تھا تو خون بجا اس کا بیت المال میں ہو گا اور صاحبین  
کے نزدیک صبر و قن مجتہدین بیت المال ہی ہو گا اور اگر زنا کی گواہی ہو گواہ یا غلام یا عیہ قصاص لانی اور زانیہ کی  
طرف دیکھا تو اس کی شہادت قبول کی جاوے گی یعنی قصاص دیکھنے کے جرم میں شہادت نہ کرے نہ چاہے یا چھ گواہی زنا کی  
گواہی ہو اور وہ اپنے صاحب میں سے انکار کرے اور اس کی حور کا زنا کا اس سے ہووے یا ایک مرد اور دوسری اس سے  
ہوئے ہو گواہی تو اس کو جرح کا حکم ہو گا اور اہم زفر اور شافعی کے نزدیک جرح ہو گا ایک مرد اور دوسری تو ان کی شہادت سے

باب شراب پینے کی حد کے بیان میں

حد شراب کی مانند حد قذف کے یہ یعنی اگر کوئی آدمی کو اسے اور غلام کو چالیس اگر چاہے اسے ایک طور پر شرب کیا ہو ف  
اور اصل اس باب میں قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے جو شخص کہ اپنے شراب کو نو سو سے مارے اور اس کو پھر کرے تو بار بار  
پھر کرے تو بار بار اس کو پھر کرے یہ تو قتل کر دے اس کو کالاً اور اس کو ہما بن کر ایسے نے سوا انسان کے کے معویہ سے اور مردی کر  
حد شراب کی یہ حد سے اور زنی سے صحت کیا حد شراب عیہ حد شراب لانی ہر شے سے اور جس کی اس کی نہ ہی نہ اور وائے  
اس کو حکم سے نہ نہ کہ میں اور جہان سے صحت میں اور لسانی سے نہ نہ کہ میں میں تو قتل نہیں ہو گا اسوا سے کہ

کوئی بائع ہو یا  
نہ ہو فی حد شراب  
وض کیا ہو  
اگر کوئی عیہ کی  
دیکھ کر شہادت  
ہو نا حد شراب  
عورت کا کیا  
نا کرے تو  
رستہ و نوائے  
دار اور کیا زنا  
ظاہر جاوے  
ضی بھی ہو  
نہ ہو جہاں  
حد شراب کی  
تو قتل ہو گا

لو کہ اگر کسی  
نہایت شہادت  
عورتوں کی  
تصمیم نہیں















ص اور کاٹا گیا  
 لایا قوت یاز جید  
 مانس اور نرکل  
 بصفین بشت  
 سے میں اس واسطے  
 اور یہ حدیث مرفوعہ  
 اعلیٰ پر اور طریح  
 ت اور ترمذی  
 خیر سے روایت کیا  
 و طحاوی میں روایت کیا  
 اور امام ابو یوسف کے  
 حص اور ان کا  
 وراکات اور میں  
 الی ف علیہ  
 دروازے میں  
 ہون ف او  
 ن کے نزدیک کے  
 دفع حساب کے ہون  
 نے سے اور ایک کچا  
 پر اور نہ اونٹ والے  
 ص اور کنہی پر  
 ہم نے شخص کفر میں  
 ع کرتے تھے جن کو  
 امام نہ کہ وہ شہ  
 بن کو ان کی کے  
 کا قطع علی  
 میں الی ان کی

روایت کی ابن ابی شیبہ نے ابن عباس سے کہ انھوں نے نہیں پر کفن چور پر قطع اور صحی ابن ابی شیبہ نے روایت کی  
 نہ پر سے کو مروان نے کفن چور کو مارا اور کھال یا اور قطع نہیں کیا اور صحابہ بہت موجود تھے اور ایسا ہی اخراج کیا  
 اور کھال اور اراق نے سحر سے اور ایک روایت میں بصفین بن ابی شیبہ کی کہ مروان نے پوچھا صحابہ اور فقہاء سے اپنے  
 وقت کے کیا کفن چور کے باب میں صحیح ہوئی ہے اور کی اس بات پر کہ مارین ہم اس کو مارا پھر او میں اس کو اور کھال  
 شیخ ابن الامام نے فحاشا کثرت فی توجیع صد ہذا کن حجة الا ثانی یعنی اب نہیں شک ہے تخریج میں ہم سے مذہب کے  
 از رو سے احادیث کے ص اور عام کے مال چڑنے سے مثلاً بیت المال میں سے چوری کرے اور مال شکر کے چڑنے  
 سے اور نقد یا پختہ غرض کے یا زیادہ ضرر کے مال میں سے چڑنے سے اور ایسی چیز کے چڑنے سے جس میں پہلے رکھا ہے  
 کہ نہ چکا ہو نہ شریک ہو چہرہ ستور ہو کچھ دلی نہ اور امام ابو یوسف اور شافعی کے نزدیک کاٹا جائے ہو اس کے کہ فربا یا زوال  
 معلیٰ اند علیہ وسلم ہے چور کر کے کسی چڑنے سے تو کاٹا و اس کو ف روایت کیا اس کو داؤ طغنی نے ابو ہریرہ سے ص اور  
 حدیث طعون میں بھی روایت کیا اور میں طحاوی نے ف ابو جاس بات کہ اس کو اسناد میں روایت کی اور یہ ضعیف ہے  
 ص اور اگر میل گئی ہو تو چڑنے سے تو کاٹا جائیگا جیسے پہلو سے چڑا تھا اور وہ میں کاٹا گیا پھر وہ پٹا گیا اور پھر  
 اس کو کچا یا تو پھر کاٹا جائیگا اور چھ حص کہ اپنے قریب محمد کے پاس مال چڑنے سے برابر چور کا وید کا مال ہو یا غیر لیکن اس کے  
 پاس کچا ہو تو نہ کھال کاٹا جائیگا اور اگر اپنے قریب محمد کے پاس چور کا مال چور کے پاس تھا اس کے گھر سے یا میں اور رضاعی کمال  
 چڑا تو کاٹا جائیگا اور امام ابو یوسف کے نزدیک اگر رضاعی کمال چور کا مال چور کاٹا جائیگا اور نہ کھال کاٹا جائیگا اگر چہ  
 شوہر اپنی منکوحہ کا مال یا منکوحہ اپنے شوہر کا اگر چاہے مجاہد وغیرہ یا غلام اپنے مالک کا مال خواہ مالک کی زوجہ کا مال یا اپنے  
 رکھنے کا مال یا حین میں نہ یا مال غنیمت یا نبی جو کافروں سے لوٹیں مالا ہوف اس واسطے کہ حضرت علی رضی  
 نہ کاٹا تھا اور اس شخص کا جس نے چڑا تھا مال غنیمت کا روایت کیا اس کو عبد الرزاق نے بصفین میں ص یا عامر بن مالک  
 یا اس گھر میں کہ جہین ٹھہرنے کی اجازت ہو ف تو اگر دن کو گھسنے کی اجازت نہ ہو اور رات کو چڑنے سے کاٹا جائیگا  
 اور اگر عامر بن کوئی محافظ ہو تب بھی وہ ان کے مال چڑنے سے کاٹا جائیگا اور سب کے مال میں اگر کوئی محافظ ہو سوائے اس  
 تو کاٹا جائیگا ص اور جو کسی چیز کو چڑنے سے مارا اس کو گھر سے باہر نہ لے جائے بلکہ گھر میں سے اس شخص کو دیکھ کر چور کر کے  
 تو کاٹا جائیگا اور امام ابو یوسف اور شافعی کے نزدیک اگر اس نے ہاتھ لگے کہ باہر نکال کے دیا اور دوسرے نے لے لیا تو باہر  
 قطع کی اور جو دوسرے نے لگے کہ اندر ہاتھ ڈال کے لیا اور اس نے داؤد دوسرے پر قطع چور اور ذبیحہ میں سے چور کا داخل اور  
 خارج کے بیچ میں اس مال کو کھو یا اور دوسرے نے ان کر لے لیا تو ایک روایت میں کاٹا جائیگا اور ایک روایت میں تو  
 کے ہاتھ کاٹنے کا ہوینگے ص اور جو گھر کی دیوار میں چور کر کے ہاتھ اندر ڈال کے کچھ لے لیوے یا تیسری جو تیسری کے  
 باہر ہو کاٹ لے یا وہ خون کی قطاریں سے ایک لوت یا اس کا بوجھ چڑنے سے تو کاٹا جائیگا اور امام ابو یوسف کے نزدیک گھر  
 کے اندر ہاتھ ڈال کے لینے سے بھی کاٹا جائیگا ف اور جواب ہمارا اصل میں کہ چور ص اور اگر اوٹ کو مارا اس کا بوجھ  
 قطاریں چڑنے سے اور وہ ان کوئی محافظ ہو کر چھوٹا یا بانیٹھ کو چور کر کے اس کا بوجھ چڑنے سے تو کاٹا جائیگا

اور اس میں میں نے کہا کہ اگر مال لے لیا گھر کے حجرے میں سے نکال کر اس کو چیر کر جو میں لے لے یا جو شخص حجرے سے والوں میں سے ہو  
ایک حجرے میں جو دوسرا ہو پڑے یا گھر کی دیوار میں سے یا گھر کے اندر گھسے اور کسی چیز کو سوراخ میں سے لے کر نکالے یا گھر کے اندر  
اٹھالے یا کسی چیز کو لے کر گھر سے باہر لے کر اس کاٹے یا گھر کے اندر سے لے کر باہر لے کر اس کاٹے یا گھر کے اندر سے لے کر باہر لے کر اس کاٹے  
لے کر نکالے یا گھر کے اندر سے لے کر باہر لے کر اس کاٹے یا گھر کے اندر سے لے کر باہر لے کر اس کاٹے یا گھر کے اندر سے لے کر باہر لے کر اس کاٹے

### فصل ہفتم کاٹنے کی کیفیت کے بیان میں

چور کا داہنا ہاتھ پونچھ سے کاٹ کر داغ دیا جائے **ف** لیکن ہاتھ کاٹنا تو کلام اللہ سے ثابت ہے اور داہنا  
ہاتھ قرآن میں مذکور ہے اور پونچھ سے کاٹنا اس واسطے کہ روایت کی داغ بلی میں ہے کہ کامل میں ہے: **المدین** سے  
ابو اسامہ بن الدیلمی علیہ السلام نے ہاتھ چور کا پونچھ سے کاٹا اور اسناد میں اس کی عبد الرحمن بن سلمہ نے بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
اور روایت کی کہ ابن ابی شیبہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ کاٹا ہاتھ پونچھ سے اور یہ مرسل ہے اور کلام  
اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کاٹنے کا ہاتھ پونچھ سے اور نہ غصہ ہو گیا اس پر اجماع اور لیکن داغ دینا اس واسطے کہ روایت  
کی حاکم نے فی حریزہ ذکر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے ایک سارق کے کاٹو اس کو اور داغ دوا اس کو آخر  
حدیث شامہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور روایت کیا اس کو ابو داؤد نے اس میں اور اس میں سلام نے نیز سیدنا احمد میں  
اور کلام لاہ قسطنطنیہ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ انھوں نے بھی داغ دیا **ص** اور اگر چہ چوری کرے تو بائیں ہاتھ کاٹ جائے اور اگر چہ  
چور لے تو کاٹا جائے بلکہ قید کیا جائے یہاں تک کہ چوری سے توبہ کرے **ف** اور بائیں ہاتھ کاٹ جائے سے  
نزدیک اکثر علماء کہ اس کی ایسا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فقہ القسطنطنیہ سے کہ نزدیک تفریح بھی کرے اور امام شافعی نے نزدیک  
تیسری بائیں ہاتھ کاٹا اور چوتھی بائیں ہاتھ کاٹا **ف** اور پانچویں ہاتھ میں سے ایک نزدیک بھی قید کیا جائے  
اور تفریحی ایسا کہ اور خطا اور عروہ بن العاص اور عثمان اور عمر بن عبد العزیز سے منقول ہے کہ بائیں ہاتھ قتل کیا جائے  
**ص** اس واسطے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ چوری کرے تو کاٹو اس کو چور کرے تو کاٹو اس کو چور کرے تو کاٹو اس کو چور کرے  
چوری کرے تو کاٹو اس کو چور کرے تو کاٹو اس کو چور کرے تو کاٹو اس کو چور کرے تو کاٹو اس کو چور کرے تو کاٹو اس کو چور کرے تو کاٹو اس کو چور کرے  
اور سنائی نے حاجب سے کہ لا گیا ایک چوری صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سو فرمایا حضرت نے قتل کر دیا اس کو تب کہا لوگوں نے  
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا ہاتھ کاٹو اس کا چور کرے تو کاٹو اس کو چور کرے تو کاٹو اس کو چور کرے تو کاٹو اس کو چور کرے تو کاٹو اس کو چور کرے  
اور کو تیسری تہ چور کرے تو کاٹو اس کو چور کرے تو کاٹو اس کو چور کرے تو کاٹو اس کو چور کرے تو کاٹو اس کو چور کرے تو کاٹو اس کو چور کرے  
اور کو تیسری تہ قتل کیا قضا و سکوا اور ایک کوٹن میں ایک لکڑی پر سے چتر دیا اور سنائی نے اس حدیث کو کہ ایک لکڑی پر سے  
بن ثابت اس کی اسناد میں ہے خودی انھوں اور اور طریقہ بھی اس حدیث کے ضعیف ہیں **ص** اور تیسری تہ چور کرے تو کاٹو اس کو چور کرے تو کاٹو اس کو چور کرے  
**ف** کہ امام محمد بن الحسن نے کہا کہ اگر تیسری تہ چور کرے تو کاٹو اس کو چور کرے تو کاٹو اس کو چور کرے تو کاٹو اس کو چور کرے تو کاٹو اس کو چور کرے  
سے انھوں نے علی بن ابی طالب سے کہ فرمایا ہے کہ چور کرے تو کاٹو اس کو چور کرے تو کاٹو اس کو چور کرے تو کاٹو اس کو چور کرے تو کاٹو اس کو چور کرے  
اور کو تیسری تہ قتل کیا قضا و سکوا اور ایک کوٹن میں ایک لکڑی پر سے چتر دیا اور سنائی نے اس حدیث کو کہ ایک لکڑی پر سے

ابو اسامہ بن الدیلمی

ابو اسامہ بن الدیلمی

اوسکا کوئی ہاتھ نہ کوٹا دے جس سے اوسے ہتھ کاٹ کرے اوس سے اور کوئی ہتھ نہ کوٹے چلے اور اسے کسی طریقے سے نکالا  
اوسکو قوطی سے اور عبدالرزاق نے مصنف میں بھی ہے انھوں نے حضرت علیؑ سے اور ابن ابی شیبہ نے مصنف میں اور  
یہی ہے اوسکا لایں ابی شیبہ نے نقل اسکا ابن عباس سے اور حضرت عمرؓ سے کہ انھوں نے مشورہ کیا اس باب میں قیام علیؑ  
لوگوں کو کارے حضرت علیؑ سے کہ اوروں کو حدیث صحیحہ میں البتہ حضرت علیؑ مخالف نہ کرتے تھے اوسکی اور صحابہ نہ کرتے  
اوسنے قول سے اور تھاوی نے نفعین کیا اوس حدیث میں **ف** اور کہا کہ ہتھ نکالنا کیا انہوں کو ہتھ نہ لگایا کہ چھل کی  
اور اسے اسطے منکر کہا اوسکو سنانی سے اور سید و یمن یہ کہ یہ حدیث صحیح نہیں **ص** یا ایک کہ وجہ نہ حمل ہست  
**ف** یا نسخہ جو یہ کہ قتل اوس صحیح نہیں امام شافعی کے نزدیک بھی نسخہ **ی** **ص** اور اس طرح اوس شخص کا  
حال یہ جو چوری کرے اور اوسکا یا مان یا تھ یا گھوٹھا اوس ہاتھ کا یاد اور گلیان اوسکی سولے گھوٹے کے کئی ہون  
یا انھی بچا دیوں یا دہا نیہ کرنا ہو یا وہ چور قبل ناکش کے اوس شی مسروقہ کو چولے مالک کے کر دے یا اوسکا مالک ہوتا  
ہست یا نسخہ سے یا قیامت اوسکی دس مہر سے کم ہو جائے قبل ہاتھ کاٹنے کے یا اوس شی مسروقہ کی ملک کا دعویٰ کرے  
یا وہ چور یمن میں ایک چور اوسکی ملک کا دعویٰ کرے اگرچہ کوئی دلیل نہ ہو یا مالک اوسکا طالب نہ کرے اگرچہ چور اوسکا اقرار کرے  
کہ انہوں نے چور یمن میں کسی کا تھ نہ نہ کاٹنا ہو یا **گ** اور ان مسائل میں خلاف امام ابو یوسف اور زفر و شافعی کا یہی  
اور اصل میں مذکور **ی** اگر وہ آدمی ایک چور چور یمن اور ایک انہیں سے غائب یعنی روپے پانچ چاہے اور گواہی ہے  
دونوں کے قطع چور ثابت ہو تو وہ چور جو موجود ہے اوسکا ہاتھ لگے گا اور اگر امانت کے یا غصب کے یا سود کے مال کو  
**ف** مثلاً لایں نیکہ کے بدلے میں دینا لینا اور اوسکو چلے گیا **ی** امانت ارا اور غاصب و سود خوار کے ہاتھ  
سے چور اور انھوں نے مطالب کیا تو ہاتھ اوسکا کاٹنا ہو یا اگرچہ حکم چور عاریت لینے اور کر لینے سے لینے والے اور مضارب  
اور مومن اور موشخص کے مال میں جو اوسکو واسطے خریدنے کے لایا **ی** **ف** یعنی لائے ہاتھ سے اگرچہ چور ایجا و  
اور مطالبہ کریں تو قطع لازم ہو گا **ص** اور اگر مال ان لوگوں کے پاس سے چوری جائے اور اصل مالک مطالبہ کرے  
اوس جو سے تنہا ہی ہاتھ کاٹنا ہو یا اگر مال چور نے مال چور یا اور اوسکا ہاتھ اوسکے عوض میں کتابہ اوسکے و مال  
کسی دوسرے سے چور لایا تو اب اول چور خدامل مالک لگے ہاتھ کاٹنے کی وجہ سے کہ ہتھ تو دوسرے کا تھ نہ کاٹنا ہو یا  
اور اگر خدامل نے کسی غیر کے مال کی چوری کا اقرار کیا تو اوسکا ہاتھ لگے گا تو اگر مال موجود ہو تو اوس مال کے مالک کی طرف  
واپس یا چور کا مال اگر مال ہو گیا ہو تو قطع ہاتھ اوسکا کاٹنا ہو یا **گ** بلکہ یہ کہ وہ غلام مازون ہو یا نوزاد ہو یا  
اوسکی نکدہ بیکرے یا تصدیق اور نہ یہ بلکہ امام ابو یوسف کا یہی اور اس میں خلاف ہی ابو یوسف اور زفر و محمد کا ابو یوسف  
سے کہ اصل میں کوئی نہیں **ص** اور ضامن یہ ہو گا اگرچہ خود اوسکو تلف کر دیا ہو اور روایت حسن میں یہ امام ابو یوسف  
سے اگر خود مالک یا چور تو خدامل لازم ہو گا اور شافعی کے نزدیک جاسے خود مالک ہو یا ہو یا مالک کیا ہو دونوں صورتوں میں  
مالک لازم ہو گا اور نہ چور کے **ف** تو ہمارے نزدیک ہاتھ کاٹنا اور مال کا تادان و فونی سے ہتھ نہیں کوٹے  
کہ ہاتھ چور کا کٹے اور اوس سے مال کی قیمت بھی دلائی جاوے لیکن اگر وہی مال موجود ہو گا تو واپس لایا جاوے گا

سے والوں میں ہوتا  
ہی المے پھر کلکار اوسکو  
نکا مابا و اور شافعی  
نہیں ہاتھ کاٹنا ہو یا

سے ثابت ہوا و اہل  
ل میں عبد اللہ بن عمر  
ابن عمر مہر حال اوسکا  
یہ مہر مل ہوا و نکالا  
سو اسو اسطے کہ تو  
باع و اوسکو آخر  
نہیں یا حدیث میں  
ہاتھ لگے اور اگرچہ

چاہے ہتھ سے  
اور امام شافعی کے نزدیک  
بیکہ کی تہید کیا جاوے  
کیا جاوے  
سے کو کاٹنا ہو یا  
یہ ثابت کی ابو داؤد  
بیکہ لوگوں نے  
کیا ہی طرح چور کا  
و فرمایا ہے قتل کر  
نہ کوٹے گا اور غصب  
یہ حضرت علیؑ سے  
نہ عبد اللہ بن عمر  
اور زفر نے مالک  
دونوں کو چور کا

اور دلیل ہماری اصل میں مذکور جو اور فرما رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے کہ نہیں تاوان دیتے ہیں ہم چور کو  
بعد اس کے کہ قلم کر میں اور سپرد کو روایت کیا اس کو سنائی نے عبدالرحمن بن عوف سے **ص** اور اگر ایک چور نے  
کئی مرتبہ کشتی چگم چوری کی جدا اسکے ساتھ دسویں کی ناش کے سبب سے یا بعض کی اسکا ہاتھ کا گیا تو باقی  
آئینوں کے مال کا خزانہ ہو گا امام صاحب کے نزدیک اور صاحبین کے نزدیک جن لوگوں کی ناش میں اسکا ہاتھ لگا  
اویسے مالوں کا خزانہ ہو گا اور باقی مالکوں کے مال کا خزانہ ہو گا اور اگر قاضی نے تم کو کیا چور کے دامن ہاتھ کاٹنے کا اور  
اوستے قصہ کیا یا ان ہاتھ کاٹا تو کچھ دیت یعنی خون رہا اور سپر لائن نہ آویگا اور اگر کپڑے کو کچھ لگا کر بھی میں ہر چہ لڑا اور پھر بار  
لگا لا تو کاٹا گیا کچھ کپڑے کے دس ہر بار زیادہ کا ہو اور امام ابو یوسف کے نزدیک کاٹا گیا اور اگر کیری کو کچھ لگا  
اوی کچھ شکر کے ہاتھ لگا تو کٹے گا اور اگر گاندی ہونا چاہے کر اس کے روپیہ نہ لے تو ہاتھ کٹے گا اور ورنہ شرفی  
مالک کو دیے جاویں گے اور صاحبین کے نزدیک نہ دیے جاویں گے اور اگر کپڑا اور سوکھوٹے کچھ اور ہاتھ کاٹا گیا تو کپڑے کا کچھ لگا  
اور اگر مال چوہا ہے تو تاوان اسکا لائن نہیں اور امام محمد کے نزدیک کپڑا دیدے اور شرح نگار نے قیمت پچھوٹو اسکے مالک  
اور اگر سیاہ رنگ کا کپڑا چھوٹا امام ابو حنیفہ اور محمد کے نزدیک ورنہ پچھوٹے نزدیک پچھوٹے اور فتویٰ قول امام پر چھوٹے

### باب رہزنی کے بیان میں

اگر مسلمان باذنی قصہ رہزنی کا کھنڈا ہو اور رہزنی سے پہلے گرفتار ہو تو اس کو قید کرنا چاہیے یہاں تک کہ اس کی دست  
تویر کرے **ف** یعنی علامات کبکھنوں کی پیدا ہو جائیں اور بعضوں نے چھہ چین کی دست اس میں بھی کیا اور صبیح اول  
**ص** اور اگر وہ مال مصدوم یعنی مسلمان باذنی کا لے لے یوسے اور ہر ایک کو ان کی حاجت سے مقدار ضائع ہی کے  
یعنی ورنہ مہربان زیادہ مال پونچھو تو اسکا ایک ہاتھ اور ایک پاؤں دوسری جانب سے کاٹا جائے **ف** یعنی ہونا ہاتھ یا پاؤں  
پاؤں **ص** اور اگر اس سے کسی کو جان سے مارا والا اور مال نہیں لیا تو قتل کیا جاوے گا حد میں قصاص میں یعنی اگر چہ وارث  
مقتول کا خون اس کو صاف کر دے مگر خون نہ جان ہو گا اور اگر کسی کو جان سے مار کر مال لے لے تو اسکا دامن ہاتھ اور پاؤں  
کاٹ کر مارا لا جائے اور رسولی پر چڑھا دیا جائے یہاں تک کہ صرف جان سے مار دیا جائے یا فقط رسولی کھینچا جائے **و** یعنی سالم  
کو اختیار ہو چھوٹے نہیں جسے کرے اور اس میں اس بائیں قول اللہ تعالیٰ کہ **وَالَّذِينَ يَحْمِلُونَ كِبَاقًا** اللہ  
وہ رسولی کا کید اور رہزنی کی امام محمد نے ابو یوسف سے انھوں نے انکلی سے انھوں نے ابی صالح سے انھوں نے ابی صالح  
سے کہ کہا انھوں نے کہ رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے قصص کیا ابابہ روہ مال میں جو یہ رسولی کو اس بات پر کہ نہ تمھارے پر  
زیادہ کریں اور تمھارے پر تو کچھ لوگ آنحضرت صلی علیہ وسلم کی طرف واسطے سلام کے اور صحابہ پر وہ رہزنی کی باؤ  
حضرت جبریل علیہ السلام حد لیکر اترے کہ جسے قتل کیا اور مال لیا رسولی دیا جائے اور جسے قتل کیا اور مال نہیں لیا قتل کیا جائے  
اور جسے قتل لیا اور مال نہیں لیا تو اس کے ہاتھ اور پیر چلانے کے کاٹے جاویں اور پچھوٹا یا تو سلام نہ دھا دیا جو کچھ کہ  
کیا تھا وہ سننے شرکائین اور عیسیٰ بن مریم کے کہ جسے فقط ڈرا یا تو قتل نہیں کیا اور مال نہیں لیا تو وہ جلائے  
ایک یا **ص** اور جتنے رہزین کہ امام رسولی پر چڑھانا پسند کرے تو ان کو زندہ رسولی پر چڑھائے اور اس کے پیٹ کو



کے بیان میں

نہ ہر چور کو  
راکھ چور نے  
انگیا تو باقی  
انہو کا کھانچا  
مکاتے کا اور  
پاڑا اور پھر ہار  
لڑ کر ہی کھینچ کر  
رویا شرفی  
چسے کا پھیراؤ  
پروا سکے مالک  
امام پر جو

نیز سے جسے تاکہ جائے اور تیرین تک لوگ لاشوں پر چڑھ کر اور زیادہ تیرین سے نہ گئے اوسلئے کہ تیرین جو  
پہلے ہو گئے اور لوگوں کو نڈیہ ہو گئی ہر ایک ص اور اس مرتبہ بیچ مال و مستغنیہ ہوا و سکا تاؤ ان کے کھانا اور شخص کے مرتکب قتل  
مال لینے کا نہ ہوا ہونے کی شرط کے ہر ایک یعنی ڈاکو ان کو سب کے سب نہ کھانچا یعنی چاہے نہ خواہے خود اگر زنی کی ہو یا وکیل سے  
دوسرے کی ہر ایک اور اگر کسی اور پھر ڈاکو تیرین میں لاش کے ہر ایک و تصبیح لکھڑی اور تہجد کے سیکڑا ڈالو اس پر تو اس سے  
ص اور اگر سیکڑا کو اگر کسی کرے اور مال لے لیتے تو اس کا داہنا ہاتھ اور بائیں باؤن کا ہاتھ اور زخم کا قصاص جانا ہو گا اور اگر  
ڈاکو نہ فرنی کرے اور مال لے لیتا ہے مار ڈالے پھر زنی سے توبہ کرے یا نہیں انہی میں ماقبل اس لئے انہوں پر جہاد نہیں کی جائے اور اس  
قرابت نزدیک ہونے پر قاتل کو کچھ لاکھ دوسرے کا قصاص ہے کچھ لاکھ دین کی بدلت کو خواہ دین کو شہر میں یا دوسرے واک میں یا بیچ نہ کی گئی  
تو اس سے بدتر ہوں میں جلازم ہو گئی بلکہ اگر قاتل محمد جو تو ولی کو اختیار ہو کر قصاص لے لے دے اور اگر نہ ہو تو قاتل پر ہزاروں کی ہولناکیاں  
عموم کاف اور امین و امام ابو سنا اور شافعی کا اور دہ مذکور ہو اہل میں ص اور جو کسی کا کھانا کھوے  
مار ڈالے تو بدست لائے ہو گئے اور جو شخص کراوسکی عادت کرے تو اس کو لوگ عرض میں اسے سیاست کے مار ڈالنا چاہیے

کتاب الجہاد

جہاد یعنی کافروں سے دین کے واسطے لڑنا بتائے میں فرض کیا ہے جو یعنی مسلہ انون کو چاہے کافر شروع لڑائی کا خود کو تہذیب اگر  
بعض مسلمان کر لیتے باقی کئی گروں سے ساقط ہو گا و فرضیت جہاد کی ثابت ہوئی ہے تو اس سے اللہ تعالیٰ کے  
قائموں اللہ شہید کہیں کا قاتل کما یقاتلوا قاتل کما قاتلوا اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہمارے ہندو اور  
اوس نافر سے کہ اس کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے یہاں تک کہ لوگ یا خیر یا استمیری ہو قیال سے روایت کیا اور اس کو ابو داؤد اس سے  
ص اور اگر کوئی نہ کھانچا تو سب کے گار ہو گیا اور جہاد لڑنے کے اور عورت اور غلام اور انیس اور ایسا بیج اور ہاتھ پانچ بیج پر  
فرض نہیں و اس واسطے کہ اگر کسی وقت تکم کا ہو اور عورت اور غلام کو خاوند اور بولا کے حق سے فراغت نہیں اور  
انہ سے اور ایسا بیج اور ہاتھ پانچ کئے اوس سے عاقل نہیں ص اور فرض نہیں ہر کار کا فرض ہے اور یہ تو اس صورت میں عورت  
بدون اجازت اپنے شوہر کے اور غلام بدون اجازت مالک کے جہاد کو تکلیف پہنچے جس شہر کا فرض ہے ہر ایک کو کو ان  
جہاد فرض نہ کیا ہوا ان لوگوں پر جو اوس سے قریب ہیں جب نہ خیر ہوں اور اوس شہر کے لوگ مقابلے سے عاجز ہو جاویں یعنی  
کہیں یہ لوگوں کو ان پر جو اوس سے قریب ہیں جب نہ خیر ہوں اور ان لوگوں کا یہی حال ہو یہاں تک کہ فرض نہ جہاد کا جہاد  
اہل اسلام پر فرض ہے اور غریبوں کی تاجرانہ ہو کر لوگ اس بار اور اس کا ان قریب جہاد میں یہ فرض نہیں ہو کر  
وہ کہیں دور دورہ والوں کو خیر ہو نہ جہاد اور فرض ہوئی یہاں تک کہ کوئی اور اگر سے توبہ نہ کرے تو اس پر جہاد اور جہاد بدتر ہو گا  
مگر اگر کوئی شہر کے مال مال میں لال ہو جائے اور نہ کرے وہ نہیں کہ لوگ کو ان سے کوئی جہاد کرنے والوں کو فرض ہے  
اس واسطے کہ یہی مسلہ ہے کہ یہی ایک زخم ہوں سے روایت کیا اور مسلمان میں حق سے توبہ نہ کرے تو اس پر جہاد  
مستقل اور روایت کیا اور مسلمان میں اس حد تک عداوت میں ص اس کے بعد قریب اہل اسلام کا فرض ہے کہ ان کو  
قتل اور اسے مسلمان ہو جائے نہ کی درخواست کریں و اس واسطے کہ روایت کی حد بلزاتی ہے بلزاتی ہے کہ

مسلمان اس واسطے  
اور صحیح اور اس سے  
علاج ہی کے  
ہاتھ پانچ ہاتھ پانچ  
انہی کا جہاد وراثت  
جہاد یا بیان پانچ  
یعنی حاکم  
یعنی اللہ  
مے انھوں نے اس سے  
پر جہاد سے پر  
چہ تہذیب کی اور تہذیب  
ین لیاقت کیا جاوے  
جہاد یا جہاد کہ  
تو وہ جلائے  
اوس کے پیکر کو

نہیں لڑائی کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی قوم سے یہاں تک کہ بگایا نہ ہو اور نہ طرف اسلام کے اور خارج کیا اور  
 حاکم نے اور صحیح کیا اور سکون کو اگر لڑائی کر سیکے قبل نکالنے کے طرف اسلام کے تو گنہگار ہو گئے **ص** تو اگر وہ مسلمان ہو  
 مان لینے پر تہی **ف** اس واسطے کہ طلب حاصل ہو گیا تو اب اس کے قتال سے باز رہیں اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے حکم کیا گیا میں کہ قتال نہ کروں لوگوں سے یہاں تک کہ امید ہو کہ نہیں ہو کوئی وجود سوالہ کے روایت کیا اور کو بیانی  
 و مسلم نے ابن عمر سے **ص** اور اگر نہ مانیں تو اسے جز طلب کریں **ف** اس واسطے کہ حدیث بریدہ میں ہے کہ فرمایا  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر وہ انکار کریں اسلام سے تو طلب کرو اور اسے جز یہ کہ اگر وہ قبول کریں تو بھی قبول کرنا  
 روایت کیا اور کو مسلم نے **ص** اگر جز یہ دینا قبول کریں تو اس کے واسطے چہ چہ ہمارے لیے یہی اس کے حاکم الیٰ حضرت یحییٰ بن  
 چاہیہ اور یہ تہی جو وہ جو یہی مسلمات ہیں اور انکا حکم مثل مسلمانوں کے ہیں اور یہ الیٰ قبول حضرت علی کا کہ مقرر کیا گیا  
 اور جز یہ نہ کیا کہ جو دین و جن اور انکا مثل ہمارے رخنوں کے اور یہ الیٰ ان کے مثل ہمارے الون **ف** روایت کیا اور کو شافعی نے  
 مسند میں اور اسناد میں اور سلی الیٰ ان خوب ہی ضعیف کیا اور کو دارقطنی نے **ص** اور حسن بیکو کہ دعوت اسلام  
 نہ پہنچی ہو اس کے ساتھ ہر مذہب کے **ف** اس واسطے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ساف سے کہ اس کو  
 اہل کتاب پر بولانا اور کو دارقطنی نے **ص** اگر وہ کفر سے کہ **ف** روایت کیا اور کو بخاری سے **ص** اور اگر پہلے  
 دعوت اسلام پہنچ چکی ہو تو مستحب ہے کہ لڑائی کے شروع میں چہ او سے مسلمان ہو جائے کہ نہ یا جاوے **ف** اور یہ جواب  
 نہیں ہے کہ کو کہ وہی ہوتا ہے کہ اس کے چہاں امانی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی صطلق ہوا و وہ غافل تھے چہ مارا لڑنے والو  
 اور کو دارقطنی نے اور کو دارقطنی نے کہا جیسے عبد اللہ بن عمر نے روایت کیا اور کو بخاری سے **ص** اور غامہ کہ چہاں میں ملانا  
 نہیں ہوتا اور طرف اسلام **ص** چہ اگر جز یہ دینا بھی قبول کریں تو اس قتالی سے مدد کی درخواست کر کے اسے لڑنے  
**ف** اس واسطے کہ حدیث بریدہ میں ہے کہ اگر وہ انکار کریں جز یہ سے تو مدد مانگا کہ اس سے اور اسے **ص** ساتھ  
 فلاخ **ف** اور تاحی اکاتہ میں لکھا ہے اور کو دارقطنی نے **ص** اور کا فون کو جواب دینے اور کو دارقطنی نے  
**ف** اس واسطے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا کہ ایک فلاخ کو طائفہ الون پر روایت کیا اور کو دارقطنی نے  
 کھول سے اور راوی اس کے متبرین اور رسول کیا اور کو عقیل نے حضرت علی سے لکھا کہ اس کی ضعیف ہوا و جواب دیا  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دشمن کو یہی نصیب کے اور کو دارقطنی نے روایت کیا اور کو دارقطنی نے **ص** اگر وہ یوسف  
 مسلمانوں کا یہی ہے نہ لکھیں اور یہ تہی وہ مارنے میں کا فون کی نیت کے لیے مسلمان کی **ف** یعنی اگر وہ مسلمان  
 کو اپنی سپہ سالار اور اس کی اکو میں کھلا ہوا اور اس کے مارنے کی ضرورت ہو تو ہر طرف کا فون کی نیت سے تہی وہ مارنا چاہیے  
 اور کو دارقطنی نے زعمی ہوا و جواب دیا **ص** اور ان کے درخت کاٹ ڈالیں گے اور ان کی کشتیاں ان اور ان کے اور ان کے  
**ف** یعنی حدیث تہی لکھا ہے کہ زمین میں ثابت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑائی کو فون ہو تو اسے روکو  
 کہ دنا اور کہ میں فرق پہنچاں کہ انکا لڑائی ہر ہی ہو تو کو مسلم نہیں اس طرح کہ ہمارا کو اس طرح کہ دنا اور کہ میں نہیں لکھا  
 اور یہ صطلق چہ جاوے اسے زمین یا ہر اور کسی طرف چہ جاوے اور وقت انکی غفلت کے رات کو اور چہ جاوے زمین

اور کو دارقطنی نے

راخراک کیا اور  
 لڑوہ سلمان ہوتا  
 علی علیہ السلام  
 لکھا اور کو بیڑی  
 زمین پر کر دیا  
 بی قبول کرانے  
 بال کھنجر کا کھنا  
 رکھا کہ سحر کیا گیا  
 اور کو شافعی  
 عورت اسلام  
 مافسہ کہ کو  
 اور اگر پہلے  
 ت اور چوہ  
 چر مارا اور والو  
 اپنے میں بھانا  
 لے اونے لڑکے  
 ص سہ  
 اور تیر مارنے  
 بودا کو مرنے  
 ف ہوا اور مارا  
 ہا کو بیڑی  
 فی اگر کو مسلمان  
 د مارا چاہیے  
 اور مار کر بیٹے  
 چہ تو تیر مارا  
 کو زمین پر  
 چہاں پر زمین

اور حضرت کے کہ ہائے اور انکی بیچ میں جہاد ہو گیا کہ کج کے روز نہ لڑینگے اور یہ دنیا کے لئے لڑتے تھے تو یہ کر نہیں ہو سکتا  
 تو تیرا اور ہر ہر امیر صل اور انصافیت میں خیانت نہ کرینگے اور شکر لہی کیسے مال کا نہ نہ لڑینگے اور جو عربین کو  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شکر کیا تھا ف اور حدیث اور انکی کتاب الطہارت کو میں کے باب میں گذری ص  
 منسوخ ہو گیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ نہ چڑاؤ مال میں سے غنیمت کے اور جہاد تو تیر اور مال کا نہ کاؤ  
 ف روایت کیا اور کو سلم نے حدیث پر کدہ میں ص اور شکر میں اللہ تعالیٰ کی سپدائش کا بل دنیا پر تو ہر امیر  
 ف اس واسطے کہ اسکی سپدائش کا بدلنا ہر امیر اور اہل کے اور یہ عقل اور پڑھے فروت اور اندھے اور ابلانچ کو  
 اور عورت کو نہ مارینگے ف اور امام شافعی کے نزدیک شیخ فانی اور ابلانچ اور اندھے کو بھی مارینگے اور یہ کچھ نہیں  
 کہ ان کو گویا سے لڑائی متفق نہیں ہوتی تو انکا مارا بھی جائز نہ ہوگا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منسوخ کیا قتل سے  
 عورتوں اور لڑکوں کے روایت کیا اور کو بخاری وسلم نے اور آپ نے دیکھا کہ عورت کو لڑائی میں نہ قتل ہوتی تھی ہر مارا  
 کہ زمین پر بھی بیٹھا قتل کے روایت کیا اور کو ابو داؤد اور نسائی نے ص لکھ کر جب کوئی ان میں سے حاکم مویا لڑا  
 یا صاحب جمل ہو کر کا فون کو مسند کر لیا اور لڑائی پر لڑائی کے امور میں شہرہ دیا ہوا تو منع ہو کر مسلمان اور کافر اپنے آپ شکر کو  
 ابتداء قتل کر بلکہ لڑکوں کو مار ڈالتے سہر کر نا چاہیے کہ دوسرے شخص کو مار کو مار ڈالے ف اس واسطے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ  
 نے وصاحیہ مانی اللہ کیا معصوقہ فانی ہی اسکر فالہ میں سے دنیا میں ہوائی دستور کے اور یہ دستور سے بدید ہو کر  
 ابتداء باب کو مار ڈالے ص اور اگر باپ اور سب قتل کا قصہ کر کے اور اس کو مارا اس سے بچنے کی کوئی صورت نہ بن سکے  
 تو اس کو مار ڈالے ف اس واسطے کہ مقصود یہ ہے کہ اب مسلمان اپنے بیٹے پر تلوار کھینچے اور بیٹے کو بچنے کی کوئی صورت  
 نہیں ہو قتل کرے اب کے قتل کرے اس کو مار ڈالے اور فرمایا بن ہر طویل قتل کرنا جائز ہو گا ہا لہ ص اور بھی منع ہو کر  
 قرآن اور عورت کو ایسے لشکر میں ہر مار لیں جس میں جمعیت تھوڑی ہو اور اگر لڑا لشکر ہو اور گمان غالب ہو فتح کا تو پھر یہ شرط  
 ف صحیح مسلم و ابن ماجہ میں جو یہ حضرت ابن عمر سے کہ منسوخ کرے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس بات سے کہ  
 سکر لیا ہوا و قرآن کو لیکر دشمن کے ملک میں اور ایک حمایت میں ملے گی جو کہ میں خوف کرنا ہوں اس بات کا کہ اسے مارا  
 دشمن ص اور اگر امام کا قتل ہو سکے کہ میں بہتری دیکھ جائز ہو کہ اسے مسلح کرے ف خواہ مال دیکر یا لیکر  
 اس واسطے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید اللہ تعالیٰ فتح کیا و قتل علی اللہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے مسلح لڑائی کو سزا دے کر لڑائی کو تو قتل و کشتن میں اس کی کیا ہی کو یہ سزا عورتوں میں اچھی اور سیرت  
 اور شکر میں ہوا ہوتی ہے روایت کی کہ جو صل میں ہر ایک ص اور جس کو تیرا لڑا اگر لڑنا نا چاہا ہو اور کو اطلاع دیکے  
 اور اگر کا شریک نہ کرے تو نہ اطلاع دے لڑنے ف اس واسطے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ تو لڑائی نہ  
 مسلح ہو کی تھی شکر میں کہ سزا دے صورت خیانت کر کے کار و کھنجر اور کو اطلاع دے گی کہ لڑنا جائز نہ ہو گا یہ کہ یہ دعا  
 ہو اور اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ نہ لڑا تو نہ دعا اور حدیث عربیہ اور قتل جو عربین میں کیا  
 لیکن اس کے معنی میں اور عربین میں صحابی ابن ص اور عربوں سے مسلح لڑنے کی مثال نہیں اور اگر لے لیا کو چہ اور کو

اپنی زمین اور مسلمان کافروں کے ساتھ تھکھار لڑ گھڑوے اور لوٹا بھینا گھر بچھلے کے ہر طرف اس واسطے کہ روٹا  
 کی بہت سی زمینیں اور نئے مسندین اور ایرانی سے مصر میں عمران جی جیل میں سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسند  
 تھکھار کے بچنے سے غصہ و فساد کیا اس بہت سی نے صواب یہ کہ یہ بخوف ہی اور یہ روایت کیا اور اسکو ابن عباس نے کمال میں میں  
 سند اسکی ضعیف ہے اور جس کا ذکر کوئی مسلمان مرد یا عورت زاد چاند دے تو اناسکی صحیح ہے اور اسکو  
 قتل کر کے تان مارا کرانی نائز ہو تو اس کو توڑ دیا لیکن اور حکام انان فیض و لکھتو ادبیا کے ہر طرف اور محل اس بلاتین  
 قتل یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ مسلمان برابر میں خون اوٹکا اور ذمہ داری کر سکے یہ ادا کی اور کالہ بہت ہی کم اور  
 دیکھا ہے یہ روایت کیا اور اسکو اور دو اور بخاری سے ہم نے ص اور اگر کوئی ذمی یا قیدی یا سوداگر مسلمان ہی اوٹکا ہے  
 یا غلام یا بدوش خبیج اسلام لایا ہو لیکن چار ہی طرف زمین یا بیڑا لڑکا یا جھون انان سے تو اناسکی باطل ہے ہر طرف اور  
 امام محمد کے نزدیک انان غلام کی صحیح ہے اس واسطے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انان غلام کی انان ہی جائز ہے  
 اور ہر بار میں یہ کہ روایت کیا اور اسکو ابو موسیٰ شہری نے اور کہا انان امام محمد نے کہ یہ حدیث ہے انان زمین جائی لیکن انان  
 عبد الرزاق نے حضرت عیسیٰ سے ماخذ اس کے تو قوی اور انان ابی شیبہ نے اور واسط امام صاحب کہ انکو یہ روایت ہے میں ہے

باب غنیمتوں کا اور افسے بانٹنے کے بیان میں

[illegible]























اور اگر وہ جزیرہ دینے سے انکار کرے یا مسلمان عورت سے نکاح کرے یا کسی مسلمان کو مار ڈالے یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مارے  
تو ان امور سے اس کا عہدہ ختم ہے کہ نہیں جو شوافہ لیکن ابن العمامہ نے تصریح کی کہ اگر وہ ازراہ مذکور شرارت کے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دے تو عہدہ ٹوٹ جاوے گا اور وہ قاتل کے ہو کر بد مذہبی سے جزیرہ حقیر مجبور کیا جائے گا اور جو بے جا  
بیعت کر کے لگے تو گویا ہم او سے عاجز ہوئے اور یہی مذہب ہی امام شافعی کا **خاص** اور تعلیم وادب عورت سے جو  
بالغ ہوں اہل اسلام کی ترکوف سے روچند لیا جائے **ف** اور تعلیمی بیان کتاب الزکوۃ مالوں کی ترکوف کے بیان میں لکھا  
**ص** اور تعلیمی فقرے کا غلام آزاد کیا ہوا مثل قریشیوں کے آزاد کیے ہوئے کے **ہ** یعنی اوس سے زمین کا خرما  
اور جزیرہ لینا چاہیے جیسے قریشیوں کے غلامان آزاد سے لیتے ہیں کوہ کا واند لینا چاہیے جیسے تلبلیوں سے لیتے ہیں  
اور امام فر کے نزدیک وسر دوا لینا چاہیے کیونکہ حدیث میں ہے کہ رسول قوم کا اوسی میں سے ہوتا ہے روایت کیا اسکو تو مذہبی  
اوجواب ہمارا بلے میں گور **ص** اور خراج زمین کا اور جزیرہ کا مال اور تلبلیوں کا مال اور جو وہ بیٹھیں امام کو مال  
کہاؤں سے بدوں جنگ کے تھکے اور یہ بلے مال مسلمانوں کے ہر کاموں میں صرف کیے جاویں تاکہ افلاں کی کوئی آمد نہ کرے اور  
پانی پر پل اندھن اور بڑے پل تعمیر کرانے اور عالموں اور قاضیوں اور عاملوں اور سپاہیوں اور اونکی اولاد کے روزینہ خرچ  
اور جو شخص کمال کی چیز میں چاہے خود شش لائے سے محروم ہو گا اگر شش لائے نہ ہاے رطلے میں قاضی اور قاضی اور درشن

### باب مرتبینی اون لوگوں کے بیان میں جو دین اسلام سے بچ جاویں

مرتد بہ اسلام پیش کیا جائے اور اسکو دل میں جو مسلمان کی دین میں شہید ہوں دور کیے جاویں تو اگر حجت طلب کرے  
تو تین دن تک حجت مان جائے اگر اس عرصے میں توبہ کرے تو بہرہ و نفل کیا جائے **ف** تو حجت مانی جانے  
ہم سے نزدیک استنبہی اور امام شافعی کے نزدیک اگر کوہ دست نہیں دے تاکہ اللہ مال اعظم کے ہو چکے ہو یا  
میں موی ہو یا کھانا پینے کا کچھ نہ ہو یا کھانا پینے کا کچھ نہ ہو یا کھانا پینے کا کچھ نہ ہو یا کھانا پینے کا کچھ نہ ہو  
تو حجت دینا واجب ہو **ص** اور مرتد کی توبہ یہ کہ دین اسلام کے سوا سب نبوت سے ناراض اور بیزار ہو مالوں میں سے  
فقرت کرے جسکو اسنے اختیار کیا ہوا اور اگر مسلمان ہو تو اسکو نکمیں اور اوس سے پہلے ہی مار ڈالیں توبہ امر کو  
اگر کوئی پیشتر ہی اسکو مار ڈالے تو قاتل پر تادیب آوے گا اور مرتد ہونے سے مرتد کی ملک اسکو مال سچائی رہتی ہو اگر  
ملک کا جائیداد موقوف رہتا ہے یعنی اگر وہ پھر مسلمان ہو جائے تو ملک بھی بدعتور قائم رہے گا اور اگر حالت مرتد میں ہی مرتد  
قاتل کیا جائے یا دار الحرب میں مل جائے یا وقاضی اسکو دار الحرب میں مل جائے کا حکم کرے تو اسکو مدبر اور ام ولد آزاد  
ہو جاوے گا اور قرض اسکا جو سعادہ پر تھا حال ہو جاوے گا یعنی اوسکی مدت باقی رہے گی **ف** اور امام شافعی کے نزدیک  
جو دار الحرب میں مل جائے اسکو مال دینا ہی رہے گا جیسے پہلے تھا **ص** اور جو کچھ کمال اسکا مسلمان کی کمانی ہو گا  
بعد ازلے و قریہ حالت اسلام کے وہ اسکو مسلمان قرار دے گا ہو گا اور جو مال کہ اسنے مرتد کی حالت میں کیا ہو گا اسکو  
اون کو مال و قریہ دے گا باقی مال اسکو دے گا یہ مذہب امام صاحب کا ہے اور صاحبین کے نزدیک دونوں حالت کے مال اسکو وراثت  
مسلمان ہو گئے اور نزدیک امام شافعی کے دونوں حالت کے مال غنیمت ہو جاوے گا اور باطل ہو گا کھانچ اور بیع مرتد کا صحیح ہے

بول اصل میں  
لوگوں میں  
ایک کو اور  
بہکم کیا جزیرہ  
یہی ہے کہ روایت  
ریارہ و در اور  
میں چھوٹے لڑکے  
لئے نزدیک  
علی گشتہ بین  
بہ زمین کھاتا  
یہ زمین مقرر کیا  
شیخ فانی سے  
چند مرتبہ کا اور  
ان میں سے ایک کا  
ہے کہ جو شخص  
یا ایک مرتبہ کا  
ریگا **ص**  
نے **ف**  
ایت کیا اسکو  
حضرت عمر  
اور سوا  
ابن کعبہ کو  
ارامین  
رجس  
ناراضی  
مال میں  
کیا جاوے گا





لکھتا ہوگا تو اسکا وارث ہوگا اور جو باغی کے کہ میں باطل بیچوں جو وہ قتل عادل وارث ہوگا اور امام شافعی اور ابو یوسف کے نزدیک اگر باغی عادل کو مارے گا تو کچھ ارث ہوگا برابر باغی کی حقیقت کا دعویٰ کرے لیکے کہ میں باطل تھا اور باغی فقیر کے ہاتھ سے **مستألف** مستألفین اور ریزنوں اور اہل حرب کا قصص کا اختیار ان کا چھینا مکروہ ہے اور اگر یہ معلوم نہ ہو کہ خریدار اہل قبلہ نہیں ہے تو مکروہ نہیں

## کتاب اللقیط

اس میں لقیط کا بیان ہے یعنی اوس نیچے کا جو چڑا ہوا ملے اور اسکا اہل علم پر **نوص** ایسے نیچے کا جو چھالینا مسلمان کو مستحب ہے **ف** کیونکہ اس میں ایک جان کی محافظت پر **نوص** اور اگر اس کے تلف ہو جائے گا خوف ہو تو اس وقت دشمنان واجب پر مانند لفظ کے **ف** لفظ کے مستثنیٰ میں پڑی چیز کو اور اسکا بھی اور چھالنا وقت خوف تلف کے واجب پر **نوص** اور وہ بچہ آزاد ہو گا مگر جب کوئی حجت قائم ہو اس کے ملوک ہونے پر **ف** مستألفہ لاکھ **نوص** اور اسکا خرچ بیت المال میں ہو گا **ف** اس واسطے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا لقیط میں لجاج اسکو اور وہ آزاد ہے اور ہمارے اوپر یہ فقہا اسکا روایت کیا اسکو مالک نے مؤطا میں اور یحییٰ نے سنن میں اور عبد الرزاق کی روایت میں ہے کہ یہ لقیط اسکا بیت المال میں ہے اور ایسا ہی بقول حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کیا اور عبد الرزاق نے **نوص** اور اس کے قصور و کوتاہی میں بھی بیت المال میں سے دینگا اور میراث میں اس کی بیوی دینگی **ف** اس واسطے کہ رزین کی روایت میں ہے کہ فرمایا عمر رضی اللہ عنہ کہ اگر اسکو واسطے مسلمانوں کے ہے وراثت ہو گیا تو اس کے اور بیت دینگے اس کی طرف سے اور نکالا اسکو بخاری نے ترجمہ باب میں **نوص** اور اوٹھلے قتل سے اسکو کوئی لے نہیں سکتا اور اسکا نسب ایک شخص اور دو شخصوں سے ثابت ہوگا یعنی جو کوئی دعویٰ کرے کہ میرا مال ہے اسکو نسب اس سے ثابت ہوگا جو دعویٰ دو چوں اور اگر دو دونوں میں سے کوئی ایسی شہادت بتا دے جو اس لڑکے میں موجود ہو تو اس شخص سے نسب ثابت ہوگا ورنہ دونوں برابر ہو گئے اور اگر غلام اسکا دعویٰ کرے کہ اسکا نسب غلام سے ثابت ہوگا مکروہ بچہ آزاد ہوگا اور اگر ذمی دعویٰ کرے کہ میرا ہے تو ذمی سے نسب ثابت ہوگا لیکر وہ بچہ مسلمان ہو گا بشرطیکہ وہ بچہ ذمی کے مکان اور محلہ اور گائوں میں ملا ہو اور اگر ذمیوں کے مکانوں میں پایا جائے گا تو ذمی ہوگا اور اگر اوس بچے کے ساتھ کچھ مال پایا جائے تو وہ اوس بچے ہی کا ہے اور اس کی حاجتوں میں ہے ہونے یا پایا جائے گا قاضی کے حکم سے اور بیضوں کے نزدیک یہ غیر حکم قاضی کے صرف کیا گیا ہوگا اور جو اوس بچے کو کوئی شخص چھپے رکھے تو اوٹھلے قتل کے ملین اسکا وراثت ہوا ہے بچہ کو کسی پیشینہ میں لگا دے ورنہ نہیں جائز ہے لڑکا بھی کرے یا اس کے مال میں نص نہ کرے یا اسکو لڑکے میں ذمی نہ بنائے **ف** اور قدوسی کی روایت میں ہے کہ دینا جائز ہے یہ حد لایہ

## کتاب اللقطه

یعنی پڑی ہوئی چیز پڑنے کے بیان میں **نوص** پڑی ہوئی چیز امانت پر ملے قتل کے ہاتھ میں اگر گواہ کرے یا نہ والا اس بات پر کہ میں اسکو واسطے محافظت کے اور پونہ چاہنے کے طرف اس کے مالک کے لیتا ہوں اور چیز اس کے پاس سے تلف ہو گئی تو اسے اتوں لاکھ نہا دیں گا **ف** اس واسطے کہ امانت کے تلف ہو جائے سے تاوان نہیں ہوتا **نوص** اور اگر گواہ نہ کیا تو تاوان پانچ ہوگا اگر تلف ہو جائے تو نہ لاکھ یا نصف یا امام محمد کے آثار امام ابو یوسف کے نزدیک نہ لیتا ہوگا اور چھپانے والے قتلے خود اور اگر کہ میں اس چیز کو اپنے واسطے لیتا تھا تو سب کے نزدیک تاوان پانچ ہوگا اور گواہ کرنے کی یہ صورت ہے کہ کسی ای مسلمان نو





کہ موجب کاوستہ گوارا ہو کہ میں کو سلیقہ پاتا ہوں کہ مالک کے پاس لجاؤں اور جوت منفرد سے کہ فاضل سے پکارا  
تو وہی حساب سے اجرت ملے گی یعنی ایک دن کے فاضل سے لاوے گا تو چالیس درہم کی تہائی کا یعنی تیرہ درہم اور تہائی درہم  
کا مستحق ہوگا اور روز کے فاضل سے لائے جائیں گے درہم اور تہائی درہم کا مستحق ہوگا اور امام شافعی کے نزدیک کچھ بڑے  
زیلعی کو ہزار بیس لہائی فرسہ ہوگا کہ لڑھکھونٹے نے فرسہ امام چالیس درہم مقرر کیے روایت کیا اسکو عبدالرزاق نے اور احمد  
صحاح کا ہر اس طرح ہڈی لے اور روز تین لہائی ہر دو میں تین لہائی شیعہ اور عبدالرزاق میں ص اور جو کہ لڑھکھونٹے نے  
کے ماتھے سے غلام جھانک لیتے تو اس پر آواز پکارتا تھا کہ **کاف** افریقہ میں تین لہائی ص اور جو اسے گوارہ نہیں کیا تو اسکو کچھ شیعہ کا  
اگر لڑھکھونٹے کا اسے ماتھے سے تو آواز نہ پکارتا اور اگر غلام اور اگر لڑھکھونٹے اور اسکو کوئی پکارتا تو اجرت تین درہم فی ہنگی اور  
جب یہ تین درہم غلام کی قدر رقم بہت کم ہوئے اور جو رقم بہت کم ہوئے اسے تین درہم فی ہنگی زیادہ ہوئے تو بقدر درہم کی اجرت  
قرن ہوگی اور باقی رہن ہر دو ہنگی کے ہونے غلام کچھ خرچ کرنے کا حکم ایسا ہی جیسے لفظ پر خرچ کرنے کا **کاف** یعنی اگر قاضی  
کے حکم سے اس پر خرچ کرے گا تو وہ مالک کے فیض خرچ ہوگا ورنہ مقت کا سلوک ہوگا اور مالک پر کچھ لازم نہ آوے گا

### کتاب المفقود

اس میں فقہ حنفی کے گھوٹ شخص کا حکم کا نشان معلوم نہ ہوا اور مرے عین سے اس کے خبر نہ بیان ہو **ص** مفقود واپی نوٹ کے عقین  
زندہ ہو تو اسکو بیوی کا دوسرے سے نکاح نہ کیا جائے اور اسکا مال ارث میں نہ لائے نہ دیا جائے اور اسکا کرہ نسخ نہ ہوا  
قاضی اگر کہی ہو مگر نہ کہ نہ اسکا حق جو لوگوں کے فیض ہو جو مل کرے اور اس کے مال کی حفاظت کرے اور جس مال کے بجز جانکا  
خود نہ ہو اسکو بیچنے والا اور اسکی اولاد اور ان کا باپ اور بیوی پر خرچ کرے اور اپنے خیر کے حق میں وہ یہ خود دوسرے سے وراثت  
نہ گوارا کرے اور اسکو بیچنے والے کو بیچنے سے نہ گوارا کرے اور اسکی موت کا حکم کرے اور غلام روایت ہے کہ  
بیس اس کے ساتھی ہم عمر جاوین تو عمر کرے اور اسکی موت کا کہ اس نے زمین کو بیچے تو اسے بیس تک کہ جیتا ہو **ب** اور  
امام مالک کے نزدیک جب چار بیس لہائی تو قاضی اسکو بیوی کو عید کرے اور وہ عورت عدت کرے جس سے چاہے  
نکاح کرے اور اول لہائی میں قتل سے حضرت عفر کے کہ عورت کو چاہے نہ عید کرے اور وہ عید کرے اور وہ عید کرے  
چار بیس لہائی سے چار عین سے من اور اول چار بیس روایت کیا اسکو نو طائین اور ان میں شیعہ نے نصف من اور  
ہماری اولیٰ علی بن حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام کا عورت مفقود کی عورت اسکی جو بیس تک کہ اسکا حال کھلے روایت کیا اسکو  
داؤد بنی نے نصف من اور حاضر ہو کر قتل سے حضرت علی کا کہ لا محض نے عورت مفقود کی پر لڑکی یا زمین تو چاہیے  
کہ عید کرے یہاں تک کہ عید نہ کرے موت یا طلاق کی عمر کے روایت کیا اسکو عبدالرزاق نے بائیس تا بیس اور روایت کی اسکی  
کہ وہ بیوی ہوتی ہو حضرت علی کے اور اسکا لہائی بی شیعہ علیہ السلام اور صاحب روایت شافعی اور حنفی سے کہ بیس تا بیس ہائیں  
اور جس تک کہ علی کرے یہاں تک کہ غلام ہو و اسکی اور بیس میں کہ حضرت عفر نے بیس کی تو حضرت علی نے بیس تک  
یہ کہ اگر صاحب کا بیس واقع ہے تو اس کے بیس تو اسکی بیوی عدت کی کوئی اولیٰ اسکا قصہ ہوگا  
داؤد بنی نے بیس میں اور وہ جو عید اسکا عورت کا تھا عید اس پر عید کرے اور ان کا دایا جاوے گا تو مال

کہ اپنے مال کے جو  
کے وقت کرے

اس میں بیس تک کہ  
اسکو بیس نہیں  
اور بیس تک کہ  
**ص** بیس تک کہ  
مالک ہو چاہے  
بیس کی اجازت  
شیرت کی بیس  
جو اس عقد کو قطع

کہ سوال میں بیس  
و شخص مال کی  
دو اور بیس میں  
اور دو کا فرسہ  
نزدیک شرکت  
دلیل جاری ہے  
چلنے والے اور بیس  
اگر کوئی بیس خرید  
ہوگی بیس کا  
کے کا مالک  
کمال کی تو او  
اور بیس  
و بیس  
بیس کا مالک  
بیس کا مالک  
بیس کا مالک  
بیس کا مالک









انہی کی ملک میں **ف** اور دلیل انکی روایت ہے حضرت عثمان کی کہ اس واسطے ان کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبارا وہ  
 رکھتے تھے وہ وقف کرتے کہ ان میں سے کسی کے قصد حق کرنے اور سکون نہ بھی جائے اور نہ ہی جہاد اور نہ میراث جو کہ روایت کیا  
 اس کو امام محمد نے باسناد صحیح اور صحیح مستوفی **ن** او فتویٰ صاحبین کے قول پر ہے تو امام صاحب کے مذہب کے  
 موافق اگر کسی نے وقف کیا کسی چیز کو فقیروں پر یا مساکین یا غرض دیگر کے یا سوا فحانہ واسطے مسافروں کے یا قافلا و غیر کا  
 مکان بنایا یا ایسی چیز کو فقیر و باقو مال کے وقف کرنے والی کو اس سے بجاویں اگر چہ اس کو وقف کیا ہو موت پر مثلاً کہ اگر زمین  
 مر جائے تو وقف کیا اس کو صحیح قول **ف** اور ایک روایت میں امام سے ملک عاتیٰ چکی **ص** مگر یہ حکم اس کی ملک  
 جائے جس کا حکم ہے یا مسجد یا مدرسہ اور سب اس کا جدا کرے اور لوگوں کو اس میں نماز پڑھنے کی اجازت دے اس کے واسطے  
 بھی اس میں نماز پڑھنے تو ملک اس کی عاتیٰ چکی اگر چہ اس میں مسجد کے لئے ایک تھانہ ہو جو مسجد کے امور کے واسطے بنایا گیا ہو اور جو  
 بنا کر اس کے بیچے تھانہ اور کاموں کے لیے بنایا یا اپنے گھر کے اندر مسجد بنائی یا زمین یا فن نماز کا یا تو ملک سے اس کی بناویں **ف**  
 تو اس کا چھوڑ دیا اور اس سے ترک و سرے وار فتن کو نہ بھی جائی یعنی فحی مسجد کے سکون ہوگی **ص** اور امام ابی یوسف  
 کے نزدیک ملک وقف کرنے والے کی حفاظت میں اس کے کہنے سے کہ سینا سکے وقف کیا جائی رہتی ہے اور امام محمد کے نزدیک عاتیٰ چکی اس کو  
 متولی کے سپرد کرنا اور وہ اس پر تصرف کرے تو درست ہے وقف نہ شائع کا یعنی ایک آسانی یا نصف زمین کا یا غیر زمین کے جب کہ وہ  
 قیمت کی صلح ہو امام ابو یوسف کے نزدیک او فتویٰ اسی پر ہے اور امام محمد کے نزدیک جائز نہیں ہے اگر وقف کیا یا شائع اس کو یا غیر  
 کو وہ قابل قیمت کے ہو تو جائز ہے کسی کے نزدیک مگر سوا فقیر سے بن جائز نہیں اور اگر واقع وقف کے پہلو اور کوئی ذات اس واسطے  
 کرے یا وقف کی دلائل بنا چاہے طرف کرے کہ متولی خود ہے تو درست ہے **ف** امام ابو یوسف کے نزدیک اس کو امام محمد کے نزدیک جائز نہیں  
 دلیل ابو یوسف کی یہ ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے وقف کیا تھا اپنے صدقے سے اور یہ حدیث اس لفظ سے نہیں بنائی لیکن روایت کی  
 ابن ابی شیبہ نے نہ مصنف میں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وقف کیا تھا صدقہ فطرمین سے اپنے مال کے موافق و متور کے اور بھی فرمایا  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو خرچ کرے مراد بچہ ذات و اہل اور اولاد و ارضاء و سب تو وہ صدقہ ہے واسطے اس کے روایت کیا اس کو  
 ابن ماجہ نے مقدم میں حدیث سے اور روایت کیا اس کو سنانی نے کہ جو کھلا دے تو اپنے نفس کو تو وہ تیرے واسطے  
 صدقہ ہے اور کھالا اس کو کھالا اور قطنی اور طبرانی نے ہر طرح سے اور الفاظ مختلفہ سے لیکن اگر وہ حیات کرتا ہو تو متوفی  
 کو اس کے ماتھے پر کھالا بنایا گیا اگر چہ اس سے شرط کر لی ہو کہ متوفی کو میرے ہاتھ سے نہ نکالیں **ک** **ن** او صاحبین نے  
 شرط کی زمین کے وقف کرتے وقت کہ جب چاہوں اس میں سے کے بدلے اور کو وقف کر دوں تو جائز ہے امام ابو یوسف کے  
 نزدیک اس پر فتویٰ نہیں بنایا و گناہ کا اس میں بہت طرح کے فساد ہوئے ہیں اور ہائے زمانے کے ظالم اس کے اثر مسلسل مانے  
 کے وقفوں کو باطل کر دیتے ہیں **ف** تو اب فتویٰ امام محمد کے قول پر چاہیے کہ شرط باطل ہے اور وقف جائز ہے **ص** اور یہی  
 ضرور ہے کہ وقف کی صورت انجام کو ایسی کرے کہ وہ بقطع ہو جائے نہ مل جائی رہے **ف** مثلاً اگر خام لوگوں پر وقف  
 جس کا کسی نے نہ ہو تو ممکن ہے کہ بعد کے بعد لوگوں کے نہ ہونے کے بعد وقت کے فقیروں یا عیال کو اس کا فایز ہو جائے  
 اگرچہ وقف جاری ہے **ص** اور امام ابو یوسف کے نزدیک فقیروں کے وقف صحیح ہے جو عیال کو اس کا فایز ہو جائے

کیا یہ نہیں کہ وقف  
 امام صاحب  
 کرنے کا ہے  
 اسی میں  
 زمین اور  
 متقول کا  
 کو اور  
 زمین  
 متقول  
 جائز

کیا ہو نہ تو فقہرین پر چون کیا جاوے گا اور صحیح و وقف غرقا کا ف ایسی غیر منقول کا جیسے زمین منقول کا  
 ن امام صاحب کے نزدیک کھلا اور امام محمد کے نزدیک جائز جو وقف کرنا اور ان شبہات منقولہ کا جن کے  
 من کرنے کے معمول ہو جیسے تبر اور بھاڑو اور سولہ اور کرہ اور تابوت اور اس کے پٹے اور بادبلی اور بچہ اور صحیف  
 و ایسی غزل ہو اگر شہر و ج کے فقہا کا ف وقف غیر منقول کا اس واسطے جائز ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ  
 نے وقف کیا اور اسکا جیسے حضرت عمر نے کیا کہ میں کو اور زبیر بن عوام نے ایک گھر کو روایت کیا اور ابوبکر اسے اپنے بھائی  
 میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک زمین کو واسطے مسافروں کے روایت کیا اور سکونجاری نے اور وقف  
 منقول کا امام محمد کے نزدیک اس واسطے جائز ہو کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خالید بن روک دیا اپنی زمین  
 کو اور گھوڑوں کو خدائی راہ میں روایت کیا اور سکونجاری سلم نے زیادہ کیا صاحب ہدایہ نے کہ روک رکھا طے نے  
 زمین کو اپنی الدکی لہ میں ابوبکر غوثیوں کو اصل اور جب وقف صحیح ہو تو بعد اس کے کسی کی ملک میں آجیگا اور وہ بعض  
 متاخرین جائز کھانچے وقف کو جب شراب ہو جائے اور گرنے لگے واسطے عارت کرنے باقی کے تو صحیح ہے کہ جائز نہیں ہو  
 جائز قسمت کر دینا شائع کا بعد وقف کے امام ابو یوسف کے نزدیک تو جس شخص نے ایک زمین شتر کو وقف کیا تو نزدیک  
 امام ابو یوسف کے جائز ہے کہ اسکو باغستان اپنے شریک کے ساتھ اور دوسرے شریک کے حصے سے اسکو جدا کر کے  
 اور اگر اپنی ساری زمین میں سے آدمی کو وقف کیا تو قاضی اسکو قسمت کرے اور جو وقف کے فقہرین پر ہو تو اس کے  
 حاصل کو اول اولیٰ ہست اور دوسری صرح و نہ گینگے اور وقف نے اس بات کی شرط نہ کی ہو اگر موقوف کوئی مکان ہو  
 اور ایک شخص میں پر وقف کیا ہو اور کہا ہو کہ بعد اس کے فقہرین کے لیے ہو تو اسکی تعمیر اس شخص کے فخر سے ہو اور اگر وہ  
 مرت کرے یا غرض تو حاکم اس مکان کو کر لیا ہو دیگر ذکر ایسے اسکی تعمیر کرے اور بعد تعمیر کے پھر اسی شخص کو دیدے کہ  
 اور اگر موقوف ٹوٹ جاوے تو اسکی لڑیاں چونا وغیرہ اسی کی تعمیر میں لگایا جاوے گا اگر ضرورت ہو ورنہ اسکو کھ چھوڑ  
 وقت حاجت کے اسکو صرف کرین اور اگر وہ قابل صرف نہ کرنے کے ہو تو اسکو بھیج دیا اور قیمت اسکی ہو تو ان کی تعمیر میں  
 صرف کرین اور وقف کے مستحقان کو تقسیم کرین

خاتمہ الطبع احمد دہلوی کے دوسری بار بار اندایہ یعنی تجدید اردو شجہ وقایہ سین غفر فرماواں محمد حوی مجید الزمان  
 صاحب سہل اندالو اسب اتمام اسبہ و ان غفران محمد عبد الرحمان بن حاجی محمد روشن غازی تربیت یافتہ حضرت ابو نضر  
 محمد مصطفیٰ خان فیض علیہما سجال العفو والغفران ابو الطبع نظامی واقعہ کا پورا اثر شہر شبانہ ۱۲۸۵ ہجری میں جب کہ کیا رہی  
 وجہ مہر و دستخط کی خاطر ہے پر  
 واسطے اس بات کہ کیا کہ چھپ ہوئی مطبع نظامی واقعہ کا پورا اثر شہر شبانہ ۱۲۸۵ ہجری میں جب کہ کیا رہی  
 اشتہار  
 کیا کہ پورا اثر شہر شبانہ ۱۲۸۵ ہجری میں جب کہ کیا رہی

محمد روشن خان  
 صاحب غفران

محمد روشن خان  
 صاحب غفران

A5

B5

A







	دانشگاه
الف ۲۰	فصل
۱۲۰	مجله

Checked  
1987

A5

B5

A4

B4

بسم الله الرحمن الرحيم

قسط فرض وضو

نظم فرض نماز

چارین قرآن میں فرض وضو  
کی پیروی سب کی واجب ہے  
مومن کو سب کی کائنات کی  
مرکز کر پانچوں دھرتیوں کی

فرض پڑھو یہ مصلحت ہے  
عظیم و جاہل کے ایک  
وقت میں قیامت کی آواز  
چلی گئی ہے و قرات انعام

پھر رکوع و سجود آخر کا قنود

پھر ارادہ کی نکلنے ای و دود